

الحمد لله  
رسالہ مبارکہ سمیع بنام برحق  
الکوکبۃ الشہابیہ کفیات الوفا

مصنف حضرت عالم الہدایت مولانا  
جسین مہدی صاحب دہلی و وزیر اوقاف  
نڈال کا کلمات کفر ہوتا ہے کہ ان کے معنی و علم  
دین سے ثابت فرما کر یہ کہہ کر ہم بظاہر احتیاط کفر

سل السیوف الہندیہ میں ان کے سات کفریات ذکر کرتے  
اس میں ستر بیان میں آئے  
مع رسالہ سمیع بنام برحق

CHECKED 1995  
صمصام سنیت بگلوئی

مصنف جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب  
حنفی فسر دوسری عظیم آبادی دام بالا اوی  
بیسویں صدی کے کفریات بعض حضرات کی طرح کو کو کو کو  
حسب فریضہ مجلس علمائے اہل سنت

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلو میڈیا

فہرست مضامین سالہ الکوئٹہ الشہابیہ فی کفریات ابنی الوابیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹	خطبہ مع شرح مشاہیر آیات ایمانہ	۱۷	کفریہ ۱۱۹۰۰ امام دایہ کے مرشد کاغذ است ایچہ
۱۰	آدی کو صرف کلمہ گوئی سلطان شہید کو کافی نہیں		ماکر باتیں کرنا۔
۱۰	خود امام دایہ کے قرار سے دایہ و امام کو	۱۹	کفریہ ۲۱ براسول دایہ کہ پیر کو خدا سے جدا
	سب کا کافر ہونا۔		مقصود الزات بنایا۔
۱۱	کفریات امام دایہ کا شمار	۲۰	کفریہ ۲۳ کہ رسول کو اپنا محض خطاب ہے۔
۱۲	کفریہ اپنا قرار سے کافر ہونا۔	۲۱	کفریہ ۲۴ غیر نبی کو کلمہ کھانا نہیں بنایا۔
۱۳	کفریہ ۲ تمام امت کو کافر بنانا۔	۲۲	پیش پیر کو نبی بنائیں گے۔
۱۴	کفریہ ۳ کہ اللہ تعالیٰ ہر غم خیز کو بچا کر رکھتا ہے	۲۳	کفریہ ۲۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانیں
۱۵	کفریہ ۴ علم الہی قدیم نہیں		خبریں گستاخی کہ معاذ اللہ وہ مرکز مٹی میں مل گئے۔
۱۶	کفریہ ۵ کہ اللہ تعالیٰ کو زبان و دل و جسم	۲۸	کفریہ ۲۶ انبیاء علیہم السلام والہام کو ناکار
	پاک بنانا اور اس کا دلیر پاکین بنانا گمراہی ہے۔		لوگ بتاتے۔
۱۷	کفریہ ۶ اللہ تعالیٰ ہندوؤں سے چمرا	۲۹	کفریہ ۲۷ معاذ اللہ او نہیں چمک چکا کہنا۔
۱۸	چمپا کر جھوٹ بولنے کو کچھ حرج نہیں	۳۰	کفریہ ۲۸ و ۲۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
۱۹	کفریہ ۷ کہ اللہ تعالیٰ کو سنا سنا کر		علیہ وسلم کو صریح تشبیہ گائی دینا۔
۲۰	تراسب ممکن ہے۔	۳۵	امام دایہ کے طور پر نماز و تلاوت قرآن بے شرک
۲۱	کفریہ ۸ اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا کچھ دور نہیں	۳۶	نواب میٹھن صاحب کو ہالی کے تین بیٹے شرک
۲۲	کفریہ ۹ کہ اللہ تعالیٰ میں سب آسکتا ہے	۴۰	امام دایہ کے کفریات کے سات کیلئے طیارے۔
۲۳	کفریہ ۱۰ کہ اللہ تعالیٰ کی صفیہ علیہ السلام	۴۱	کفریہ ۳۰ امام دایہ کا قرآن عظیم کو صاف
۲۴	کفریہ ۱۱ کہ اللہ تعالیٰ کی جبر و اختیار		جھٹلاتا۔ (باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹)

والذين يسألون الله لهم ب

الحمد لله شات غلالت ولامية من به مبارک برات من  
انگريشوالی کتابوں کے اوال وکتب سے علامت  
اور حکم کفر و ضلال بہ نشان صفحہ میں مسیحی نام تاریخی



از تصانیف جلیله عما تحقیقات ابر و تالیفات قاسم  
محدثات حاضر حامی سن حاجی حسن افضل الحقین حضرت مولانا  
مولوی محمد علی خان صاحب مدرسہ برکاتی بریلی عم فیضہم القوی

مطبع اهل سنت واقعہ مین

۳۷۲۵۰۲

الف ۲۵



بسم الله الرحمن الرحيم

مسئله از بیدایون مرسله مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب  
قادر فی فاروقی سلیم المدنی لے ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ  
بحریت بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والمفتیین ملا ذوالعالمین الخفین جناب مولوی  
احمد رضا خان صاحب اللہ اوم افاضاتہم وافادہم السلام علیکم  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر متقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ  
کو شرک کہتے ہیں جس سلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں بل اولیٰ اصل  
مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم والایضاح الحق و کیروزی و  
توہید العینین کو اپنا امام پیشوا بتاتے اوس کے اقوال کو حق و ہدایت بتاتے  
اور اسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے  
نزدیک پذیراؤں کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں جب سینواتی حروا



بسم الله الرحمن الرحيم

١٥

الحمد لله الذي ارسل رسوله شاهدا ومبشرا ونذيرا للذين آمنوا  
ودعوا له وتقرروا وتوقروا لا يخافونكم ولما انكم فجل تعظيمه وتقواه  
وتعزيره وتقريره هو اركان الركن الذي لا يحق وايمانكم

۱۵ یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی باتوں پر مشتمل ہے نفیم فائدہ کے لیے اور آیات اور  
نہایت اوروہ بیان آیات کی طرف اشارہ مناسب آیت اور لی اذ امر مسلمناک شہا  
و مبشر او نذیر اہ بیشک ہم نے تجھ پر بھی گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا کہ جو تمہاری نظم  
کرے اور یہ فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ نے تعظیہ سے پیش آئے اُسے عذاب الیم  
ڈر سناتا۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو شاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوگا کہ امت  
تمام افعال طاقول و افعال و احوال ان کے سامنے ہوں طہران کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الصبر  
رجح لی الدینا فانما انظر الیہا والی ما ہو کان فیہا الی یوم لقیۃ کا نا انظر الی کفی ہذہ بیشک اسے  
تعالیٰ نے میرے سامنے دینا اور دکھائی تو میں دیکھ رہا ہوں اسے اور جو کچھ اسی میں قیامت تک  
ہوئیگا اللہ ہی جیسا پنی اس پر بھیجی کہ دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ مطالعہ آیت  
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلٰی الرَّسُولِ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ یُؤْتِیْ سُلٰتٰنَ ذِکْرِ لِّیَوْمٍ مَّحْضُوۡمٍ  
اسی لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو معلوم ہو کہ دین ان محمد رسول اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کر رہے ہیں اس کو اہل بیت پر کیا چاہتا ہو اذ ابنا

وحرّم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجهروا له بالقول  
 کجھ بعضکم لبعض فقیط اعمالکم وانتم لا تشعرون بحسراتکم و  
 جعل طاعته طاعته وبتبعته بیعتہ فان بايعتم نبیکم فما فوق  
 ایدیکم یدر حماکم وقرن اسمہ الکرم باسمہ العظیم فی الاغناء

۱۰ آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا  
 له بالقول کجھ بعضکم لبعض فقیط اعمالکم وانتم لا تشعرون ۵  
 اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں  
 ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہہیں تمہارے عمل کا رتہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ  
 امیر المؤمنین جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۃ انور کے پاس سیکو اوپنی آواز نہ بولتے دیکھا  
 فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ آیت ۳ من الطبع  
 الرسول فقد اطاع اللہ جسے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ۱۳  
 آیت ۴ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۱۱ فوق ایدیکم  
 بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ پیرا ہوا ہے  
 ۱۴ اللہ عزوجل نے پیغمبر رسول پر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنی نام قدس کا  
 کہیں صل شان اپنی حق اسمین حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہیں اصل معاملہ حبیب  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آیتیں  
 اس کے بیان میں مسلمان دیکھ اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ وظلہ ۱۵ آیت ۶ اغنم اللہ  
 در رسولہ من نفوسہ او تمین دولعت کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے

والايتاء ورجاء العطاء والتقديم والقضاء والمحاكمة والارضاء

ی

لَا تَجِيتُ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آلَتْهُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ  
سَيُوفُ تَيْفَانَا اللَّهُ مَفْضِلُهُ وَرَسُولُهُ أَوَّلِيَّا غُوبَ تَغَاكُرُ وَدِرَاضِي مَوْتِ أَسِيرِ حَرْبِ خَيْرِ  
وَيَا السَّادِرَ السَّادِ كَيْ رَسُولِ نَعِي أَوَّلِيَّا كَيْتَ مَعِينِ السَّادِ كَافِي هِيَ أَكْبَرُ وَيَا هَيَّوْ هَيَّوْ مَعِينِ السَّادِ لَيْتِ  
فَضْلُ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ ۱۲ آيَةُ ۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِرُوا عَلَى  
يَدِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَعَنَ الْإِيمَانُ وَالْوَسْوَاسُ رَسُولَ سَيِّدِ نَعِي نَعِي بَرُّهُ ۱۲ آيَةُ ۹  
مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ  
مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ۝ نَهْنِ مَعِينِ  
كَيْ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ  
أَخْبِرْ لَيْتِ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ  
آيَةُ ۱۰ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَدُّونَ  
مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ  
تَوْبًا يَكْفُرُوا بِمَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ سَبَّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ فِي الْبُحُورِ وَالْأَرْضِ وَالْأَشْيَاءِ  
خَالِفٌ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ  
أَخْبِرْ لَيْتِ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ  
فَإِنْ لَهُ نَزْجُهُمْ خَالِدٌ فِيهَا ذَلَاكُ الْخَيْرِ الْعَظِيمِ ۝ السَّادِ رَسُولِ زِيَادَةُ سَخْتِ  
مَعِينِ مَكِّي كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ كَيْتَ  
وَرَسُولِ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ سَيِّدِ أَوَّلِيَّا رَسُولِ

والنعم والایمان فی قرا نکہ و رخی شأنہ وعظم مکانہ فی امر  
 عنہ من علیہ الا فہما کان لیفر من ہمینا نکہ یا تجعلان النعم  
 کا لہر والدم کا لہر ۱۰ متجملون العصف کہ چا نکہ  
 فتدہا اکہ ربکم ان لا تجعلوا دعاء الرسول بنیکم  
 کہ دعاء بعضکم بعضا من اب او مولے او سلطان نکہ  
 وقال للذین ارسلوا السنتھم فی شأنہ العظیم

۱۰ آیت ۱۲ اذ انکحوا اللہ ورسولہ جب خاص مکین اور رسول کے  
 ساتھ آیت ۱۳ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا  
 والاخرۃ واعدا لہم عذابا مہینا ہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اس اور  
 رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے طیار کر رکھی ذات کی مار  
 یہ معاملہ خاص حبیب کا ہوا اللہ کو کون ایذا دیکتا ہو مگر ان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ تھا ان  
 ہی ساتھ قرار پایا ۱۲ آیت یعنی جب تم خود کو لگے موتی خون کو شک جیس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے  
 تو رسول کے معاملہ کا ادھر کیا قیاس کرتے ہو یہ ان تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جبکہ ابن کرم  
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا تقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احد مجھ کی پر  
 قیاس کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور ائمہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو  
 واللہ اکبر ۱۱ آیت ۱۴ اہو کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہر لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے  
 اک ایک دوسرے میں باپ مولیٰ اور بادشاہ ایک ایک ایسے علما فرماتے ہیں نام پاک لیکر  
 کہنا حرام ہے اگر روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس آیت کا  
 بیان عظیم نشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھیے ۱۱ منہ

ابا لله وایتہ ورسولہ کنتہ تستقرؤن ہ لا تفتدروا قد

۱۵ یہ آیت ۵ اہو غزوہ تبوک کو جاتے منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نشان کچھ کہا جب رسول اللہ عز وکر نیلے اور بولے ہم تو یوہین آپس میں نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ایا اللہ وایتہ ورسولہ ایا یوہین ان فرما دے کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملے میں ٹھٹھا کرتے تھے یہاں نے زبنا و تم کافر ہو چکے ایمان لا کر اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے اول یہ کہ جو رسول کی کلمہ گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو گئی آیت سے ہرگز کفر سے نہ بچا جی دو م یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر تو دل سے متعلق ہے نہ زبان جب وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اس کے ذہن کفر ہوا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اس کو کافر کہتے کہیں محض خط اور زری جھوٹی بات ہو جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یوہین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یوہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ ذہن گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ نے اعتقاد کہنا نہزل و سحر یہ ہے و اسی پر رب لغزہ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ الباری فی اللہ علی سائر نطق بالکفر طوعا بین ہے سو م کھلے ہوئے لفظ یمن عذر و تاویل سموع نہیں آیت فرما چکی کہ جملہ نہ کفر تم کافر ہو گئے تنبیہ یہاں اللہ عزوجل نے انہیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی و عذر جوئی کو مردہ و ٹھہرا یا ایمان ان کے کفر سابقہ کی بجٹ نہیں کہ قد کفرتم بعد ایما انکم فریایہ تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے فیما یدے خوب یاد رکھنے کے ہیں و بالمدالتوفیق ۱۲ منہ مدظلہ

۸  
 کفر تم بعد ایمانکمہ فیما۔ ایہا المنافقون المذلة الفاسقون الراكبون  
 ان ملاح الرسول مکدم بعضکم حضرا بل اقل منه فی حبسکم قد بد البغضاء

۱۔ نفاق دو قسم ہے عقیدتی و عملی نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ سے  
 بہ انبار الخلاق بمسبک النفاق لکھا اور آیات و روایات کثیرہ غریبہ اوس کے جوہر  
 و صورت کو ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر میں مجموعاً نہیں ملے گا ان سے ان حضرات کے نفاق کا پتہ چلے گا

۲۔ اس قدر فرماتے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہو اللہ  
 فرماتے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہر تو متقوۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی  
 تعریف کر جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمیں بھی کمی کروا لے وانا الیہ

راجعون ۳۔ قال اللہ تعالیٰ قد بدت البغضاء من افعالهم و ما تخفی صدور  
 الکرہ قد بینا لکم الائیت ان کنتم تعقلون ۴۔ لمانتم اولا و لائنتم  
 ولا یحبونکم و تقامنون بالکتاب کلہ و اذا الحقکم قالوا امنا و اذا

خلقوا عضوا علیکم لانا مل من الغیظ قل مو تن ابغیظکم ان اللہ علیم  
 بذات الصدور ۵۔ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کو دلون میں دبی ہو  
 اس سے بھی زیادہ ہے جسے صاف بیان فرما دین تمہارے لیے نشانی ان اگر تمہیں سمجھ

ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پورے کتاب پر  
 ایمان لائے ہو اور جب وہ تم سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں جب تنہا ہوتے  
 ہیں تو تم پر غصے میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں تو فرمادے مرجاء مکٹ مکٹ کر خدا

خوب جانتا ہے دلون کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بجا  
 کیسا زمانہ اتنا رکھ گئی کی پکار کوئی چیز نہیں دوسرے کہ دل کا بخار زبانی باتوں کا ظاہر ہو جاتا ہے نہ

من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر و اللہ عذراکم استخوذ  
 علیکم الشیطان فانساکم ذکر اللہ و تقظیم الرسل و قد نطق القرآن  
 بنخذلافکم مراد فاء کم الشیطان نقطا منشیہ و تاء کم  
 التذکر و یرمز اؤة نوانہ فار کم تقویۃ الایمان فی تقویت  
 ایمانکم ما کان اللہ لیدر المؤمنین علی ما انتم علیہ  
 حتی یمیز الخبیث من الخیب و ما اللہ بغافل عنکم انکم  
 فلا ورب محمد لا تقمنون حتی یکون احب الیکم من  
 والدکم و ولدکم و الناس اجمعین و الروح الذی بین جسمانکم  
 صلے اللہ تعالیٰ و علیہ وسلم علیہ و علیٰ آلہ اکرام و صحبہ  
 الاعظام و خاد فی سنتہ القیام برذر یغکم و طغیا نکم و  
 و رقا بحبہ الصادق فی غایۃ الاعظام و ادامۃ ذکرہ الی یوم  
 القیامہ و ان کان فیہ رخصۃ انفقکم و استعان اعیانکم ائمن  
 یا ارحم الراحمین و الحمد لله رب العلمین و صلے اللہ تعالیٰ  
 علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

لہ قال اللہ تعالیٰ استخوف علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ و لدعاک  
 خرب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخسرون ہ غالب اکیا و ینیر شیطان  
 بجلادی ان کو خدا کی یاد و شیطان کے گروہ ہیں سناو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں عطا  
 و یرتہ طیب نے و با پیہ حق میں ہی آیت کھی اور خود میرٹ صحیح بخاری الخاتم الشیطان

در  
 من  
 ان  
 در  
 علی  
 اح  
 من  
 ابی  
 بنین  
 اور  
 سلا  
 پیر  
 دو  
 می  
 دی  
 کار

بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشواے مسطور پر بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم  
 اور حسب تصریحات جمہیر فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک  
 المنعم انہم حکم کفر ثابہت و قائم اور بظاہر اسکا کلمہ پڑھنا اس حکم کا کافی اور ان کو نافع  
 نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں بنا  
 جب کہ اس کا قول یا فعل اسکے دعوے کا کذب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے  
 کلمہ پڑھے بلکہ نماز و زکوٰۃ بھی ادا کرے یا ایہم خدا و رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا  
 و رسول و قرآن کی جناب میں گستاخان کرے یا ناربا نہ بے بت کے لیے سب مبین  
 گم سے نو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اسکے کام آسکتا و  
 ہرگز نہیں ہم ابھی حاشیہ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کرچکے درجہ تک  
 مطبع ہاشمی ص ۳۱ لہذا فی ہما علی وجہ العادۃ لہ ینفعہ ما لہ تیدر آخر جمہ  
 اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھتا تو نفع نہ پہنچا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے  
 آئسے مذہبی عقیدوں ان کے پیشواے مذہب کی کتابوں میں کثرت کلمات کفریہ میں جن کی  
 تفصیل کو دفتر درکار اور خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب تقیۃ الایمان میں (جے لوگ  
 معاذ اللہ کتاب سمائی کی مثل جاتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب بتاتے ہیں اپنا اور  
 اپنے سب پیروں کے حکم کھلا کافر ہونیکا صاف قرار کیا ہو میں پہلے ان کا اقرار ہی  
 کفر نقل کروں پھر بطور نمونہ ضرر سے کفر یا ان کے اور لکھوں رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ وہ فنا  
 ہوگا جب تک تشرعی کی پھر پرستش نہوائے وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک کفر  
 پہ بھی گیا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لیکر جسکے ولیم رانی برابر بھی ایمان ہوگا

امام و ابیہ کا خود اپنے اقرار سے کفر ثابت ہونا  
 کفر ثابت ہونا



وہ اٹھالیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر بجا پینگے پھر بنو کی پوجا بدستور جاری ہو جائیگی  
**نقوۃ الایمان** مطبع فاروقی دہلی ۱۹۳۷ء ص ۱۷ پر یہ حدیث جو کہ شکوۃ نقل کی  
 اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھی بیگناہ اللہ ایک ساتھ آچھی سو جان نکال لیجئے کہ میں ہو  
 ایک آئی کے دانے بھرا جان سورج پینگے وہی لوگ کہ جن میں کچھ سچا آتی نہیں ہو  
 پھر جاوینگے اپنے باپ داداؤں کے دین پر حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی  
 صریحاً ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال العین من زول عینی سیح علیہ الصلاۃ والسلام کے  
 بعد ہی **نقوۃ الایمان** میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اسکا ترجمہ کیا کہ  
 شکوۃ دجال ہو بھیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈ لیگا اسکو پھر تباہ کر دے گا اسکو پھر بھیگا  
 اللہ ایک ڈھونڈی شام کی طرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اس کے دین نہ ہو  
 ایمان ہو مگر کہ مار ڈال لیگا اسکو با اینہم حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا  
 سو پیچھے کے افرامے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح  
 کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر شکر مٹانے  
 کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جامی اور کچھ پر ڈال لی  
 کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دین پر اتنی برابر  
 بھی ایمان تھا مگر کیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہیں تو یہ شخص خود اور اس کے  
 سامنے پیر و کیا دنیا کے پرہیزگاروں سے کہیں لگتے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھٹھٹ  
 کافر بچے بت پرست ہیں یہ خود اسکا اقرار ہی کفر تھا اب گینے کہ علمائے کرام فقہائے  
 عظام کی صریح تشہیخوں سے اپنی کشتی وجہ سے کفر لازم (کفر یہ) یہی اقرار کفر کہ جو اپنے  
 کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے نواز ل فقیہ ابواللیث پھر خلاصہ پھر

نقوۃ الایمان

**تکملہ لسان الحکام** مطبوعہ مصر ص ۵۵۵ ریل قال الملحد کفر ترجمہ جو اپنے  
 الحاد کا اقرار کرے کا ترجمہ **شباہ** فن ثانی کتاب لیس باب الردۃ قیل لہانت  
 کافرة فقلت انا کافرة کفرت ترجمہ کیسے کہا تو کافرہ ہو کہا میں کافرہ ہوں کافرہ  
 ہو گئی **فتاویٰ عالمگیری** مطبع مصر ۱۳۱۵ ج ۲ ص ۲۹۷ مسلم قال الملحد کفر و  
 لوقال علمت ان کفر لا یعذب بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے لحد ہونیکا اقرار کرے  
 کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ آئین مجھ پر کفر عائد ہو گا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا  
 (کفر یہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافر ناما یہ خود کفر ہے **شفاعت** سرفیت امام  
 قاضی عیاض ص ۳۶۷ و ص ۳۶۸ قطع تکفیر کل قائل قال قولہ لا یصل بہ الی تفصیل الا  
 ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً  
 کافر ہے (کفر یہ ۲) **تقویۃ الایمان** ص ۱۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار  
 میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یا اللہ صاحب کی ہی شان ہو یہاں اللہ سبحانہ کے علم  
 کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اسکو  
 اختیار میں ہو چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے **علکمی**  
 ج ۱ ص ۱۵۸ کفر اذا وصفہ اللہ تعالیٰ بالالیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز والقصۃ  
 مختصر ترجمہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اسکو لائق نہیں یا او  
 جہل یا عجز یا کسائی قصبات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہو **بحر الرائق** طابع مصر ج  
 ص ۱۲۹ بزاز یہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۱  
 ص ۲۹۷ لوصف اللہ تعالیٰ بالالیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات  
 کہی جو اسکو لائق نہیں فر ہو گیا (کفر یہ ۲) جب چاہے دریافت کر لے کا صایہ مطلب

تکملہ

فتاویٰ

تکملہ

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں خست یار ہو کہ جب چاہے دریافت کر لے تو علم  
اکبری قدیم نہو اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے علمگیری ج ۲ ص ۱۲۰ وقال علم خدا سے قسیم  
نیست کیفر کذا فی التنازعانیتہ اہل لخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قسیم نہ ملے کافر ہے  
ایسا ہی تاناخانیہ میں ہے (کفریہ ۵) ایضاً الحق مطبع فاروقی دہلی

۲۹۷ ص ۳۵۵ و ۳۵۶ تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت  
بلا جہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب ان عقائد

مذکورہ را از جنس حقان دینیہ بشمار دہد لخصاً آہین صاف تصریح ہے کہ استدعا کو

زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا بچت و ضلالت ہے

اسمیں اسنے تمام نمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ عبثی و گمراہ بتایا شاہ

عبد الغفر صاحب تحفہ اشنا عشر یہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۵۷ھ میں فرماتے ہیں عقیدہ

سیر دہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اور اپنے از فوق و تحت متصور نیست و نیست

مذہب بہشت و جماعت بحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۰ علمگیری ج ۲ ص ۱۵۹

کیفر اثبات المکان اللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے

آدمی کافر ہو جاتا ہے فتاویٰ قاضی خان فخر اللطاف ج ۲ ص ۲۳۳ راجل

قال خدائے برسمان میداند کہ من چیز سے ندارم کیونکہ کفر الان اللہ تعالیٰ نثر عن

المکان ترجمہ کہیں کہہا کہ خدا اسمان پر جانتا ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں کفر ہو گیا اسلیو

کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہو خلاصہ کتاب لفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۱ وقال

زردبان بنہ و ہرسمان بر آئو و با خدائے جنگ کن کیفر لانہ اثبات المکان اللہ تعالیٰ

ترجمہ یوں کہنے والا کافر ہو گیا اسلیو کہ او نے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔

اسکے متعلق  
شرح حقانیت  
دفعہ اکبر  
شرح حقانیت  
اکبر کی روایت  
کفریہ ۱۰۱  
ردی علیہ  
۲۳

(الفربہ) رسالہ یکروزہ مطبع فادنی ص ۱۲۲ بعد از امکان ست کاتبان

را فراموش گردانیدہ شود پس قول با مکان وجود مثل صلا منجر تکذیب نفسی نہ صوں  
نکرد و سلب قرآن مجید بعد از ازال ممکن ست اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
تعالی علیہ وسلم کا مثل جیسے تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک ہمہ حال ہو اور بعض  
حکما اس پر دلیل لاتے تھے کہ اس عروج میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو  
خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل مجسے مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے  
اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اسے تعالی قرآن مجید و لون سے  
بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اس عروج میں  
کی بات واقع میں جھوٹی ہو جائیچنین تو حرج نہیں حرج اس میں ہو کہ بندے اسکے جھوٹ  
پر مطلع ہوں اگر او خنین بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ  
اب کسی کو وہ نص یا ہی نہیں جو جھوٹ ہو جائے ابتلائے غرض سارا ڈر بندوں کا ہو  
جب انکی منشا دی پھر پرواہ کیا ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمین علواً

بکیر ۱۰ شفا شریف ص ۳۳ من طبع بالاحادیث و صحیح النبوة و تبو نبینا

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و لکن جوز علی الانبیاء کذب فیما اتوا بہ اوعی فی ذلک المصلوۃ  
بزعما و لم یدعہا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالی کی وحدانیت نبوت کی حقانیت  
ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا اینہما نبیا علیہم  
الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے ریکے پاس سے لائے کذب جائز نہ لے  
خواہ بزم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے  
حضرت نبی علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز ماننے والا اتفاق کافر ہوا

المدعو جل کاذب جائز ماننے والا کیونکہ بالاجماع کافر و مرتد ہوگا۔ اس مسئلہ میں  
شخص مذکور اور اسکے کاسہ لیون کے اقوال سخت ہونا کاذب پاک و پاک نہیں  
تفصیل و تشریح اور ان کے رد و بیغ کی تفتیح ہماری کتاب سبحن السبوح  
عن عجیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۲) بکری فری ۱۲۵

لا نسلم کہ کذب مذکور محال مجبے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابق الواقع والواقع  
آن بر ملکہ و نبیا خارج از قدرت الہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی اثر  
از قدرت ربانی باشد اس میں صاف تصریح ہو کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہو وہ ب  
خدا سے پاک کی ذات پر بھی روا ہے حسین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنایا پینا کرنا جلنا  
و ڈوبنا مرنا سب کچھ داخل لہذا اس قول خبیثہ کے کفریات حدیث سے خارج (کفریہ ۲)  
بکری فری ۱۲۵ عدم کذب از کمالات حضرت حق سبحانہ و اوارجلشانہ بآن

مرح میسقتہ بر خلاف اخرس و جاد و صفت کمال ہیں ست کہ شخصہ قدرت بر تکلم  
بکلام کاذب و ارمینا بر رعایت مصلحت و مفضلہ حکمت متینہ و از شوب کذب  
تکلم بکلام کاذب نمایاں شخص مدوح میگردد و خلاف سیکہ لسان اواقف شدہ  
یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند گرد دیا کہے ہیں اور این نمایاں شخص

نزد عقل قابل طرح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب نہ فعا عن عجیب الکذب و تنزہا  
عن التلوٹ باز صفا مدح اہل مخصا اس میں صاف اقراہ ہو کہ المدعو جل کاذب و جل کاذب و جل کاذب  
بالغیر ملکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال لذات نہ متمنع بالغیر نہ متمنع  
عقلانی محال شرعی صرف محال عادی ہو اور نہ تصریح کرتا ہو کہ المدعا کی کاذب و جل کاذب و جل کاذب  
نہیں جو گونگے کا بولنا کہ المدعا کی تو اس میں کہتے ہیں گونگے کی نہیں تو ضرور کہ کذب الی محال عادی

بھی یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر  
جھوٹ بہ طرح روا ہو تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیلئے (کفر یہ ۹) اسی قول میں  
صراحت مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحت ترقی کے لیے  
اُس سے بچتا ہے یہ صریح اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب کا ٹوٹا کر ماننا ہے کہ  
بھی مثل کفر یہ ہم نہ اردن کفریات کا خمیر ہے علمگیری قول مذکور در کفر یہ ۳

اعلام نقیو الطبع الاسلام مطبع مصر ۱۲۹۵ھ ص ۱۵۱ من بغی او ابنت ما ہویم  
فی النقص کفر یہ چیمہ جو اسے تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ - یا - ہن - کہو  
جسمیں کجی نقصت ہو کا فر ہو جاتے (کفر یہ ۱۰) اس قول میں فی الہی بلکہ اس کی سب  
صفات کمال کو اختیار کیا مانا کہ مصلحت عیب آلائش سے بچنے کو اختیار اختیار کیا ہو  
بصریح کفر یہ ۳ میں صفت علم غیب کو صراحت اختیار کیا تھا اور جو چیز اختیار ہو ضرور  
حادث و نو پیدا ہوگی شرح عقائد شفی طابع قدیم ص ۱۱۱ الصاد عن الشیء بالنقص

والاختیار کیون حادث بالضرورة ترجمہ جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو  
وہ بالبدانہ حادث ہوگا اور صفات الہی کو حادث ٹھہرا کر کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام  
اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر لا علی قاری مطبع حنفی ص ۱۹۹ صفاتہ فی الازل غیر

محدثہ ولا مخلوقہ فمن قال انہا مخلوقہ او محدثہ او وقف فیہا او شک فیہا ہو کافر باللہ تعالیٰ  
ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفاتیں ازلی ہیں نہ وہ نو پیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا  
حادث بتاتے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفر یہ ۱۱ تا ۱۴) اسی  
قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی کفری سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ ثابت  
الذوق جل کے لیے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے سزا و گناہ

بہکنا بھولنا جو روٹیا بندوں سے ڈرنا سیکو اپنی بادشاہی کا شریک کر لینا دولت  
 و خوار کی باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ رد اٹھ کر ان  
 سب باتوں کی غی سے اللہ تعالیٰ کی طرح کیجاتی ہو آیت لاتاخذہ سنة  
 ولا نفم ترجمہ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یفصل منی ولا ینفس  
 ترجمہ نہ میرا رب بھکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبہ ولا والد ترجمہ  
 اس نے نہ سیکو اپنی جو روٹیا نہ بیٹا آیت ولا ینفک عقیبھا ترجمہ اس کو  
 شو کے چھکارن کا خوف نہیں آیت لہ لیکر نہ شریک فی المملک ولہ لیکر  
 لہ ولی من الذا ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اس کا سا بھی نہ کوئی دباؤ کے سبب  
 اس کا حمایتی یہ سب صریح کفر ہیں (کفر یہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم طبع ضیائی  
 ۱۲۸۵ء نسبت پر خود تاہیکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشان  
 را بہت قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بریں ہوتے  
 پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا آچنین دادہ ام و چیزے  
 دیگر خواہم داد صلا مکالمہ و مسامرہ بہت ہی آہ صلا کا ہے کلام حقیقی ہمیشہ  
 شفا شریف ص ۳۶ من اعترف بالہیۃ اللہ تعالیٰ و وصاۃ یتیم و لکنہ اذ  
 لولہ اوصاۃ فذلک کفر باجماع المسلمین و کذا لک من اوئے جمالیۃ اللہ تعالیٰ  
 و العروۃ الیہ و مکالمۃ اہل مخلصا ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و توصیہ کا قائل ہو  
 مگر اس کے لیے جو روٹیا چھوڑ لے وہ باجماع مسلمین کا قرب سے اس طرح جو اللہ تعالیٰ  
 کے ساتھ ہمیشہی اس تک معبود اس سے بائیں کرنا یعنی (ہم) صلا و کذا لک من  
 سہم انہ یوحی الیہ وان لم یرع النبوة او انہ لیس اللہ تعالیٰ السامع ویدخل الخبۃ و یاکل من ہا

سلام  
 یہم اشرف  
 بکر و حفصہ  
 بنی بنانہ  
 سال الف  
 ۱۲۸۵





قتالی علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہو نیکانکار ہے (کفر یہ ۲۲) **صلط** مستقیم  
 صلا از حال آن شدت متعلق قلبت بر شد خود استقلال ایچے نہ آن ملاحظہ کہ  
 این شخص ناودان فغض حضرت خنی و واسطہ ہدایت دست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق  
 بہان سیکڑ و چنانکہ یکے از اکابر این طریق فرمود کہ اگر خنی جل و علا در غیر کسوت مرشدین  
 تجلی فرماید ہر آئندہ مرابا و التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیرو دن سے متفلسف  
 ہے کہ اپنے اصول لیس کلمہ کا حکم بنائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ  
 ایک بات کہتے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر و ضلالت بنا دینے کا عادی ہے  
**تقویۃ الایمان** ص ۵ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے مونہ سے اتنی بات بنتی ہی ماری  
 دہشت کو بچوس ہو گئے پھر کیا کیے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک  
 بھائی بندی کا رشتہ یاد رستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے  
 ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کھلی اور صورت میں ظاہر ہو  
 تو ہرگز اسکو نہ دیکھوں امید ہے میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ہم نے ادب  
 محروم ماز از فضل رب ہذاہم المختصین کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا  
 تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ع نے ادب محروم ماز از فضل رب  
**کفر یہ ۲۳** **تقویۃ الایمان** ص ۵ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی پیروی  
 یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے ص ۵ اللہ صاحب قرآن  
 کیجو میرے سوانہ مانیو ص ۱۵ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانے اور ونگو ماننا محض  
 خط ہے یہاں انبیاء و ملکہ و قیامت و جنت و نار و غیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے

کفر یہ ۲۲

تقویۃ الایمان

صاف انکار کیا اور اسکا اقرار اسد تعالیٰ اور اس کے رسول پر رکھ دیا کفر یہ بھی  
 کفریات کا مجموعہ ہر مسلمانوں کے نزدیک جلیل القدر اور جل کائنات کا ماننا ضروری  
 یہ ہیں ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان میں جسے ماننا کفر ہے ہرگز دوزبان والا  
 جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں و لہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ  
 ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت بقرۃ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ  
 لَا یُؤْمِنُوْا **موضح القرآن** ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب نوادر اویانہ اور  
 دوسے تائیکے آیت یَسْأَلُكَ خَوَالِقُ عَلٰی اَنْذَرْتَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ  
**موضح القرآن** تائیت ہو چکی ہر بات اور بہتوں پر سوئے تائیکے آیت  
 لَسَا یُؤْمِنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ **موضح القرآن** ماننے میں جو اور تائیکے  
 آیت اَعْرَافٌ وَقُطُوعًا دَاوِلَ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ  
 موضح اور چھڑی کا فی او کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے  
 آیت اَنْعَامٌ وَاِذَا اَجَآءَتْ اِلَیْهِمْ یَوْمَ نَزَّوْا بِاٰیٰتِنَا اَقْبَلْ سَلَامًا عَلَیْکُمْ  
 موضح اور جب دین تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے  
 تم پر آیت اَمِنْ الرَّسُوْلِ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ عَلٰی  
 اَمِنْ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِکَتِهِ وَکُتُبِهِ وَرُسُلِهِ **موضح** ماننا رسول نے جو کچھ  
 اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب ماننا اسد کو اور اس کے فرشتوں کو  
 اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اسد تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے  
 اسد اور اس کے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو مانا شخص کہتا ہو اسد نے فرمایا  
 میرے سوا کیسے نہ مانو آیت اَعْرَافٌ اَلَّذِیْنَ سَتَّکَبُوْا اِنَّا بِالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

بہ کفر و کفر ہو صرح القرآن کہنے لگے اے نبی و اہل جو تمہیں یقین کیا سو ہم نہیں مانتے  
 تو اقبال مذکورہ صاف معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء کسے پر ایمان لائے  
 سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہو گا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان  
 کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان ترجمہ سلطان خان طبع فاروقی ص ۳۴ میں ہے  
 اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے  
 اور سکاٹھکا نادورخ ہے۔ سچن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ  
 کو نہ مانے وہ یعنی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو نہ مانے وہ مشرک دوزخ  
 کفی اللہ المؤمنین القتال (کفر یہ ۲۲) صراط مستقیم ص ۳۵ صدیق  
 من وجہ تقلد انبیاء میاں شد من وجہ تحقیق و شراعت پس اگر صدیق ذکی القلب است  
 رضا و اگر اسیت حضرت حق در افعال افعال مخصوصہ و محبت و بطلان و عقائد غا  
 و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات تخصیصہ جو جہلی خود دریافت میں آئے  
 پس احکام این باب مذکورہ اور اب و وجہ معلوم میشود کہ بشہادت قلب خود خصوصاً  
 و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی است  
 و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نو جہلی او بسبب کلیات او را سمجھو فی میفرماید  
 پس علوم کلیہ و تشریعیہ و فہم و واسطہ میرسد بوساطت نو جہلی و بوساطت انبیاء علیہم السلام  
 و السلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتوان گفت  
 و ہم متناظر انبیاء ہم و نیز طریق اخذ انہم شعبہ است از شعب وحی کہ آنرا و عرف شرع  
 بنفث فی الروح تعبیر میفرماید و بعضی اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند ص ۳۵  
 را باامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوحی ظاہری

۱۲۸

۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

متعلق نشدہ حکمت می نامند صلا لایا اور الحافظت مثل محافظت انبیاء کہ مسما  
 بر عصمت است فائز میکنند صلا ندائی کہ اثبات وحی باطن و حکمت و وجہ است  
 و عصمت مرغوبر انبیاء مخالف سنت و از خیر اختراع بہجت است و ندائی کہ از باب  
 این کمال از عالم منقطع شدہ انداھ فحشا اس قول نہ پاک بین اس قائل بیایک  
 نے پروہ و حجاب صاف صاف تصریحیں کیں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جز  
 و کلیہ می رساطت انبیاء اپنے نور غالب سے بھی پہنچتے ہیں خاص احکام شرعیہ میں بھی  
 وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیاء کے تقلید میں اور ایک طرح تقلید انبیاء سے اور احکام  
 شرعیہ میں خود محقق وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم سے تا وہ بھی تحقیقی علم دہی ہر جو اور  
 نے توسط انبیاء خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیاء کے ذریعہ سے جو ملتا ہو وہ  
 تقلید ہی بات ہو وہ علم میں انبیاء کے برابر و عیسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہو کہ انبیاء کو ظاہری  
 وحی آتی ہو انھیں باطنی وہ انبیاء کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے  
 یہ کلم کلام غیر نبی کو نبی بنانا اور جیسا کہ معصوم کو اعمال و عقائد وغیرہ امور شرعیہ پر احکام  
 اکبر نے توسط انبیاء خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور کس سے کا نام ہر فقط وحی  
 باطنی ہونا کچھ مٹا فی نبوت نہیں بہتہ انبیاء علیہم السلام و السلام کو وحی الہی باطنی ملو  
 پر آتی کہا جاتا ہو کہ سیدنا و اولیاء السلام و السلام کی وحی اسطر حکم تھی کما تلم  
 الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو بہت احکام ہی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروح کہتے ہیں علمائے جو انبیاء  
 علیہم السلام و السلام پر وحی آئی کی سات صورتیں بکھیر ان میں یہ بھی ذکر فرمائی گئی  
 اعمدۃ والارشاد وغیرہ تحقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

۱۔ احکام شرعیہ  
 ۲۔ احکام شرعیہ  
 ۳۔ احکام شرعیہ  
 ۴۔ احکام شرعیہ  
 ۵۔ احکام شرعیہ  
 ۶۔ احکام شرعیہ  
 ۷۔ احکام شرعیہ  
 ۸۔ احکام شرعیہ  
 ۹۔ احکام شرعیہ  
 ۱۰۔ احکام شرعیہ  
 ۱۱۔ احکام شرعیہ  
 ۱۲۔ احکام شرعیہ  
 ۱۳۔ احکام شرعیہ  
 ۱۴۔ احکام شرعیہ  
 ۱۵۔ احکام شرعیہ  
 ۱۶۔ احکام شرعیہ  
 ۱۷۔ احکام شرعیہ  
 ۱۸۔ احکام شرعیہ  
 ۱۹۔ احکام شرعیہ  
 ۲۰۔ احکام شرعیہ  
 ۲۱۔ احکام شرعیہ  
 ۲۲۔ احکام شرعیہ  
 ۲۳۔ احکام شرعیہ  
 ۲۴۔ احکام شرعیہ  
 ۲۵۔ احکام شرعیہ  
 ۲۶۔ احکام شرعیہ  
 ۲۷۔ احکام شرعیہ  
 ۲۸۔ احکام شرعیہ  
 ۲۹۔ احکام شرعیہ  
 ۳۰۔ احکام شرعیہ  
 ۳۱۔ احکام شرعیہ  
 ۳۲۔ احکام شرعیہ  
 ۳۳۔ احکام شرعیہ  
 ۳۴۔ احکام شرعیہ  
 ۳۵۔ احکام شرعیہ  
 ۳۶۔ احکام شرعیہ  
 ۳۷۔ احکام شرعیہ  
 ۳۸۔ احکام شرعیہ  
 ۳۹۔ احکام شرعیہ  
 ۴۰۔ احکام شرعیہ  
 ۴۱۔ احکام شرعیہ  
 ۴۲۔ احکام شرعیہ  
 ۴۳۔ احکام شرعیہ  
 ۴۴۔ احکام شرعیہ  
 ۴۵۔ احکام شرعیہ  
 ۴۶۔ احکام شرعیہ  
 ۴۷۔ احکام شرعیہ  
 ۴۸۔ احکام شرعیہ  
 ۴۹۔ احکام شرعیہ  
 ۵۰۔ احکام شرعیہ  
 ۵۱۔ احکام شرعیہ  
 ۵۲۔ احکام شرعیہ  
 ۵۳۔ احکام شرعیہ  
 ۵۴۔ احکام شرعیہ  
 ۵۵۔ احکام شرعیہ  
 ۵۶۔ احکام شرعیہ  
 ۵۷۔ احکام شرعیہ  
 ۵۸۔ احکام شرعیہ  
 ۵۹۔ احکام شرعیہ  
 ۶۰۔ احکام شرعیہ  
 ۶۱۔ احکام شرعیہ  
 ۶۲۔ احکام شرعیہ  
 ۶۳۔ احکام شرعیہ  
 ۶۴۔ احکام شرعیہ  
 ۶۵۔ احکام شرعیہ  
 ۶۶۔ احکام شرعیہ  
 ۶۷۔ احکام شرعیہ  
 ۶۸۔ احکام شرعیہ  
 ۶۹۔ احکام شرعیہ  
 ۷۰۔ احکام شرعیہ  
 ۷۱۔ احکام شرعیہ  
 ۷۲۔ احکام شرعیہ  
 ۷۳۔ احکام شرعیہ  
 ۷۴۔ احکام شرعیہ  
 ۷۵۔ احکام شرعیہ  
 ۷۶۔ احکام شرعیہ  
 ۷۷۔ احکام شرعیہ  
 ۷۸۔ احکام شرعیہ  
 ۷۹۔ احکام شرعیہ  
 ۸۰۔ احکام شرعیہ  
 ۸۱۔ احکام شرعیہ  
 ۸۲۔ احکام شرعیہ  
 ۸۳۔ احکام شرعیہ  
 ۸۴۔ احکام شرعیہ  
 ۸۵۔ احکام شرعیہ  
 ۸۶۔ احکام شرعیہ  
 ۸۷۔ احکام شرعیہ  
 ۸۸۔ احکام شرعیہ  
 ۸۹۔ احکام شرعیہ  
 ۹۰۔ احکام شرعیہ  
 ۹۱۔ احکام شرعیہ  
 ۹۲۔ احکام شرعیہ  
 ۹۳۔ احکام شرعیہ  
 ۹۴۔ احکام شرعیہ  
 ۹۵۔ احکام شرعیہ  
 ۹۶۔ احکام شرعیہ  
 ۹۷۔ احکام شرعیہ  
 ۹۸۔ احکام شرعیہ  
 ۹۹۔ احکام شرعیہ  
 ۱۰۰۔ احکام شرعیہ

اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری  
 سنہ ۱۳۴۷ھ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم (فذكر الحديث الى ان قال) وان روح القدس نفث في روعي ان قد  
 لن نبوت حتى تتكلم بزعمها الحديث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
 ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس میرے بطن  
 میں وحی کی کہ کوئی جا نہ رہے کہ بکا جبکہ اپنا رزق پورا نہ کرے رواہ الجوی فی شرح  
 السنۃ ثلث ونبوءہ رواہ الحاکم عنہ والبرار فی مستدرک عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیرین  
 الحسن بن علی غیر انہ امیر کربلا علیہ السلام کا بیہوشی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم اجمعین شفا شریف سے زیر کفر یہ ۱۲ گزرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہو  
 اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے نفس عزیز علیہ السلام معرفت احکام شرعیہ بدون سبب  
 نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۲۷ انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را  
 وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو وضع کل نمایم در وعست پر ہیزہ زیر کہ کہے از فرق  
 اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم  
 ابن ابی سلمہ میداشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کفر ہونے میں اصلاً شک  
 نہیں اور اوسمیں اور جو خائستین ہیں مثلاً غیر ہی کو تقلید نبی سے من وجہ آزاد  
 اور احکام شریعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرات انبیاء کا ہمسر و ہم استاد  
 اور تقلید و اقتضائے نبی معصوم ماننا ان کی شناخت میں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہے  
 یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ بر اقتضائے کرون الدلائل شاہ  
 صاحب مطبوعہ مطبع احمدی ص ۱۰۷ سآلۃ علیہ السلام سوال را واینا

عن الشيعة فادعى الى ان مذہبہم باطل و بطلان مذہبہم يعرف من لفظ الامام ولما  
افقت عرفت ان الامام عندہم ہوا معصوم المقرض طاعنہ الموجی الیہ وجبا باطنیا  
وہذا جو معنی النبی فہم مذہبہم سنیانہم انکا ختم النبوة فہم اسد نقالی ترجمہ میں نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے رافضیوں کے باہر میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا  
کہ انکا مذہب باطل ہوا اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھ پر ہوش آیا  
میں نے پہچاناکہ ان کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہوا اور اس کی اطاعت ضرر  
اور سیکطرف دہی باطنی آتی ہوا اور یہی سنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم  
نبوت کا انکار لازم آتا ہے اسد انکا برا کرے) دیکھو یہ دہی امامت وہی  
عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم  
بتائے ہیں کیوں صاحب ان رافضیوں کو تو کہا گیا کہ اسد انکا برا کرے کیا اس  
نے کہا جائیگا کہ اوکی طرح اسکا بھی برا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں  
باندھے آمین غالباً اصل مقصود اپنے پیر راے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب خان  
کے یہاں سوار و نمین نوکر اور بیچ کر نے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنا تا تھا  
اسکی یہ تمہیدیں اوٹھاتی گئی تھیں کہ بعض ویسا اس طرح کے بھی ہوتے  
ہیں ادھر یہ وحی و عصمت غیر مستحب گنجا نبوت کا پورا خاکہ اقدار اخیر میں یہ بھی جاوی  
کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم بنایا قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہاں  
تو یہ بتا دیا کہ سنیوں کو حکمت کہتے ہیں او دھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ  
و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو میں لکھ کر پھیلانیتجہ دکھا دیا کہ امثالین وقائع و  
اشباہا میں عملاً صد اور پیش آتا ایسا کہ کالات طریق نبوت بذوہ علیا سے

یہ سنیوں کی طرف سے منظر ہے

خود رسید و الہام و کشف اعلوم حکمت انجائید پس کھل گیا اگر اس زمانے کے وہ  
وحی والے معصوم انبیاء کے ہم ہستاد و تقلید انبیاء سے آزاد ہو اسطرۃ انبیاء احکام  
شرعیات خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہیں تین تو اس عبارت کا قائل ہوں کہ ابتداً  
یوں نہ کہہ دیا کہ پیر جی معصوم ہیں پیر جی پر وحی اور ترقی سے بلکہ یوں پانی بانہا کہ صمد  
کتاب میں عجیب و غریب بعض اولیاء کے لیے ان معصوموں کا ثبوت مانا اور بنا ہم حکمت  
میں کیا پھر جاوے کہ خبر دار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہاں تہنیں بلکہ ہمیشہ رہینگے  
پھر آخر کتاب میں پیر جی کے لیے درجہ حکمت ثابت کر دیا جسے بس سمجھ جاوے وہی منصب  
ہو جس کا ہم نام و حال سب کچھ اوپر بتاتے ہیں غرض یہ تو ساری جگہیں مگر تین جگہ  
رہ گئے تھے ایک سب میں بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب  
ہو گا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں  
ظاہر ہے کہ جب کلام الہی کا واجب التصدیق ہونا قلوب عوام سے کھلیا گیا  
اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے اغتراض کا محصل  
نہ ہوگا وہ نہ آخر شہ پیر جی الف کے نام نے نہیں جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا  
کہ نبی او عیلم یہ کیسا خط نے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیر جی رسول اللہ <sup>صلی</sup>  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں ایسیلئے نہ اسی پر ہے  
صمد ازیکہ نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب  
علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات و در پرت و فطرت مخلوقی شدہ بنا علیہ لوح فطرت  
ایشان از تقو شش علوم ربیبہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر مصنفے ماندہ  
بود افسوس پیر جی کا عجب چھاپینس کو رسول اللہ <sup>صلی</sup> اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ تھا مشریت میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ۳۳  
 ما قر النبوة ولا اعظم الرسالة ولا غيرة منة المصطفی (الی قولہ) حتی ہذا ان درے  
 عنہ القتل الاوب والسبح الخ ۳۴ اگو ای تشبیہ امیا آیت لہ کو کون ہذا امیا بقصر  
 فیہ وجہ الہ ترجمہ اوستہ نہ نبوت کی توفیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اس سے قتل دفع کریں تو اسکی نہ توجیر  
 وقید ہو نہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اٹھی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہو اور اسکی نہ توجیر  
 اٹھی ہونا اس میں عیب وجہالت قیاسیہ نہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا  
 کر کے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کئی تعلیم ہی نے بقصد تقصیر و تعجیر و تفسیر  
 کردی تو کسی بیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کر لیتی تھی کہ **ان** تقویۃ الایمان حصہ دوم  
 سلطان خان صاحب اس شخص سے کچھ معجزہ نہوا سکے پھر قید بھجایا عادی بن ہو داؤ  
 نصارے اور جو کس اور منافقوں اور کدوا لے اسکے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا  
 ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادی بن اختیار کرے اور  
 مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہو راند گیا خدا کے  
 غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اہل طغیاطاہ ہو کہ عوام بھاریے اتنی بھاری  
 بھاری ڈراؤ جو ٹوٹوٹے لغت منکر کا پ جائیگا پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان  
 نہ لائیگا پیش خوشنوں سب رستایوں کے کام پورا کر دیا تھا پیر ہی کی ہر کا کستہ  
 اسمہ اسمیٰ قرار پایا تھا خطبہ میں پیری کے نام پیری اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کہنا شروع ہو گیا تھا مگر فہر آئی سے مجبور رہیں جن میں کوئی سے سب بڑے کلمے بھارت  
 چھانڈ کے خیر مودی کش نے چنے سور یا بچاڑ دیے سے ہی کی جی ہی میں رہی



بات نہ ہونے پائی : وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی : فقط دابر القم  
 الذین ظلموا و قیل الحمد لله رب العالمین کفر یہ ۵۵ تقویہ ایمان  
 حدیث توبہ لکھی ارایت لومرت بقبری اکتلت تسجد له خود ہی اوس کا ترجمہ یوں  
 کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو آگے و گستاخی  
 کی رگ اچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھ کر فائدہ چسٹو یا عیسے میں بھی ایک دن  
 مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اوسکے حامی اوسکے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے  
 کسر لفظ کا مطلب ہو کہاں تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہاں  
 یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں کیوں یہ کیسا کھلا افسوس ہے محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں کذب علی من بعدی یقع فی النار ترجمہ جو دانتہ مجھ پر جھوٹ  
 باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے (وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبیاء ترجمہ ہیکل  
 اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے فائدہ ۵۶  
 ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن حنبل و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ترمذی  
 و غیر ہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نزول  
 کی امام الامہ ابن حنبل و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی  
 و امام عبد العظیم منذری نے تحقین کی حاکم نے کہا بنظر ہمارے صحیح ہے ابن حنبل  
 کہا صحیح ہے محفوظ ہے تفات عدول کے سلسلے سے آتی ہے وہابی صاحبو تھکا

۵۵  
 تقویہ ایمان



اس باب میں پانچ فضلیں کہیں انہیں غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے  
ہو اور آگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان و ثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے  
کہ جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فضلوں میں اسکا بیان

سینے ص ۲۱ سے زبردست کے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ

اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض نے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناماوارہ  
لوگوں کو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیاء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ناکارے لوگ کہیا  
یہ اونکی جناب میں کئی ستاخی نہیں کیا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی  
کفر خاص نہج کی تفصیل شفا شریفہ وراوسکی شروح وغیرہ اکتب ائمہ میں ہے  
(کفر یہ ۲۷) تفویض الایمان پہلی فصل میں اسی دعوے کا کہ انبیاء اولیاء کو  
پکارنا مشرک ہے ثبوت سنیر ص ۱۱ ہمارا جب خالق اللہ ہر اور سچو ہکو پیدا کیا تو ہکو

بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام پر اوں کو پکاریں اور کسی سے ہکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک  
بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہو دوسرے بادشاہ  
بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہے چار کا تو کیا ذکر ہے مسلمان ایمان سے کہتا حضرات  
انبیاء اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی  
زبان سے نکل سکتے ہیں جب کے دلیمن رائی برابر ایمان ہوشیار شخص نے اپنے اور اپنی  
طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر اک کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان میں کوئی  
ایسا بھی نہ رہا جسکو دلیمن نہ خردل کہ برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اور  
کچھ کام ہونا بہت ٹھیک ہو کہ جب اسکے اس میلہ گندے مذہب میں اون کا  
نام نہا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو برون گیا اور دنیا جویوں

کفر یہ ۲۷

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں کسی نبی کی سرکار سے ٹکا جہیز جمعہ کی روٹی ملنے  
 کی بجلی سید نہیں تو زوال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیاء علیہم السلام  
 والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ اٹھائیس سے  
 بزرگیت صراطِ مستقیم متفقہاتے خلقت بعضہا فوق بعض  
 از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوتہ خود بہترت و صرف ہمت بسوے شیخ و اشتا  
 آن از مقلین گو جناب رحالت آب باشند مجیدین مرتبہ بہتر از استغراق  
 و صورت گاو و خر خودست کہ خیال آن اعظیم و اجلال بسویاے دل نشان سپد  
 بخلاف خیال گاو و خر کہ نہ آنقدر حسیدگی میدود و نہ تعظیم بلکہ ہمان و مستر میدود  
 این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملوٹ و تقو و مشی و بشیرک میکت **مسلمانوں**  
 خدا را ناپاک شیطانی ملعون کہون کو غور کر و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لیجا نا طلمت بالائے عظمت ہے کسی فاضلہ زیدی  
 کے تصور اور اسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی برا ہے اپنے تیل یا گدھے  
 کے تصور میں ہمتن ڈوب جائے سے بدرجہا بدتر ہے کان واقعی زیدی نے تو دل  
 نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی ازرونی صدمہ نہ پہنچایا نہ بچا تو علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں و خاتم النبیین پڑھ کر نازی جو توں کا  
 در باجلا یا توں کا خیال آ کیوں نہ فہر ہو توں کی طرف سے دل میں کیوں  
 نہ زہر ہو **مسلمانو** سد اضا ف کیا ایسا کلمہ کلی سلامی زبان و قلم سے  
 نکلنے کا ہے حاش سد پوریون پسند توں وغیر ہم کھلے کافرون مشرکون کی  
 انتہا میں دیکھو جو ادھون نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈال کر کھجی بین شاہ

۷۹۹۹۹۹۹۹  
 ۷۹۹۹۹۹۹۹



عشیرتہما اولڈا کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ  
 ترجمہ تو پناہیگا اون لوگوں کو جو اتنے ہیں امد اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں  
 اوس سے جسے خداوند ہی امد اور اسکے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے  
 یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے دلوں میں ایمان  
 اور معرفت کی اونکی اپنی طرف کی روح سے) وہابی صاحبو مسلمان بننا چاہتے ہو  
 تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت  
 ویراے دل کے اندر جاؤ جو اون کی جناب عالم آب میں گستاخی کرے اگر مختار  
 باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا گڑا ہو دشمن بناؤ بہتر از زبان و صد ہزار دل اوس  
 بہتر ہی کرو تماشائی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے ہم محبت پر لغت کرو ورنہ اگر  
 دوسرے شخصیں اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور  
 چیز ہے و اسے بے اضافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے  
 پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو تبس پاؤ تو کچا نکل جاؤ ایمان نہ تاویلین  
 کناو نہ سیدھی بات میر پھر میں ڈالو اور محل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 و سلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور انکے میلی نہ کرو بلکہ اسکی امامت و پیشوائی کا دم بھر دلی  
 جانو امام مانو جو اس سے برا کہے اوٹی اوس سے دشمنی ٹھانو برکات نام کی بات میں سوسو  
 طرح کے پیچ کناو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی مگر ہی سمجھاؤ۔  
 اوسکی حمایت میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ  
 کیا ایمان ہے کیا اسلام ہے کیا اسلام اسکا نام ہے ع اسے راہ رو پشت  
 بنرل ہندو پر مزہ یہ ہو کہ وہ خود مختار ہی ساری بناؤ ٹھکانا دیا گیا تقویۃ الایمان

یہ بات محض یہ جا ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادبی کا بولیے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر او  
 پہلی بولنے کی اور جاہلین کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جلت نہیں بولتا اسکو واسطے  
 دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل  
 کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجے کاٹھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں  
 بند کر کے نہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے مکان  
 گدھر کے سے ہیں تیری ناک بھوکی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی نری یا کوئی سعاد  
 بخیری اٹھ کر اپنے بد گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کنو کے  
 بھوکو سے مشابہ تھی اور نکاد میں شریف سونر کی تھو تھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا  
 سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے  
 اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے غرت والے رسول و دہان کے

یہ بات محض یہ جا ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادبی کا بولیے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر او  
 پہلی بولنے کی اور جاہلین کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جلت نہیں بولتا اسکو واسطے  
 دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل  
 کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجے کاٹھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں  
 بند کر کے نہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے مکان  
 گدھر کے سے ہیں تیری ناک بھوکی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی نری یا کوئی سعاد  
 بخیری اٹھ کر اپنے بد گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کنو کے  
 بھوکو سے مشابہ تھی اور نکاد میں شریف سونر کی تھو تھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا  
 سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے  
 اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے غرت والے رسول و دہان کے

یہ بات محض یہ جا ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادبی کا بولیے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر او  
 پہلی بولنے کی اور جاہلین کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جلت نہیں بولتا اسکو واسطے  
 دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل  
 کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجے کاٹھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں  
 بند کر کے نہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے مکان  
 گدھر کے سے ہیں تیری ناک بھوکی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی نری یا کوئی سعاد  
 بخیری اٹھ کر اپنے بد گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کنو کے  
 بھوکو سے مشابہ تھی اور نکاد میں شریف سونر کی تھو تھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا  
 سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے  
 اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے غرت والے رسول و دہان کے

یاد شاہ عرشش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لغتی کلمات  
 لکھے انھوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خیر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اسے اپنا  
 پیچھے رکھ کر وہیں کی وہیں داخل کر سکتے ہیں درایہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہنہ  
 جو نظیرین بنی امیہ صرف تشبیہ پر قناعت کی کہ تم یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 بر جہاد تیر تباہین بنی امیہ کا کیا حال ہوا ہو گا۔ الا لعنة اللہ علی اعداء رسول اللہ  
 و صلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ وآلہ وبارک وسلم صلی اللہ علیہ وسلم اور ذرا اس پاک وجہ کو تو خیال  
 کرو (خاکش برہن) یہ بر جہاد تیر ہونا سیلے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کا خیال آیا تو غفلت کر ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت ہو تو نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچا ایگا اقول الحمد للہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذوالعرش جل و علا کی بنا ہی  
 ہو کسی کافر یا کافر شمس کے مثلے نہ بیٹگی چودہویں راست چاند کا چمکتا نو کو کھینکے ہو جو کھو گئے

۱۰  
 کہو شیخ محمد صالح  
 مطبوعہ دار الفکر  
 بیروت ۱۴۰۲ھ  
 (۱) چونکہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۲) چونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۳) چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۴) چونکہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۵) چونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۶) چونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۷) چونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۸) چونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۹) چونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد  
 (۱۰) چونکہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو پہلے اور بعد



۳۵  
 ۱۔ مہمندان نور و سرگ عو کو کند ہر کسے ہر خلقت خود می تند ہر شخص کے  
 نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب  
 شکر ہے کہ وہ جب ایک غطت کے ساتھ ایک گروہ العظیم کہ شریعت رب  
 العرش اکرم بین نماز نے اس کے خیال غطت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو  
 کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہروالے عرش کے ایک سے لڑائی لے کر  
 تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسے نماز کی ہر دو رکعت پر الحیات واجب  
 کی اور اس میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہدان محمد اعظم  
 ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلمان تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا  
 اور واقعہ انکا خیال مسلمان کے ذہین جب ایک غطت و جلال ہی کے ساتھ ایک  
 کا اسکا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم پڑھنا چاہئے الاخص ہے اور عرض سلام  
 تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اس کے خیال بلکہ خاص نماز  
 میں اس کے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے و لکن المتفقین لا یعلمون احیاً  
 العلوم مطبع کتب ج ۱ ص ۴۹ حضرت فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 و شخصہ الکریم و قل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ  
 الحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت  
 پاک کا تصور باز رہا اور عرض کرالسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ھ ص ۱۰۱ سمعت سید علیہ الخواص رحمہم  
 نقول انما امر الشارع المصلی بالصلاة والسلام علی رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہید لنبیہ الخافیین فی جلوسہم بین یری اللہ عزوجل  
 مشہود ونبیہم فی تلك الحضرۃ فانه لا ینارق حضرة اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام مشافہتہ  
 ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے  
 نمازی کو تشہید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے  
 حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ  
 فرما دو کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں یا سبیلے کہ حضور  
 کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جلا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر سلام عرض کریں **حجۃ البالیۃ** شاہ ولی اللہ صاحب مطبع بدای  
 ص ۱۲۸ ثم اختار بعدہ اسلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توفیہا بذکرہ و  
 اثباتہ الاقرار برسالۃ وادارہ بعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التیات میں نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اور بخاذل پاک بلند کرنے اور کی رست  
 کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے اولیت  
 عظام و عکائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوستہ ہوا  
 لدنیہ وغیرہ ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلد و کج امام آخر  
 زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ ادب ارشد و سمیت نزدیک  
 مسک الختام نواب بھوپال مقام ص ۲۴۵ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین ہوتا  
 وقرۃ العین عابدان است ورجیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادات و تورات  
 و انکشاف درین عمل بیشتر و قوی تر است و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ  
 این خطاب بہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہا السلام والسلام در ذرا

موجودات و اقراہ ممکنات ہیں آنحضرت درذوات مصلیان موجود و حاضر است  
 پس مصلی باید کہ از نیمنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نہود تا با نوار قرب و اسرار حق  
 منور و فائز گردد و اگر کسی در راه عشق و محبت قرب و بعد نیست بجمعی نیست عیان و  
 دعائی و قرینت بذات عبارت میں نواب بہادر فرماتے ہیں کہ اگر کسی انبار لگا کے رہتی ہو  
 تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں سامانوں کے پیش نظیرین ایک شرک نبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرہ ممکنات میں موجود و حاضر ہیں و شرک نمازی  
 میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشاہدہ ہرگز غافل نہوتا کہ قرب الہی پانچین شرک مگر یہ کیسے کہ  
 اکی سلطنتوں میں بڑوگوگو کو توین خون معاف ہو تو کو غنٹ و بائیت کے نواب بہادر کو توین شرک  
 و لا حول الا اللہ العلی العظیم اسطرح و عجاوہ کیا شرک سے بچ رہیگا کہ مثال  
 ان از عظیمین بکوشا مل مسلمانوں کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت  
 نہیں اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر درود  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے درود کو محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال باختلت و جلال سے الٹا کہ کیونکر  
 ممکن مسلمانوں ہر رکعت میں محمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر  
 واجب و ران غیر منقلد و پایوں کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمیں سے  
 صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ خَالٍ وَابِلِينَ یعنی راہ اون کی جنہ پر تو نے انعام  
 کیا جاتے ہو وہ کون ہیں ان قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں اُولَئِكَ  
 الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ  
 وَ الصَّالِحِينَ ترجمہ جن پر خدا نے انعام کیا وہ انبیاء و صدیق اور

صفحہ ۳۷  
 اشہد ان لا اله الا الله  
 و ان محمداً عبداً و رسولہ  
 ۱۹/۰۵/۱۴۰۱  
 منہ

اور شہداء اور نیک لوگوں پر جب صراط الذین انصحت علیہم پڑھ کر ان کی راہ مانگی جائیگی ضرور عظمت کے ساتھ انکا خیال یگا اور وہ اس کے نزدیک شرک ہو تو ان میں سے اس شرک کے دور کرنے کی کوشش کریں صرف غیر المغضوب علیہم ولا انفسالین کہ جن کو انبیاء و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یاد گاری ہو بلکہ اھذا الصراط المستقیم رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مروی گئے ہیں فتح الچشمیر شاہ ولی اللہ علیہ

مطبوع مصر ص ۱۷۷ صراط المستقیم کتاب اللہ و قبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صاحبہ مسلمانان میں نقطہ الحرجہ کو کہتا ہوں نیز میں یہ کہ ایک کے سو قرآن عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس و باقی شرک سمونہ بچکا جن سورہوں میں حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کے نام یا ان کے نظام یا عبادت گاہ یا مہاجرین و انصار یا متبعین و مسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تقریقین ہیں انکا تو کہنا ہی کیا ہے یو میں وہ جی نہیں حضرات انبیاء علیہم السلام کے قصص مذکور ہیں کہ انکا تصور جب آپ کا عظمت ہی سے ایسا جگہ اس شخص کو خود واقرب الیک سوا گنتی ہی کی سو نہیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے عالی ہو اور کچھ نہ تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چاروں قل تبت میں کھلا ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لکھا ہوا ہے کہ اس کی تلاوت میں ضرور خیال جائیگا کہ یہ بھاری مقام اللہ عز و جل کی سی طرف سے ہے ربابہ بیعت غلبہ انہی کی جناب میں گناہی کرنے پر اوتر ربابہ کا کلف تشریف میں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحت ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ کا ذکر

ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کے ساگہ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اصناف فرمایا  
 اور اس کا تصور کہ ہے نے عظمت الیگا بنططامہ صرف سورت و تکاذا اس عالمگیر و با  
 سے بچگی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک میں ڈالیں پھر تھانہ بھی  
 بچی تو صرف شرک سے معصیت کر اہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابل  
 وحیم و اموال و نعیم کا خیال اوس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ کہ اگر خیال  
 انیس او لیا کے شرک میں نہ ملا تو خیال کا وہ قدر کی قیامت میں تو شرک بگا  
 نف ہزار تہ ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانوں میں صرف نماز ہی میں گفتگو  
 کرتا ہوں نہیں نہیں اس کے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک  
 ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت  
 میں شرک روا ہے حاشا کسی عبادت میں روا نہیں اور قرآن کی سورتیں  
 محمد بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لغت اوان کے  
 ذکر اوان کی یاد اوان کی تعظیم اوان کی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادت تلاوت  
 نے تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیکر متصور تو اس  
 چوبانی شرک سے کہ ہر مفسر غرضی سن شتام صریح سے قطع نظر یہ وجہ  
 قبیح غواقیم القباہ و مجموعہ صد باکفریات و ضلالت ہے مسلمانوں  
 تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیل سے اس شخص نے تمہارے  
 پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعویٰ  
 اسلام باقی ہے۔ سبحن اللہ یہ موغہ اور یہ دعوے۔ رب الی اعوذ  
 بلب من ہمزات الشیطان اعوذ بلب ان یحضر و

مستحبہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفسیر و تفسیر میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ  
یہ مقام اس شخص کی اشتہاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علما نے یہاں کلام کو  
کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیثہ لخبث الاقوال بلکہ ارجس الایوال کے بعد  
بحر او سکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہو مگر اجمالاً  
آتا اور میں بھیجے کہ اسکے حصے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد و ابواب جہنم سات  
کلیات کفریات کے ہیں (۱) جا بجا قرآن عظیم ایک بات فرماتے اویہ صاف اوسے  
غلط و باطل کہہ جائے شفا شریف ص ۲۴۳ معین الاحکام امام

علامہ الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر ۱۲۹۱ من استخف بالقرآن اولیٰ منہ اجمہرہ او کذب  
یشتہ منہ او اثبت ما نفاه او نغی ما اثبتہ علی علم منہ بذکر او شک فی شئ من ذلک فهو  
کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اسکے کسی حرف سے گستاخی  
یا اسکا انکار یا اوسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نغی فرمائی اسکا اثبات  
یا جسکا اثبات فرمایا اسکی نغی کرے و المستہ یا السہین کی سیر کا شک لاتے وہ باجماع  
تام ملا کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود (۳)  
اسکے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴)  
یہ میں مقرر کرتا ہوں علیہم الصلوٰۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیثہ  
پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باقوان کو یہ صاف تھا  
شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبدالغفر صاحب دہلوی اور اذکر والد ماجد  
شاہ ولی اللہ اور اوکے والد الشاہ عبدالرحیم اور ان کے پیر سلسلہ جناب شیخ محمد مصطفیٰ  
کی تصنیفات و تحریرات میں اہل کلی پھر رہے ہیں تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

دہلوی کا یہ بیان کفریات کے ساتھ ہے

مشرک تھے پھر یہ اونھیں امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی بڑی چڑھی تقریریں  
 یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کا فریب تو یہ اسکا نیم اقرار ہی کفر یہ ہوا  
 (۷) کھلے شرکوں کے بھاری تو دے خود اسکے کلام میں برساتی حشرات الارض  
 کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر و دوسری میں ایمان بیان شرک  
 و ایمان عرفان تو یہ پورا اقرار ہی کفر یہ ہے میں ان سب کی پوری تفصیل کروں  
 تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم نکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کھلے کے لبرکت  
 جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علی شریک سوئے  
 بالامور العامیہ میں جمع کیے تھے باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت  
 رسائل میں کلام لکھا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کچھ پنا چلیگا  
 یہاں بطور نمونہ ساتوں کلموں کی ہر ایک ایک مثال نکھوں (کفر یہ بدنام) اسد  
 عز وجل فرما ہونے لگا الامثال ضربہا للناس وما یعقلها الا العلمون ۵  
 ترجمہ ہم یہ کہا دین بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے اور انکی سمجھ نہیں مگر  
 عالموں کو یہ شخص غیر متقلدی اور دین الہی میں ہر گونہ آزادی کا پھانک کھولنے  
 کے لیے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں تقویٰ  
 الایمان ۳ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اسد و رسول کا کلام سمجھنا  
 بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اھل حقنا الطفیہ کہتے  
 اس گڑھ کو مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ ہوا الذی بعث فی الامیین رسولاً  
 منہم نبیل علیہم آیتہ و یدکیم و یعلمہم الکتاب الحکمۃ سے اور خود ہی اسکا  
 ترجمہ کیا کہ وہ اعدا ایسا ہو کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک سول نہیں ہے

اسد  
 کفر یہ بدنام





اپنی فضل سے آیت وتبدی الاکملہ والا بصر باذنی ترجمہ ہو چکے  
 تندرست کرتا ہے اور زاد اندھے اور سفید دلغ والے کو میرے حکم سے یہ معاذ  
 قرآن عظیم کے شرک ہیں اور میرے حکم سے کالفظ طرعا دینا شرک سے نجات نہ لگا  
 کہ تندرست کروینو کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند  
 کے نزدیک شرک ہو (کفر یہ ۳۳۳) آیت ابدی الاکملہ والا بصر  
 واحی المعانی باذن اللہ ترجمہ جیسی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں اور زرا  
 اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے  
 یہ معاذ اللہ جیسی کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا شرک ہو (کفر یہ ۳۳۳) آیت  
 ابدی واذا قلنا للہ لک السجدة والادامہ فاسجدوا الا ابلیس رجس  
 اور جب مجھے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کر و سب سجدے میں گرے سوا  
 ابلیس کے آیت و رفع ابویہ علی العرش وخر والہ سجد آرجس  
 یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے  
 میں گرے (یہ خاک بدین گستاخان) اللہ تعالیٰ اور ملک و آدم و یعقوب و یوسف  
 علیہم الصلاۃ والسلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم یا ملکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہو  
 یعقوب ساجد یوسف رضا مند تقویٰ الایمان ملا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے  
 اُس پر شرک ثابت ہو خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس عظیم کے لائق ہیں یا یون سمجھ  
 کہ ان کی اسطرحی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ لخصاً ص شرک  
 جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور ابھیکا محسوس اور بندہ  
 اور سبائیں انبیاء اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اھ لخصاً یون تو

کفر یہ ۳۳۳  
 کفر یہ ۳۳۳

اس گمراہ کا استاذ شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا گروہ  
 شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض حیات شرک کشی کے لیے  
 بین حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اوست  
 پھر بھی منسوخ بھی فرمادے (کفر یہ ۳۴ و ۳۵) حدیث حضور پر نور سید المرسلین  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاعناہ اللہ و رسولہ جبرئیل بن  
 جبریل فقیر تھا اوست اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا یہ حدیث صحیح بخاری  
 مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۵ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حدیث  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہیں اللہم  
 انی احرم ما بین جلیبہا مثل احرم بابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ مہربہ الہی  
 بین دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بنانا ہوں مثل اوسکے جیسے ابرہیم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۵ صحیح مسلم ج ۱  
 ص ۲۲۱ واللفظہ اعلیٰ نس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابرہیم حرم مکہ والی حریت المدینہ ما بین لا یتبہا الا قطع غنما  
 ولا یساویہا ترجمہ بیشک ابرہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو  
 حرم کیا نہ کاٹیں جائیں اوسکی بیویں اور نہ کڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱  
 ص ۲۲۱ عن جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس حوالہ کی حدیث صحیح و حسن  
 و مستند و غیر مابین بکثرت ہیں چھین حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل  
 کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اُسکے جنگل کا جو یہی نہ مہربانہ مالکیہ و شافعیہ

حدیث صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۵

وحبیبیہ و ربکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہوا ائمہ حنفیہ اگرچہ  
 اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ  
 میں مع نظر مذکور دیگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام میں ہے کہ حضور اقدس  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ستر ائمہ ربیہ طبر کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا ہے  
 اس شخص کی شیعہ تقویۃ الایمان اگر دہش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار  
 نہ کرنا وخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی  
 پیغمبر یا بھوت کے رکازوں کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت  
 پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ اولیٰ اس تعظیم سے اللہ  
 خوش ہوتا ہو ہر طرح شرک ہے اھ محضاً جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری  
 کوشش یہیں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی شرک کہنے سے بچھوڑے تف ہزار تف  
 بروے بیدیان (کفر یہ ۴۱ تا ۴۶) تفسیر عزیز می بارہ عم شاہ  
 عبدالغفر حبیب مطبوعہ ممبئی ص ۱۳۰ بعضے ازاویا لکھتے ہیں کہ آگے جارہے کیل وار شاد  
 بنی نوع خود گردا بندہ اندر خیالت ہم نصرف دردینا دادہ اندر استغراق  
 آہنا بھت کمال وسعت مدارک آہنا مانع توجہ باین سمت منکر دو ادلیان تحصیل  
 کمالات باطنی ازاہنا بینا بندہ و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود ازاہنا  
 محی طلبند و محی یا بند و زبان حال آہنا و آن وقت ہم مترنم بانیمثال ستع  
 من آیم بحال گر تو آئی بہ تن پو یہ عبارت سر پائشہات اس شخص کے مذہب  
 ہر تن شہادت پر معاذ اللہ متر پائشہات علی ہو لوٹ ہو اویا کرام کا دنیا میں نصرف  
 بعد انتقال بھی اونکا تعلق باقی رہنا اودنکے علوم کی وسعت کہ اودھ بھی مستغرق ہیں

لکھنا  
 ۴۱ تا ۴۶

بھی خبر رکھیں<sup>۴</sup> اولیاء کا بعد وصال بھی فیض دینا مریون کو مناسب عالیہ تکمیل تک  
 پہنچانا حاجت مندوں کا اپنی حاجتیں اُنکی پاک روحوں سے طلب کرنا اور نکاح شکر فرما  
 نواب بہادر کی عبارت میں تو نین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں  
 الضاعف ہر مان ہوتا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہین کلام الملک  
 الکلام کفر یہ ۷ تا ۲۹ تختہ آشنا عشرت یہ حضرت ممدوح ۳۹ و ۳۹  
 حضرت امیر و ذریعہ طاہرہ اور تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان فی پرستند  
 و امور مکتوبیہ را با ایشان وابستہ میدانند و فائزہ و درو و و صدقات و نذرنام  
 ایشان راجع و معمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ ہر معاملہ است و ابی  
 صاحبویہ بھی اکٹھے تین شرک ہر ایک و معانی میں پختہ کا شاہ صاحب کو کچھ  
 کہنے بڑے شرک پسند شرک و ست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہر ایک کا بڑے  
 عالم کو دامن بہت حضرت کو مشکلاشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وابستہ  
 مانتے اور پیروں کی طرح اُن کی پرستش اور اُن کے اور تمام اولیا کے نام کی ذریت  
 جانتے اور نہ آپ ہی تھا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ الخین بلا و نہیں سنا  
 اب تو عجب نہیں کہ رافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے  
 تقویۃ الایمان ص پنجم خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے تئیں کو اللہ کے برابر نہیں  
 جانتے تھے بلکہ وسیع کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور اُن کو اس کے مقابل کی قضا  
 ثبات نہیں کرتے تھے گریہ ہی پکارنا اور مقیم ہانہ اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا  
 و سفارشی سمجھنا یہی اور نکاح و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو سمجھ  
 کا بندہ و مخلوق ہی سمجھو سو اب وہاں و وہ شرک میں برابر ہی باپنجین فضل شرک فی العباد

لکھا گیا ہے  
 ۷ تا ۲۹

کفریہ ۵۱۵

برائی کے بیان میں لکھا ملا پیر پرست اپنی تین کھلوانا محض بیجا ہو اور نہایت بڑائی  
 (کفریہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب متنبہ فی سلاسل اولیاء اللہ  
 سے ظاہر کہ وہ خود اور ان کے بارگاہ اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ ناد علیا منظر العجایب  
 مجدد عونا ملک فی التواہب پزل ہم ذمہ منجلی بہ بولایتیک یا علی یا علی یا علی نہ  
 کی سندین لیتے اجازتین دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سودہ خوار  
 و فیوض ظاہر ہوتے ہیں جنہیں کھیکر غفیلین اچھینے میں ہیں جب توا و خفین نہ اگر گناہوں پر  
 مصائب آفات میں اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہو اکی بڑا  
 سے یا علی یا علی یا علی احمد مدان شاہ صاحب اور ان کے پیروں استاذوں نے  
 تو شرک پانی سر سے تیز کر دیا بیان بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں مصیبت میں  
 علی کے پکارنیکا حکم ایک شرک اور جنہیں مصیبتوں میں مددگار مانا دوسرے یا علی یا علی  
 کے لئے باز نہ دینا تین شرک جسے انہیں جاننا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے سار  
 انھار الا فہم منہ صلاۃ الرسالہ و حیاۃ الموات فی بیان  
 سماء الاموات و انوار انبیاہ فی حل نداء یکرہ رسول اللہ و الاد  
 والعلی لنا علی المصطفیٰ بدافع البلاء و غیر مطالعہ کے (کفریہ ۵۵ تا ۵۷)  
 تمام خازن دہلی کے آقا نے نعمت خداوند دولت مرجع فہمی و فزع و مجاہدہ و توحید و  
 شیخ محمد و صاحب کے مکتوب با مطبوعہ کھنوا بلد دوم مکتوب تسلیم خواجہ محمد شرف در زین  
 رابطہ انوشہ ہونکہ کہ بجدی استیلا یافتہ کہ در صلوات ترا سجد و خود میدانہ وحی بند و اگر فرضی  
 منتفی نہیگر و محبت اطوار الہند دولت منتہاے طالب از ہزاران یکے را گر بہند صائین  
 معاملہ مستغذام المناسبتہ ست بخیل کہ باز کہ صحت شیخ مقتدہ اسماعیل کمالات اورا

کفریہ ۵۱۵

جذب نماید۔ ابطہ اگر نفی کنند کہ اوسجود الیہ مست نہ مسجد اگر اجماعاً ریب و صاحب را  
 نفی کنند ظہور انقیاد و دولت سعادتمندان را میسرست تا در جمیع احوال صاحب ابطہ  
 متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند و در مذکبات جماعہ بید دولت کہ خود را  
 مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را بر ہم زندہ بیا  
 بختین بدل شرک بین ہر ایک اگلے بائون سے ہزار ہزار سن کا مرید نے لکھا کہ  
 قصور شیخ اسقدر غالب ہے کہ نماز دن بین اوسکو اپنا سجود جانتا ہو صورت شیخ ہی  
 کو سجدہ نظر آتا ہو جناب شیخ محمد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمند و کمولتی ہو طاب ان  
 حق کو اس دولت کی تمنا ہوئی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال بین  
 شیخ کو اپنا متوسط جانو و شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقتیں یہ کیطیف متوجہ ہوتین  
 شرک آب یاد کر اپنا وہ کفری بول کہ نمازین پیر وغیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لیجا نا چہ چین و چنان ہے اور توجہ شرک ناظرین آپنے جا کہ  
 وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب محمد و صاحب بید دولت و تباہ کار بتا ہو میں ان  
 دیہ ہی بید دولت ہو صراطِ مستقیم میں کہتا ہو ص ۱۱۱ از جلد اشغال مبتدئہ مشغل  
 برزخ ست امتینا ہر صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے غلہ  
 اس سہ میں ایک نفیس ساہ سہو الیا قوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الابطہ  
 لکھا او میں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالرحیم شاہ خاں  
 کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علماء عظام کے قبل رشادات سے اس شغل کا جوڑ  
 ثابت کیا اس ہیئت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ یعنی اتویہ پیر ہیں جناب شیخ  
 عبدو تبار و مخزن تبار (کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موضوع اکمل و سب ۳۱۲

ص ۴۴۹ مخدوم احادیث نبوی علیہ السلام در باب جواز اشارت بسببار  
 سببار واروشده اند و بعضی از روایات فقہیہ خفیہ نیز در بیاب آمدہ ص ۴۴۹ و غیر  
 ظاہر مذہب سنت و انچه امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم بشیر و نصیح کما یضغ الغنی علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام ثم قال ہذا قولی و قول  
 ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نادرست مذروایات اصول و فی الجیظ اختلاف  
 المتنازع فیہ منہم من قال لا بشیر و منہم من قال لبشیر و قد قبل سنتہ و قبل مستحب الصیغ حرام  
 ہر گاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کرامت اشارت فتو  
 دادہ باشند مامقلان را نمیرسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت بنمایم  
 ترکلب بن امر از حنفیہ یا علمائے جہتدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نمایند  
 یا انکار و کہ اینہا بمقتضائے آرای خود بر خلاف احادیث حکم کردہ اند و ہر دو شق فاسدست  
 تجویز نہ کند آنرا اگر سقیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب اہل اشارت سنت پس عدم اشارت  
 سنت علمائے ماتقدم شدہ ص ۴۵۰ احادیث را این اکابر بشیر اوامی شتاقند البتہ  
 وجہ موجود داشتہ باشند و ترک عمل بمقتضائے احادیث علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ص ۴۵۰  
 اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گویم ترجیح عدم جواز سنت اہل  
 مختصا ب ذلحضرات غیر مقلدین کانون سے ٹینٹ آکھون سے جالے ہٹا کر یہ وہوم  
 و حامی عبارت زمین اور اسکے تیور و کچھین جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہو کہ  
 در بارہ اشارتہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت آئی ہیں اور وہ  
 حدیثیں معروفہ و مشہور ہیں ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارت کا ذکر نہیں  
 ہمارے علمائے سنت عدم اشارتہ ہے ہمارے فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں اشارت

مطابق عمل کرنا جائز نہیں معاذ اللہ اس بھاری شرک و تقیید کی کو کچھ کہیں کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اور سے بغض مہٹ دھرم بتاتے ہیں مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ مذہب کو اختلاف ہو جواز و استحباب و سنیت ائثارہ کے بھی قائل ہوئے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق موجود حنفی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ائثارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ازاںجا کہ یہ روایت تواور کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و فتویٰ پر لحاظ ہوگا صرف اس لیے کہ ظاہر الروایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرجع اور اسکے خلاف صحیح و مشہور حدیثوں پر ہمیں عمل نہیں پہنچتا ایمان سے کہنا ایمان ترک تقیید کا کہیں سے بھی لگا رہا آپ شخص مذکور کے جبروتی احکام سنیں کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ محمد کو بقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنت علماء کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقطہ سنا تا ہی عقوبت

الامیان ص ۲۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھ کر حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ص ۲۳ اس زمانہ میں دین کی بائیں لوگ گنتی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوئی سمون کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جو اوخون نے اپنے ذہن کی نیزہ سے نکالیں سند پکڑتے



۱۰۰۔ رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی راہ نہ پکڑا  
 ۱۰۱۔ اس پر حکم خرافاتین کہتے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط  
 غلط سمون کی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے  
 تنویر العینین لبت شرعی کیفیت بخوار التزام تقلید شخص مع مکمل الرجوع  
 الی الروایات المتفقہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفرض بخلاف الدالہ علی خلاف  
 قول الامام المقلد فان لم ترک قول امام فقیہ شافعیہ من الشریک ترجمہ میں کیسے جانوں  
 کہ ایک شخص کی تقلید کو یہ رہنا کیونکر حلال ہو گا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر  
 صریح حدیثیں پاسکے اپنی بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اس میں شرک کا پہل ہے تو تو پر  
 العینین ابتاع شخص معین بیعت تمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ ولا تل من السنۃ  
 والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصرا نیۃ وخطا من الشریک والعجب من القدم  
 الابحافون من مثل ہذا الابتاع بل یحیفون تارکہ فاما حق ہذہ الایۃ فی جواہرہم  
 وکیفہا خاف ما اشترکتہ ولا تخافون انکم اشترکتہ باللہ تعجب ایک امام  
 کی پیروی کہ اس کی بات کی سند پکڑے اگرچہ اس کے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلین  
 ثابت ہوں اور ان میں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرا فی ہونیکا میل ہوا و شرک  
 میں کا حاصلہ و تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کے چھوڑنے  
 و ایک کو ڈرتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر  
 ڈرون اس سے جسے تم نے اللہ کا شرک بنا یا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اور تم کو  
 اللہ کا شرک ٹھہرایا افسوس حضرت شیخ محمد و صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ  
 میں ایسے فرزند و لبند سعادتمند پیدا ہوئے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالآ

طابق سے اصل ایمان میں خلل بنائینگے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بنائینگے شاء  
 ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ ہونا ہی سیت  
 اوٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پیری امتدادی درکنار عیاذاً باللہ کفر و شرک سے قریب  
 ہمیں سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمان کی جڑ کاٹینگے ازماست کہ براست اللہ تعالیٰ کو  
 مچھلی سے بچاتے ع بدنام کنندہ نکلوانے چند زمان بار و گرما زبیر پزار  
 طفلی کہ ناہنجار زبیر غرض کہان تک گینے انبیا و مرسلین و ملئکہ و صحابہ و ائمہ و مسائ  
 مسلمین تمام جہان و خود رب العالمین تک جو شرک کے چھینے پہنچے تھے خاندان دہلی کا ایک  
 ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بڑا صاحب امی ہولی کی پکپک یون میں رنگا ہوا حضرت  
 واپس سے استفسار کہ اینو امام کا ساتھ دیکر شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جانا  
 شیخ محمد صاحب سبکو کھلم کھلا مشرک ان لوگے یا کچا ایمان دھرم کا خیال کرے اس صوفی  
 امام کو گمراہ بدین و کفر مسلین مورد لزوم ہزاران کفر جانو گے میں عبث تشبیق کرنا ہوں  
 بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسیکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر و ر  
 شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اوٹکا ملح انکا معتقد  
 اوٹکا مرد اوٹکا مقلد انھیں امام سمجھے پیشوا ماننے ولی کیے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم  
 کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہو کہ شخص مشرکین کو ایسا سمجھو خود کا فوہو اس شخص پر کفر  
 ہر طرح لازم را کہ کہ وہ کیا فتویہ اوسکی خواہو کہ مسلمان کو محض جو حیاتی ناروا بات آ  
 پر مشرک کہا تھا ہے دیدی کہ خون ناخنی پر دانی شیع راہ چند ان امان مذاکرہ شیع اکند  
 کفر یہ ۱۵ تا ۶۱ ص ۱۵۱ مستقیم ص ۱۵۱ ائمہ ابیطریق و اکابر انیفریق در زمرہ ملئکہ  
 بد برات الامم و زبیر امیر امرا زبیر ابی علی طہم شدہ در اہر اے آن میکوشند معدودند

۱۵ تا ۶۱

پس احوال این کرام بر احوال ملکہ عظام قیاس باید کرد <sup>۱۶</sup> قطبیت و غوثیت و ابدیت  
و غیر ہماہم از عہد کرامت ہمد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشان است <sup>۱۷</sup>  
سلطنت سلاطین و امارت امہمت ایشان را دخلی است کہ بر سیاہین عالم ملکوت  
حقنی نیست <sup>۱۸</sup> ارباب بین مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و  
شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی والا بصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسو خود  
نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از خوشن تا فرش سلطنت است <sup>۱۹</sup>  
در بنفہام بعضی خلیفہ اللہ میباشند خلیفہ اللہ آنکسے است کہ بر اے انضام جمیع مہا اورا  
مقرر کردہ مانند نائب سازند <sup>۲۰</sup> اورا در کف ولایت خود گرفتہ وزیر سایہ کفایت  
تر بیت خود آوردہ جاریہ تہذیب کو نبی و تشیر لعی خود میسازد ان پانچ شرکتیات میں  
صاف صاف نظر میکن ہین کہ ملکہ و اولیا کار و بار عالم کے در بر ہین اولیا عالم کے کام ہی  
کرتے ہین اولیا کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کئی دیا جاتا ہو تمام کام اونکے ہاتھ سے  
انظرم پاتے ہین بادشاہوں کے بادشاہ بنے امیرون کو امیری پائینیں جو علی  
ہمت کو دخل ہے اک تقویۃ الایمان کی سینہ او کی ایک عبارت شروع کفریہ <sup>۲۱</sup>  
میں حسن چکے بعض اور لیجیے <sup>۲۲</sup> اللہ صاحب کسکے عالم میں تصرف کر چکی قدرت  
نہین دی <sup>۲۳</sup> جسکا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہین <sup>۲۴</sup> کسی م میں نہ بفعل  
اونکو دخل ہو نہ او کی طاقت رکھتے ہین <sup>۲۵</sup> جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف  
کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اوسکو مانے سوا و سپر شرک ثابت ہوتا ہو گو کہ اللہ کو برابر  
نہ سمجھ اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے (کفریہ ۶۲ تا ۶۸) <sup>۲۶</sup> صراط  
صلی اللہ و بیخالت اطلاع بر اکنہ افلاک و سیر بعض مقامات زمین کہ در و در را از جا

وہی بود بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد و مگر با آنکه کشف  
 حالات سموات و ملاقات ارواح و ملکات و سیر جنت و نار و اطلاع بر خفاقی مقام  
 و دریافت ملکات آنجا و انکشاف امری از لوح محفوظ ذکر یا حتی قیوم است الی قیوم  
 و در سیر و در مختارست بالا عرش نماید یا بر آن و در روضه آسمان نماید یا بتغایر زمین  
 ص ۱۱۱ برای کشف قبور سبوح قدوس رب العالمین و الروح مقررست ص ۱۱۲ کشف  
 ارواح و ملکات و مقامات آنها و سیر ملکات زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر یوسف  
 محفوظ تغزل و در کند و با سنگانت همان تغزل هر مقامی که از زمین و آسمان و جنت و نار  
 خواہ متوجہ شد بسیر مقام احوال بخا و یافت کند و با اہل مقام ملاقات سازد و الی ص ۱۱۳  
 برای کشف و قانع آئندہ کا بر این طریق متعدد و نوشتن از حد و آفرین باد و جنت  
 عند اسکال النفس قوی التاثر صاحب کشف صحیح باشد ص ۱۱۴ اینی بر کو لکھا کشف معلوم  
 حکمت بخامد ان سات شریکات بین صاف صاف کشف کی صحت کا افزایہ و مجہ  
 ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے  
 مکانات اور ملاکہ دار و اح اور اوت کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبر و کج اندر کا حال  
 اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرش سب میں اونکی رسائی ہوتی  
 حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنی خواہست یا رستہ زمین و آسمان میں جہان کا  
 حال چاہیں دریافت کر لیں اور ان سب باتوں کے حامل کرنے کے طریقہ خود ہی اس شخص نے  
 بتائے کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل جائیں گے یہ کشف یا اختیار یا خدا تینکے ایک تقوینہ الہامی  
 کی پونچھی ہے جو کچھ کہ اسد پتہ بدو سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت  
 میں سوائے حقیقت کی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا ص ۱۱۵ ان نوین

سب بند ہوئے ہوں یا چھوٹے کیا ان خبر ہیں اور نادان صاف وہ جو کہ  
 اللہ کی شان ہو اور اوہین کسی مخلوق کو دخل نہیں سوا اوہین اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاو  
 مثلاً کوئی شخص کہے فلا نے درخت میں کتے پتے ہیں یا آسمان میں کتے تارے ہیں  
 تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جائے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا  
 رسول کو کیا خبر ہے اللہ و ملائکہ ہی کے ایک ایک مرتبہ کو زمین و آسمان جنت و دوزخ  
 ختم کرنے کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تین ملکوں میں  
 عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پرچی کو وہ  
 طریقے معلوم تھے کہ یوں کر تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ صاف ہے کہ  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہو کہ آسمان کے تارے نور در کنار کیا  
 دخل کہ ایک پیر کے پتے جان لین اگر کوئی اوہین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی  
 گنتی جانتے ہیں تو اس خواہش اللہ کی شان میں ملا دیا و ملائکہ بندگی کو وہ وسعت تھی  
 یہاں اگر خدائی اتنی تنگ ہوتی کہ ایک پیر کے پتے جاننے پر رگہ ہی حق فرمایا اللہ عزوجل نے  
 ما قدرتہ واللہ خوف اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی تقویۃ الایمان  
 شرک سب عبادت کا نور کھو دینا ہو کشف کا دعویٰ کر نیوالے اوہین داخل ہیں جیسے  
 یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعویٰ کر کے شرک میں دگڑے  
 کذب العذاب و لعذاب لا خیر الا للہ لو کانوا یعلمونہ (کفر یہ ۶۹) یہ نبوت کفر  
 امام الطائفتہ تھا اتباع و اذتاب کہ اس کے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اسے امام  
 مانتے ہیں لہذا کفر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہیں شرح فقہ الکبیر: مجمع الفصول  
 میں من کلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر اولیٰ حکم بہ نہ کہ قیل لقوم ذلک کفر و الخ شر حمہ

لا یستحب  
 لایستحب

جو کلمہ کفر کہے اور ردیہ اور پشیمانی (یعنی راضی ہو اور اسکا رکن کرے) اور نون کافر ہو جائیں  
 اور اگر کوئی واخطا کلمہ کفر بولے اور لوگ اسے قبول کرین تو سب کافر ہوں **اعلام**  
 میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول **مسئلہ ۳۱** من لفظ بلفظ  
 الکفر کفر الی قولہ) و کذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ اور رضی یہ کفر ترجمہ جو کفر کا لفظ  
 بولے کافر ہوا اسبطرح جو اسپر نہیں یا اسے اچھا سمجھے یا اسپر راضی ہو کافر ہو جائے  
**بحر الرائق ج ۵** **مسئلہ ۳۲** احسن کلام ال لا ہوا وقال معنوی او کلام لم معنی صحیح ان کل من  
 ذلک کفر امن لفاعل کفر احسن ترجمہ جو بد مذہب ہو کج کلام کو اچھا سمجھا یا کہے یعنی پڑھ  
 کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس فاعل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتائیہ الا کافر ہو گیا۔  
**(کفر یہ ۱۰)** ان صاحبوں کی قدیمی عادت دینی خصلت کہ حسن مسلمان کو کسی امام کا منقلد  
 پائین بید ہڑک او سے شمر کہ بتائیں کچھ ظاہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ صحیحہ  
 اپنے حکم کفر عام ہو نیکی بس ہو طرفہ یہ کہ فریق ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا طراد ہو  
**صحیح بخاری ج ۱** **اصولہ ۱۰** صحیح مسلم ج ۱ **اصولہ ۱۰** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت  
 حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ایا امی قال لا ینبئ کافر فخر بار  
 بہا احد بہا ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ کو کافر کہے ان کو  
 میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ صحیح کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے  
 والے پر پلٹ آئیگا صحیح بخاری ج ۱ **اصولہ ۱۰** صحیح مسلم ج ۱ **اصولہ ۱۰** ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت  
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث لیس من وعار جلا با کفر او قال عدوہ و  
 لیس کذلک لا حار علیہ ترجمہ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت  
 ایسا نہ ہو تو اسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے حدیث فقہ مزید شرح طریقیہ ترجمہ یہ مبطوعہ مصر ۱۲۶۶

ترجمہ

۱۲۶۔ اذکلب یا مشرک ونحوہ مترجمہ اسطرح کہ یکو مشرک یا اوکی مثل  
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا غرر مشرک ہو گیا بین کہتا ہوں یہ معنی  
خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **فتاویٰ الیوم** ص ۷۴ مشرک ہیں  
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا  
خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک  
تو کہیں بدتر ہے شرح الدرر للعلامة اسمعيل النابلسی پھر ترجمہ ج ۲ ص ۷۵ و ۷۶ التوفيق  
مسلم کا فرقان الفقیہ ابو بکر اکثس قبول کفر و قال غیرہ من مشایخ بلخ لا کفر و اتفقت ہذا  
المسئلة بنجارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ کفر فرج الجواب لی بلخ انہ کفر من افتری بخلاف قول  
الفقیہ ابی بکر رجح الی قولہ اھ مختصاً ترجمہ جو کہی مان کو کافر کہے امام ابو بکر عمنش فرماتے تھے  
کافر ہو گیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر ہوا پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمۃ بخارا  
شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابو بکر کے خلاف تھے  
دینے تھے تمہارا دھون نے بھی اسطرح رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ص ۱۲ رجح الکمل لی  
فتاویٰ ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمۃ اسی فتویٰ کی طرف پٹ گئے اور فرمایا  
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہو گیا ج ۲ ص ۷۲ و نیز ہے برجنیدی شرح فتاویٰ  
مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۱۰۱ فصل اول سے حدیث ص ۱۵۰ و ۱۵۱ احکام حاشیہ و نیز ترجمہ  
المفتیین ج ۱ انتخاب لیسر فصل لفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۲ ص ۱۱۱ فتاویٰ  
سے نیز ترجمہ ج ۳ ص ۳۳ و المختار مطبع مقبول ج ۳ ص ۲۸۳ نہر الفائق وغیرہ اختصار  
للفتنی فی جنس فی المسائل ان لقال کل مثل ہذا المتفالات ان ان راہ شتم ولا یقصدہ کافر الا  
کیفر ان ل یقصدہ کافر انما طلبہ ہذا بنا علی اعتقادہ انہ کافر ترجمہ شتم مسائل میں فتویٰ

مختار یہ ہو کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف شتم ہی کا ارادہ کرے اور لہذا  
 کافر بن جائے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اس کا کافر سمجھنا ہو اس بنیادیوں کہا  
 تو کافر ہو جائیگا در مختار ص ۱۲۸ شرح و ہدایہ سے کفر ان اعتقاد مسلم کافر بقیۃ  
 ترجمہ مسلمان کہ کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتویٰ ہوا بالشرح الرمز طبع کلکتہ ۱۲۷۲ھ  
 ج ۲ ص ۱۵۵ المختار لا اعتقاد مخاطب کافر کفر ترجمہ مختار یہ ہو کہ اسے اپنے مذہب میں کافر بنا کر کہا  
 تو کافر ہو گیا مجمع الاثر طبع استنبول ۱۲۷۱ھ لا اعتقاد مخاطب کافر کفر ترجمہ ابن عقید  
 میں ایسا سمجھا کہ کافر ہوگا اس سبب مختار و اخذ للفتویٰ مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تافہ  
 پر مرقہ کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں انکا یہ عقیدہ  
 اونکی کتب مذہب میں صافہ مصرح ہو تو باتفاق مذہب کورہ فقہاء کرام انجیل کفر ہو کر

۱۲۷۲ھ ضلع دہلی  
 ۱۲۷۳ھ شریف علی  
 ۱۲۷۴ھ شریف علی  
 ۱۲۷۵ھ شریف علی  
 ۱۲۷۶ھ شریف علی  
 ۱۲۷۷ھ شریف علی  
 ۱۲۷۸ھ شریف علی  
 ۱۲۷۹ھ شریف علی  
 ۱۲۸۰ھ شریف علی  
 ۱۲۸۱ھ شریف علی  
 ۱۲۸۲ھ شریف علی  
 ۱۲۸۳ھ شریف علی  
 ۱۲۸۴ھ شریف علی  
 ۱۲۸۵ھ شریف علی  
 ۱۲۸۶ھ شریف علی  
 ۱۲۸۷ھ شریف علی  
 ۱۲۸۸ھ شریف علی  
 ۱۲۸۹ھ شریف علی  
 ۱۲۹۰ھ شریف علی  
 ۱۲۹۱ھ شریف علی  
 ۱۲۹۲ھ شریف علی  
 ۱۲۹۳ھ شریف علی  
 ۱۲۹۴ھ شریف علی  
 ۱۲۹۵ھ شریف علی  
 ۱۲۹۶ھ شریف علی  
 ۱۲۹۷ھ شریف علی  
 ۱۲۹۸ھ شریف علی  
 ۱۲۹۹ھ شریف علی  
 ۱۳۰۰ھ شریف علی

۱۲۷۲ھ ضلع دہلی  
 ۱۲۷۳ھ شریف علی  
 ۱۲۷۴ھ شریف علی  
 ۱۲۷۵ھ شریف علی  
 ۱۲۷۶ھ شریف علی  
 ۱۲۷۷ھ شریف علی  
 ۱۲۷۸ھ شریف علی  
 ۱۲۷۹ھ شریف علی  
 ۱۲۸۰ھ شریف علی  
 ۱۲۸۱ھ شریف علی  
 ۱۲۸۲ھ شریف علی  
 ۱۲۸۳ھ شریف علی  
 ۱۲۸۴ھ شریف علی  
 ۱۲۸۵ھ شریف علی  
 ۱۲۸۶ھ شریف علی  
 ۱۲۸۷ھ شریف علی  
 ۱۲۸۸ھ شریف علی  
 ۱۲۸۹ھ شریف علی  
 ۱۲۹۰ھ شریف علی  
 ۱۲۹۱ھ شریف علی  
 ۱۲۹۲ھ شریف علی  
 ۱۲۹۳ھ شریف علی  
 ۱۲۹۴ھ شریف علی  
 ۱۲۹۵ھ شریف علی  
 ۱۲۹۶ھ شریف علی  
 ۱۲۹۷ھ شریف علی  
 ۱۲۹۸ھ شریف علی  
 ۱۲۹۹ھ شریف علی  
 ۱۳۰۰ھ شریف علی

۱۲۷۲ھ ضلع دہلی  
 ۱۲۷۳ھ شریف علی  
 ۱۲۷۴ھ شریف علی  
 ۱۲۷۵ھ شریف علی  
 ۱۲۷۶ھ شریف علی  
 ۱۲۷۷ھ شریف علی  
 ۱۲۷۸ھ شریف علی  
 ۱۲۷۹ھ شریف علی  
 ۱۲۸۰ھ شریف علی  
 ۱۲۸۱ھ شریف علی  
 ۱۲۸۲ھ شریف علی  
 ۱۲۸۳ھ شریف علی  
 ۱۲۸۴ھ شریف علی  
 ۱۲۸۵ھ شریف علی  
 ۱۲۸۶ھ شریف علی  
 ۱۲۸۷ھ شریف علی  
 ۱۲۸۸ھ شریف علی  
 ۱۲۸۹ھ شریف علی  
 ۱۲۹۰ھ شریف علی  
 ۱۲۹۱ھ شریف علی  
 ۱۲۹۲ھ شریف علی  
 ۱۲۹۳ھ شریف علی  
 ۱۲۹۴ھ شریف علی  
 ۱۲۹۵ھ شریف علی  
 ۱۲۹۶ھ شریف علی  
 ۱۲۹۷ھ شریف علی  
 ۱۲۹۸ھ شریف علی  
 ۱۲۹۹ھ شریف علی  
 ۱۳۰۰ھ شریف علی



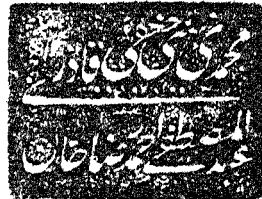
کذا لا العذاب وللعذاب اخره اسبر لو كانوا يعلمون ۰  
 تزییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اسکے امام کے کفری اقوال دراپر  
 کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جسکا شمار ہر شرک و کفر پر  
 کتب پہنچا و حقیقتہً دیکھیے تو بشمار ہیں کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفر و ن کے کلمات  
 ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیر ہے۔ یوہن کفریہ ۲۹ و ۲۳ بھی جمع کفریات کثیرہ یہ شکر کیا ایسا  
 جس ایک کو چاہیے شکر کر دکھائیے تو اب ان کفریات کو خواہ شکر کہیے خواہ مستحضر ہزار  
 کفریات ٹھہرائیے اور کیوں نہ ہو کہ وہ ان عمر بھی ہی کیا یا نھاڑھا کھا سب سے گنوا یا تھا  
 شقیں پڑھی تھیں جہاتیں بڑھی تھیں ایک ایک تول میں ہزار ہزار کفریہ بولنا  
 وہ ان کیا بات تھی یہاں قصہ سید عیال رب ریایہ و ن و دہاتے ریگ شتر و ن کے  
 قبیل سے ہے لہذا اسطر سے عطف عنان کیجیے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک و لٹ ڈال کر  
 بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سار فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و  
 لاحقہ کا ایک کفریہ جامعہ قدیمہ سن لیجیے کہ انھیں کافر کہنا فہما واجب ہے واضح ہو کہ وہ  
 منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہیں بن عبد الوہاب لکھا معلول تھا اس سے کتاب التوحید  
 لکھی جس میں اپنے فرقہ ہمیشہ کے سوا تمام اہل اسلام کو حکم کھلا مشرک بنایا اور حرمین میں  
 اللہ شرفاً و کرم پر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و نلے ادنیٰ و شرارت ظلم و قتل  
 و غارت کا اوٹھانہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہوا اسکا حال کتاب  
 مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ کھلنا ہو یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے  
 جنہوں نے شیخ پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی السیاحین علیہ السلام علی کرم اللہ تعالیٰ  
 و جہہ الکریم پر خروج کیا اور اسے امیر القہار کی ذوالفقار کافر شکار سے دارالبور کا ستارہ

سنہ ۱۲۸۵ھ کا کفریہ جامعہ قدیمہ

جنگی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک شطط نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ  
 ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھا بیٹھا نکلا کہ اونکا بچلا طائفہ دجال احیٰ کے ساتھ نکلیگا تب  
 اس وعدہ صادقہ کے یہ قوم مخصوص ہمیشہ قتلے اوٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع  
 میں اسے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجد یہ مشہور ہوئے بنکا پیشوا شیخ بنجر ہی تھا  
 اوسیکانزہب یہاں اسماعیل دہلوی نے قبول کیا اور اسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویت الایمان  
 کہ حقیقۃ تقویت الایمان ہران دیار میں پھیلایا اور لیاظم علم اول واسیہ ونظر معلوم  
 ثانی اسماعیلیہ لکھ پایا اس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دینا میں  
 موجود مسلم ہیں باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر والمختار ہر مذہب و کفر وانصاف  
 بنیانا سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ان ہذا اخیر شرط فی ستمی الخوارج بل یہی ان  
 لمن خرجوا علی سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والافیکفی فیہم اعتقاد ہم کفر من خروج علیہ  
 کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب لہ ذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین کافوا  
 یتخلون مذہب الحنابلہ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرک  
 واستباحوا ذلک قتل علی السنۃ و قتل علماہم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتہم و خرب بلادہم  
 و ظفر بہم عسا کر المسلمین عام ثلثین و اربعین و الف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لیے ضروری نہیں بلکہ خاصہ  
 ان خارجیوں کا بیان حال ہے جنہوں نے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تعالیٰ وجہہ الکریم  
 پر خروج کیا تھا خارجی ہو سیکو اتنا کافی ہے کہ جنہر خروج کریں انہیں اپنے عقیدہ پر  
 میں کافر جاتین جیسا ہمارے زانیہین عبد الوہاب کے پیروں سے واقع ہو جنہوں نے کچھ  
 کل کچھ دین نہیں پر ظلاً قبضہ کیا اپنے آپکو جنلی بتاتے تھے مگر انکا مذہب یہ کہ صرف



سنی و اہلہ علیہ اور اسکے امام تاجہ جام پرچہ قطعاً یقیناً اجاعاً بوجہ کثیرہ کفر  
 لازم اور بلاشبہ جاہل فقہائے کرام و اصحاب قنوسے اکابر و اعلام کی نشریات و اصرار  
 پر یہ سبکے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات و احسنہ سے باقصر  
 توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام  
 احتیاط میں انکار سے کف لسان یا خود مختار و مرضی و مناسبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ علم  
 و علمہ جل مجدہ اتم و احکم الحکمہ اللہ کہ یہ جمالی اجلائی جواب باصوب غرہ جلالی آخرہ  
 روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۲۳۱ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرستہ خاتم اور لحاظ تاریخ الکوکبۃ  
 الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب بیہ نام ہوا نسال اللہ تعالیٰ  
 ان یرینا علی الایمان واستتہ و یختم لنا علی دینہ الحق بطیلم المنۃ و یرخلنا بحاجہ حبیبہ  
 اکرم علیہ افضل الصلاۃ و التسلیم فرادیس الجنۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ و مولانا محمد  
 سیدنا و علی الجنۃ و علی آلہ و صحبہ ائمہ و جنۃ اہلین و الحمد للہ رب العلمین  
 عیدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ البنی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



## فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامہ سلیقہ ہر اوران دین پر اظہار سببین کہ  
 مذہب و مابہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اسکا امام الطائفہ ایسی شناعتون کا موجب  
 و قائل ثانیاً کبرے و مابہ پر عرض ہے و خوف خدا اگر دیکھو کیسے کو امام بناؤ  
 ہو آنحضرتی رات میں کس مصلحت میں کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو  
 دم کے دم میں سویرا ہے ہر روز حشر شروع ہو صبح معلومت ہو کہ باکہ جنت  
 عشق در شب و بچور ہو غصے سے کام نہیں چلتا بگڑنے سے مذہب نہیں بچتا  
 انما اعطاکم بواحد الاک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام حمیت  
 جاہلیت سے جدا ہو کر سد فی السد اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابوں کے نشان  
 صفحات بتا دیے ہیں جن میں شبہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف میں  
 مختارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کہ  
 وضالات پر اصرار نہ کرو بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے  
 تو کیوں بیچ و تاب ہو تمہیں گو وہ میں میدان اظہار حق سے کیوں خائف و ترسنا  
 آدمی ہنکر اور کی سنی اپنی کہی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی نہیں سہی یہ ایک نمونہ  
 ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلو  
 یہاں تک کہ حق ایک طرف کھل جائے مجید و ردی میزان عدل میں تمکجائے  
 اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السبیل القریب و ما توفیقی  
 الا باللہ علیہ تکل و الیہ و انیب ۱۱ سل السیوف  
 اھندیہ علی کفریات بابا النجدیر للعلامة المصنف مدظلہ العالی

بحمد اللہ تعالیٰ اس بارے میں ناظرین کو اس امر کی تحقیق میں کوئی وقت باقی نہ رہی  
 صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں میں دیکھا چاہے اس کی کتاب میں صفحہ کے نشانوں سے  
 عبارتیں نکال کر پھر ایسے ہی نشان سے کتبائے و علمائے اہل سنت حکم کفر و کفر  
 دکھائے وہ کتابیں جن سے ہم نے ان کے اقوال و کلمات کفر ہونا ثابت کیا ہیں ان میں سے  
 بہار شریف صحیح مسلم شریف فقہ الکبیر تصنیف حضرت امام عظیم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مختار علمائے  
 فتاویٰ فاضل خان سراج الدین نیر الفانی شبابہ و النظائر جامع الرموز جندی شرح نقایہ  
 مجمع الانہر شرح وہابیہ رد المحتار شرح الدرر و الغرر للعلامة محمد بن اسماعیل النابلسی تفسیر  
 شرح طریقہ محمدیہ للعلامة عبد النابلسی فی ازالہ الام حقیقہ ابو البیث فتاویٰ ذخیرہ الامم ابن  
 محمود فتاویٰ خلاصہ فتاویٰ بزازیہ فتاویٰ تاجرانہ جمع الفتاویٰ معین کام علامہ طرابلسی  
 فضول عماد خزائنہ المفتین جامع الفصولین جو اہل خلاطی تکلمہ لسان الحکام الاعلام بقواطع الاسماء  
 الامام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف الامام القاضی الماکی شرح الشفا للملا علی القاضی  
 نسیم الرضی للعلامة انشہا الخفاجی شرح المہذب للعلامة الرزقانی المالکی تہرر فقہ کبار للعلامة الفنا شرح  
 العبد المذنب فی الشافعی الدرر السنیہ للعلامة السیوطی شرح مولانا احمد زینی و علامہ المکی الشافعی الدرر  
 للشاہ ولی اللہ دہلوی تحفۃ ائمتہ عشرہ عجل العزیز صبا دہلوی تفسیر عزیزیہ صبا دہلوی  
 موضع القرآن عجلہ لہا و صبا دہلوی برادر شاہ صبا دہلوی یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور  
 دوسرے کتب کبار اخوان و غیرہ میں دیکھی گئی احیاء العلوم امام حجة الاسلام خاں و شرح عقائد  
 و غیر ان کتب کبار میں و مکتوبات خاں شیخ عبد الفتاح و حجة البیضاء اثبات فی سلالہ اولیاء ہر دور  
 الیہ صبا دہلوی کہ مسکات شام شرح المرم تصنیف صمدیہ جواہر باطنیہ فی حقیقہ الیہ و غیرہ اسلیم تصنیف صمدیہ  
 ولی عیالہا یہاں تک کہ مسکات شام شرح المرم تصنیف صمدیہ جواہر باطنیہ فی حقیقہ الیہ و غیرہ اسلیم تصنیف صمدیہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِمْ سَوَاءٌ مِّنْهُمْ اَوَّلُكُمْ وَاٰخِرُكُمْ

الحمد رسالہ مبارکہ سال سنہ ۱۳۶۱ھ سے اوام باطلہ بعض  
حضرات نجریہ کے دفع و ذلیل و رد و باوی اسماعیل و حامیان اسماعیل  
کی تجہیل و تحقیر میں یہ رسالہ سے بنام تارت کھی



تصنیف لطیف طبعی سنہ ۱۳۶۱ھ شکر و فی فکرم مولانا  
قاضی عافط محمد عبد الوحید صاحب خفی فردوسی عظیم آبادی  
نظم سالہ التحفہ خفیہ سلسلہ عن شہرہ الاعادی

مطالعہ دہلی و جماعت و واقعہ دہلی و دہلی و دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوئینۃ الشہداء علی کفریات ابی الہامیۃ الصلاۃ والسلام  
 علی من علنا سلسل السیوف الہندیۃ علی کفریات یا یا التجدیدہ عکوات اللہ تعالیٰ  
 وسلامہ علی العیب والہ وجبہ وجزیۃ المنین بوالہ امین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت  
 وفارس الحق وحقین محمد عبد الوجید خفی فردوسی رعبہ غلام صدیق وقاد اللہ شکر کل قتال  
 وزندیق وفسقاہ حقیق الحق الحق بقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ  
 سلسل السیوف الہندیۃ علی کفریات یا یا التجدیہ میر - تالیف الطیف  
 حضرت عالم الہدایت فاضل سلوی دام ظلہم العالی ۲۰ ماہ مبارکہ محرم الحرام  
 ۱۲۱۶ھ کو بصیغہ حبشری سید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب  
 جج حیدر آباد و صدر ندوہ مولوی محمد علی صاحب کاپنوری ناظم  
 ندوہ مولوی سلیمان صاحب پھلاروی جان و جانان ندوہ کی خدمت میں  
 حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو شکر ہو کر واپس فرمایا اور پچھلے صاحب کے بیان بھی دل میں جناب  
 صدر صاحب کے کچھ جواب عطا فرمایا مگر حیدر آباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ  
 درسن دوم مدرسہ جمہوریہ میں اون کے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جس میں مولوی  
 صاحب کے اجزاء وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب عیانی ہوں یا کوئی اور صاحب بنانی



سل السیوف کا بال بیکانہ ہو سکا مگر سارا غصہ فقیر پر اقرار اور اپنے کمالات عالیہ کا  
 اظہار فرمایا عالم آشکارا تہذیبی عقل اور فیہ تعلیم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر  
 براہ انصاف صاف کہہ بیگا کہ حضرت نہ مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال خود  
 اپنا لکھا سمجھنا حال رسالے میں جس قدر عبارات ائمہ کرام و علمائے اعلام سے استناد و  
 اصلا کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر و تاویل بھی اعراض کیا بلکہ ائمہ  
 کو خود مکرر اس کتاب لیا اور ان کے علاوہ بکثرت کفریات کو اپنے کلام میں جلوہ دیا۔  
 طرح طرح سے حضرت مجیب در ان کے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو  
 جا بجا توجیہ القول بالایضی بہ قائمہ جا بجا تحریف و تبدیل اور نام تاویل کہیں صرف  
 اتنی ہی جواب پر فسادت فرمائی کہ مراد کچھ تھی اپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود  
 اسمعیل پر سے الزام کو ہل و کدب الہی کی تجویز نکالی بانویا تون میں نبی صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کو دشنام خنجر دینی جائز ٹھہرائی ناز و غیرہ عبادات کو حرام مانا تنزیہ الہی  
 کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص اصول  
 حقانہ دینیہ میں ناقص و ناقص قرار دیا غیر نبی کو نبی بنا دینے کا ساز و سامان کر لیا صلا  
 مستنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا کہ لڑوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حمایت اسمعیل  
 بین تکفیر میں کا وہ جو شش بڑھا کہ تہارون میں پر بلا وجہ حکم کفر خبر استخو کہ صوفیہ کرام کو کافر  
 ٹھہرایا صلا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حدیہ کہ خود اسمعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی  
 انتہا یہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی دہین ٹھان لی جس میں مرہ سارا غصہ تنہا  
 اسمعیل پر لڑوم کفر آنا اور اس کا تو خود صریح افرا حلیل مگر جب غصہ کے سیل میں دریائے  
 تکفیر بڑھ پڑا تو نہ آپ پیچھے نہ اسمعیل غرض انواع انواع کے کمالات لطیفہ ظاہر فرماتے

ان تمام امور کا  
 بیان غرض سے  
 جواب میں لایا  
 ہے  
 ان تمام امور کا  
 بیان غرض سے  
 جواب میں لایا  
 ہے  
 ان تمام امور کا  
 بیان غرض سے  
 جواب میں لایا  
 ہے



غرایہ ہوا اور اسکی تفسیر کبھی ہوتی تو شاید مسند جرات نہ ہوتی البتہ علم قدیم ہر دور کا  
 کی نسبت اختیار کبھی قائل کے کلام میں صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چندان مضائقہ  
 نہ تھا اسبطح رسول دوم میں بھی وقوع کذب ثابت نہیں ہوتا ان لزوم سے جہاں اور  
 جہاں چاہو کفر ثابت کرنا اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہو  
 حالانکہ قناعہ کہ سب باری پر یقین متفق ہیں صرف قناعہ بالذات و بالغیر میں اختلاف  
 جو کئی دلیل سے مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا ان یا امر و سرائے کہ قناعہ بالذات مرجح اور  
 اقویٰ ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلئے اس میں انکار اجازت نہیں ہو اور  
 سوم میں جو حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہو جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصنیف  
 میں لکھا ہے موجب کفر نہیں ہو سکتا ورنہ نفوذ بالحدیث کفر جملہ بزرگان دین لازم آئے گی جو  
 ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے سوال چہارم میں بھی کفر ثابت نہیں کیونکہ اس کا حکم یہ ہے کہ  
 حق تعالیٰ کے سیکو وجود نہ جائے یعنی نہیں کہ جنت و نار و ملک و کتب گہنی و بیبا علیہ  
 السلام کو متجاوز نفوذ بالحدیث ان الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لزوم  
 نکال لیے جن سے کفر ثابت نہیں ہو سکتا چونکہ حوام کا انجام نے خدا سے تعالیٰ کو  
 چھوڑ کر دوسرے کو اپنا پورا حاجت روا بنا لیا ہے ایسے محل پر اللہ کسی نے کبھی پہنچا  
 کیونکہ کافر ہو گیا ان کیسے ذکر کرتے ہیں یا مضمون دوسرے اور سوال پنجم میں قائل  
 کچھ کہتا ہے اور آپا و سکوکا فرمایا کے واسطے دوسری تقریر کرتے ہیں ورا  
 خدا کے لیے ان الفاظ کو نظر اضافت سے ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس کلام کی  
 سند میں کتب تصوف منہج اللفظ ہیں اور سوال ششم میں دیکھنا چاہیے کہ قائل کی  
 نیت میں اگر نفوذ بالحدیث تحقیق شان رسالت آپ صلعم منظر ہے تو بیشک کفر اور

لے اول  
 ص ۱۱

اور صرف نماز تصور میں کافری بنانا مقصود ہے اس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ  
 علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین محبوب الہی و مطہرین ہیں اور ان کا تصور بوجہ کمالات عظیم و کرم  
 کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو گا تو کفر نہیں  
 ہو سکتا اور ردالہم مقام میں وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین میں ہو ہے کہ وہ  
 اختلاف رائے کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ  
 رکھا اس میں کفر لازم نہیں آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں ہے ایسے  
 لزوم سے معذور یا سب پر کفر عائد ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں باقی  
 جو غیرینہم التزام کافری لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس لائق پر نظر کیا جائے اور اپنی  
 قلبی خواہش و سبب شتم سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو مطلع صاف ہے  
 صرف اول و عدم اول غایت مافی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف تھا  
 جبکہ وجہ باہمی اتفاق مثل سابق زمان کے ہو جائیگا۔ آپ کی تشریح سے کمال  
 غصہ غضب نمایان ہے شاید بوجہ کمال حرم و تقویٰ ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہوں  
 ورموسر لسان نہیں ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف میں غضب کی وقت فیصلہ کرنی ہے  
 منع فرمایا ہو کیونکہ انصاف کی امید نہیں ہوتی میں نے اس غرض سے چند الفاظ مختصر  
 عجلت میں عرض کیے ہیں کہ آپ کو تنبیہ کروں کہ عام علماء و فضلا ہندوستان کے شہید  
 دہلوی کے کفر نہیں مگر بعض علماء جنکو بطور ورثہ کے تکفیر و غیرہ ملی ہے وہ مجبور و  
 معذور ہیں وہ ان کے سب و شتم کو مثل رافضی کے داخل دین اسلام سمجھتے ہیں عجب  
 عجیب تاویلات و تفسیلات سے کفر ثابت کرتے ہیں جسکو کوئی عالم  
 ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا مجھ کو اب رسالہ فرمائیے کی ضرورت نہیں

ہاں اس جال و سن میں جس میں مفصل عرض کر سکتا ہوں بشرطیکہ کوئی تسلیم کرے  
 اور جب کہ اعجاب کل ذمی راے برائیس زمانہ میں شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت  
 کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کریں گے ہاں اگر صرف قرآن  
 شریف و احادیث صحیحہ سے کسی کا کفر ثابت ہو جائے تو مجھ کو انکار نہیں چاہیہ جو لوگ  
 مشائخین میں دعویٰ الوہیت کرتے ہیں اور خدا اور بندہ میں صرف اعتباری فرق  
 بتلاتے ہیں اور حضرت غوث پاک کو اپنی وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کو پکارتے ہیں اور غسل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہیں اور مسیح  
 کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہیں اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں بلکہ رب ہونا  
 فرض و رسال میں ایک بار فاختہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام  
 شریعت کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور طفولیات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا  
 اور کاذبین و مذہب ہو ایسے لوگوں کو بھی خدا را ہنمائش کیجیے اور ان کو اس چال سے  
 نکالیں نہ یہ کہ تسبیح تکفیر و روزبان کیجاوے و اعلمنا الا البلاغ

محمد عبدالمعین

# جواب ابن تحریب فقیہ غفرلہ الو باب

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحوکما ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی ————— فقیہ محمد عبد اوحید عفی عنہ۔ بعد از یہ مسنونہ ملتزم  
 نامہ نامی بہ نام فقیہ تشریف لایا یا ممنون یاد آوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش فرما  
 یہ مستبعد نہ تھا۔ کلام علامہ کرام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرا بعید نہیں کہ ساتھ ہی  
 فرمایا کہ تجلو جواب رسال فرمایا کی ضرورت نہیں پھر تاکید الکھا امید کرتا ہوں کہ آپ  
 اسکے جواب کی فہم نہ کرینگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف آجائے  
 کل ذی راستے برائے کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت میں حاجت جواب کیا بخنی  
 اول تو وہ شبہات خود ہی تو ہی البطلان جنہیں ہر ذی عقل بہ بخواد اولین صد بارہ کر سکے  
 پھر جناب کا اوصاف و ثوق و اعجاب اور بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب مگر انجا  
 کہ حدیث ابن الدین النصیح کل مسلم ارشاد ہو فقیہ حنفیہ حرف مختصر نہایت ایسا کشف  
 شبہات میں گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہوں اور کما العقب  
 واضاف سے محفوظ و حسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ یقول  
 الحق و یبطل المسابیل گزارش اول سب میں پہلے ہی عرض کافی جو  
 تمام شبہات جناب کے ازالہ کو کافی سکرمی خدا را ذرا نگاہ انصاف۔ ساری تحریر  
 شریف کا مہنی بھی سرے سے یاد رہا ہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ



ثابت کرتے ہیں ایضا تسبیح تکفیر و رد زبان غرض جناب کی اس دوغی تحریر کفر  
 سے آغاز تسبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر نہیں  
 کافر نہ ہوا لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ یعنی مذاہب و کتبہ توحاشا تبرہ تصور  
 ممکنہ مارے کی توبہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی  
 ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر نہیں ملتے ہم اس شخص کی تکفیر نہیں کرتے پھر  
 آپ نے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم قبیح  
 جواب دیا تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تصریح اس وجہ سے مگر آپ کو ہر جگہ کفر کفر  
 کی پکار تکفیر تکفیر کی فرمایا رب مگر کچھ خواب دیکھا یا حکم دیو حاحی بعضہما دوی حاحی  
 باطنی کا فساد انصاف فرمائیے تو ایک ہی گزارش کی ساری گزارش پر و امطناً  
 علیہم کی سچی برائش و مکر کی جا بجا تکفیر تکفیر پر کچھ بے سچے اور لزوم  
 کفر سے کفر ملنے پر بیطرح کفرے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعد از انصاف  
 ہو۔ ایضا لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضا  
 ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں مگر می جناب  
 نے شدت غیظ میں یہ جبروتی حکم تو لگا دیا مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر  
 کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے نہ ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائلاً  
 کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں حاتمہ کلمات فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ اعتیاد  
 تفرقہ و انکار کفار ہے محققین متکلمین اسی پر جہنم فقیر اسپر کثرت نصوح جلیہ  
 ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے سر دست فراج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور  
 نسیم الیاض کی ٹھنڈی ہو پیش کرتے تمام قاضی عیاض کتاب الشفا



فی تفریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح  
 نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما من ابشت لوصف ونفی الصنفۃ (وہم المغتزلہ)  
 فمن قال (من الہ السنۃ) بالمآل لما یوردہ الیہ قولہ کفرہ نکاہم رای المعتزلہ ہمزہ  
 عند الکفر لہم) با اوس الیہ قولہم ومن لم یأخذہم بآل قولہم لم یأکفرہم فیلے  
 ہزین المآخذین اختلاف الناس (من علماء المملۃ والہ السنۃ) فی الکفار والناویل  
 والصواب (عند المحققین) ترک الکفارہم اہ مختصراً دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم  
 کی بنیاد پر کافر کہنا نہ کہنا دونوں قول السنۃ کے ہیں اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے  
 مگر تفصیر معاف فقیر کو خوف ہو کہ ملازمان والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا  
 مطلب کیا دخول پایگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام نے فہم مرام را حضرت مصنف  
 دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا شمار فرمایا تھا کفریات ستمیل  
 پر ہر جگہ کلام علماء سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوشن فہمی حضرت  
 مصنف کے احکام سمجھے صدر جو اپنے ارشاد فرمایا تھا حسب فقریحات جاہیر فقہائے  
 کرام آپر حکم کفر ثابت آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پوچھا کہ بالجملا  
 جاہیر فقہاء کو کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حکم پھر ایسے ہی اذعان الیہ  
 کے سوا اسے اسی بیان کے لیے حاصل ایک تہنیہ غبلیہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع  
 انھیں انھوں نے کیا یہ حکم غلط متعلق بکلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسک  
 محقق تھا بیان فرمایا کہ لزوم والزام میں فرق ہے ہم احتیاطاً برتنیکے محتسین  
 نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب  
 ایسے صاف استفادہ جہین ہر ذی فہم کچھ سمجھے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے

ان بطور جمہور فقہائے کرام یہ احکام دوسرے کی بہت ائمہ اعلام لزوم پر  
 بھی حکم کفر فرماتے ہیں اور مسلک تحقیق و احتیاط تخصیص التزام دہن و طلب  
 ایک بھی منہ جناب میں نہ آیا اور ہر تو احکام فقہاء کو حکم مختار صنف جاکر لیتا  
 خاصہ تک کفر یوں لانا شروع کیا اور فرق لزوم و التزام پر اجماع مسلمین مانکر جاتا  
 علیہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدا را  
 انصاف یہ کیا دین و دیانت ہو ایک لایچر چین و چنان کے بچا نیکو لاکھون  
 ائمہ اہلسنت پر معاذ اصول حکم کفر لگا دینے کا شعرا کیا حیا و جرات ہو نہ ظاہر  
 کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہو گا مگر کافر و لاجول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ اعظم  
 فرمایا حدیث شریف میں جب کہ شیخ نے ویسے کرمی جواب تو جواب و سائل فکر  
 نفس مال میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہائے کرام کے نزدیک پیر حکم کفر لازم ہو  
 یا نہیں اور مطالبہ دل تو اس فقیر نے تمہید ہی میں نہایت روشن روش  
 گزارش کر دیا تھا بلکہ اس سالہ مبارکہ طبیب کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا  
 تھا کہ مذہب یونان و یونان نے جو علماء اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگا دی ہو  
 اسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سچا سبوح سے وہ صاحب کا  
 تصریح نہیں کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علماء کرام اسماعیل دہلوی کو  
 بھی کافر نہیں کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اس سے بہت بلکے ہیں و کئے نہیں  
 اس قیمت ماحونہ کی کیا گنجائش تمہید و کنار خود اول صفحہ لوح پر ہی مضمون  
 موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھیں بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود ان کے لیے کہ انھیں  
 بہتلق آوازہ مخلص تقارن خدا دہلوی بچا رہے کی قسمت میں اگر خدا ہی نے کفر لکھ دیا ہو

صریح مخفی و انکار ہست او کے متعقدین کے سر چڑھ کر بول رہا ہے تو جناب  
 من یہ او کا بد آپکا لکھا ہمارا اس میں قصور کیا ہے جس ع می ترا و ذلہ میں اپنے در آوند  
 و بیت گز ارشش سو ہم اگرچہ دو گز ارشش بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر  
 سامی کے جواب میں شافی و وافی گز ارشش جناب کو شکایت رہ جائے کہ ہمارے  
 تفصیلی غدر نہ ملے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کو متعلق اہزار بار دہلوی  
 کو ٹھنڈا کر دیا جائے و بالمد التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی و اعتراض  
 سل السیوف کی طرف اشارہ ضرور لہذا اسے جیف اسے سیف سے تعبیر منظور  
 جیف غیب دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر تیجیہ یا اسد  
 صاحب ہی کی شان ہو سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ اسد تعالیٰ کو اختیار  
 ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحتہ لازم کہ اسے افضل  
 علم غیب حاصل نہیں یہاں صراحتہ اسد تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا فقہ لکم  
 اگر آیت لیعلم اسد اور اسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اس قدر چڑا ہوتی اقول  
 اس آیہ کریمہ اور اسکو نظائر کی تفسیر میں حضرت حبیب مظلہ العالی کا مہر و فتوہ  
 اون کے مجموعہ فتاویٰ العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کے مجلد ششم  
 میں مذکور ہیں کتب تفسیر و حدیث و اصول سے کلام علامت سلف و خلف و توفیق  
 معانی و توضیح مبانی بر وجہ حسن دستور و وہ فتوے زبان عربی میں ہے کہ سائل  
 فاضل نے زبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے میں  
 و قہقہہ نہیں تا بتاریخی چہ رسد مگر میں تو اس جوش حمیت کا قائل ہوں کہ اپنے  
 امام الطائفہ پر سے الزام اٹھائیں کہ معاذ اللہ اسد عزوجل کا مہر و فتوہ ثابت کرنے پر

اسد تعالیٰ

مستند ہو گئے اور وہ بھی کاسے سے خود اویس کے کلام کریم سے امام الطائفة کی بات  
 بن جائے اگرچہ رب الغزوة جلالی تھیں خواہ قرآن مجید باطل و لاحول و لا قوۃ الا باللہ  
 علیہ السلام اور دیکھو ارشاد ہوتا ہے لا زبان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود  
 ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجود کثیر  
 علامہ ارشاد فرماتے ہیں امام الطائفة کے کلام کو اُن سے کیا علاقہ علم سے علم اولیاد  
 ہو یا اعلام امتیاز کر دینا یہ رویت یا جہاں یا غنی علم سے غنی معلوم مقصود الی غیر ذلک  
 من الوجود المذكورۃ فی کلام ہم کلام امام الطائفة میں انکی کیا گنجائش صراحتہ  
 یہاں علم غیب میں کلام اور غیر خیر ہے اسکی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اسکی  
 تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم مجسم حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم  
 کو تاویل کر کے کسی اور معنی پر لجا بیٹے حقیقی میں کوئی قید بڑھائیے تو اس کلام کا  
 حاصل اس معنی سے مجازی یا مفید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص  
 ہوگی حقیقی مطلق کی یہ صراحتہ توجیہ القول بالایرنے بہ قائم ہو یہ بھی جب کہ نہیں کسی  
 تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر چلتے ہیں اور نہ سرے سے نفس عبارت ہی اُن سے  
 انکار کر دینی نظر معنی بننا نہ بننا تو دوسرا درجہ ہے تو کلام البتہ علم قدیم باری تعالیٰ  
 اختیار کی طرست ہوئی تو حکم کفر کا چندان مضائقہ نہ تھا اقول ادنا کیا باری  
 تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث اہلسنت کی نزدیک علم باری قدیم  
 ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اس کا علم نہیں ہو سکتا کیا فرقہ ضالہ کہ امیہ دامن  
 تحایہ گمانیں یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرمادیجیے کہ باری  
 عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر ایمان عزیز ہو تو قدیم ہی کہہ گا

پھر اس علم غیب ہی کو اس سے اختیار ہی کہا جس کے قدیم ماننے سے انکو بھی پکارہ نہیں  
 اثنو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ ملائے دہلوی کو کافر کہنا چند ان مضائقہ نہیں  
 رکھتا۔ ایشا یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہیں قدیم اور اختیار ہی  
 یعنی چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہیں صادر بالایجاب ٹھہراتے ہیں جو مخلوق  
 بالاختیار جانتے ہیں حادث اتنے ہیں زیادہ دسترس نہ تھی تو سل لسیوف  
 ہی میں عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور  
 حادث ہوگا **حیف** بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گردا بندہ شود  
 پس منجر تکذیب نفسی نکر دو سلب قرآن مجید ممکن ست **سیف** یہاں  
 صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع بین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں  
 حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر طلع ہوں اگر انہیں بھلا کر اپنی بات  
 جھوٹی کر دی تو تکذیب کہاں سے آئیگی **قولکم** اس میں بھی وقوع کذب ثابت  
 نہیں ان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو **قول** اولایہاں یہ اعتراض کتب  
 کہ سمجھنے نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا  
 کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیاء علیہم السلام  
 پر کذب جائز مانے کافر ہوا تا م تقریب دیکھیے کہ انبیاء کا کذب جائز ماننے والا  
 کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب  
 سے اعتراض جا بجا اسکی صریح تصریح اور آپ جو آئین فرماتے ہیں وقوع کذب ثابت  
 نہیں اب یہ تو کیا کہوں کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی  
 بھی لیاقت نہیں ان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج اس میں جو کہ خدا کا کذب

نکاح دوم

واقعہ مافیہ وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہیں ہوتا اور جائز جاننے سے امامت  
طاہرہ میں بظاہر نہیں لگتا سرکار ملاحظہ توفراہین علمائے کذب انبیاء جائز ہی جاننے  
پر بالاتفاق کافر کہا ہے مگر شریعت نجد یہ میں اس کا مرتبہ انبیاء سے کم ہے کہ اس کا  
کذب جائز جاننے پر حکم کفر و کفر امامت میں بھی خلل نہیں آتا ان میں عرض کروں  
انبیاء کا مرتبہ تو نہ اس سے کیا زیادہ ہو گا مگر دین و ہدایت میں اس میں کی فتنہ خدا سے  
زائد ہو کہ اس پر سے رفع الزام کو خدا کا چہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہوتا ہے  
و انا الیہ رجعون ثانیاً غنیمت ہو کہ یہاں لزوم کفر تو سکر رفتے بھی مان لیا۔  
کہ ان لزوم سے جس کا چاہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب مدظلہ کا اس عقیدہ مقصود ہے  
کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی را لزوم کفر کو ہلکا جانا کفر لزوم  
سے امامت میں بھی فرق نہ ماننا یہ آپ کے ایمان کی نشانی ہو و لا حول و لا قوۃ الا باللہ  
العلی العظیم فو لکم اتمنع کذب پر فریقین متفق ہیں اقول سبحان السبح تنزیہ  
و چہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے قو لکم یہ خلاف اصول فلسفی برہنہ ہے  
اسیے اسمیں انکار جابر نہیں اقول این گل دیگر شگفت مگر می آدمی جب باطل کی  
احانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبوراً باطیل میں گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تنہا  
باطلات ہی سے ممکن و دوسرے الذنب یحالی الذنب ذرا ایمان کے دلیر لڑتے دھڑلے  
یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الہی جل و علا کی کیسے جڑ کاٹ گئے شریعت مجہد علی  
صاحبہا ختم الصلاۃ و الخیۃ کو بالکل ناقص و ناتمام اور خود اسے مقاصد ایمان یعنی  
مسائل الہی میں ناقص و ناکافی کلام بتا گئے انا للہ و انا الیہ رجعون آپ کے  
نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی ناخن کسی ذلت کسی خوارگی کو ذلت

باری تعالیٰ عزوجل پر حال نہیں بتاتی نہ اس کے ممکن بنانے پر اصل کچھ انکار فرماتی ہے  
کہ آپ کے زعم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی  
نہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ ذرا تو بہ کیجیے تو بہ قیامت قریب ہے  
اسمعیل کی حمایت میں اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے اتھام آپ کی  
کیجیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام جلا ارشاد ہوا اگر را کہے دو خدا ہزار خدا لاکھ  
خدا ممکن ہیں (س) کہے اللہ عزوجل کامر جانا ممکن (م) اوسکا اندھا بننا ممکن  
(ع) بندوں سے مغلوب و عاجز ہو جانا ممکن (ی) اسے سولی دیکر مارنا ممکن  
(ل) اوسے آگ میں جلا کر اڑا کر ہر باد کر دینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مؤثر  
ہیں یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہیں مبنیٰ انوجہرو  
انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ وفور علم و  
وقت پیش آئیگی شاید برسوں ماخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہذا سچا سچ استغاثہ  
کیجیے وہ ارشاد فرمادیکھا کہ یہ سب مسائل کیونکر اجا رہیں داخل و شرع مطہر میں  
کس کس طرح اپنی اقامت لائے حقیق اللہ عزوجل سے مصافحہ و کلام حقیقی  
سیف یہ ملاحظہ اپنی پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے تفسیر عزیز می شرح عقائد جلالی  
دنیا میں ہم کلامی کا مدعی کافر ہو۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر ہو لکھم  
حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمعیل کہتا ہو گا ہو کلام حقیقی  
میشود آپ کہتے ہیں الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہی یا تبدیلی ایسی سرج مخالف  
اگر طاعت روا ہو تو نہ کسی جنون کا ہڈیاں جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا خدا لان کفر  
اور اس بڑے بول کو کہ حق جل و علا دست راست ایشان ہرست

ملاحظہ فرمائیے

قدرت خاص گرفتہ جو پیر جی کی اعلیٰ فضیلت و افضلیت کے بیان کو لکھا سنگیری  
 بمعنی مرد سے کیا علاقہ جو ہر کلمہ کو کوٹھوا حاصل کیا آپ ایماننا کہہ سکتے ہیں کہ اعلیٰ  
 کامفاد یہی دستگیری مراد ہے یا بتا سکتے ہیں کہ صبح سے شام تک رب العزت اپنے  
 بندوں کی کروڑوں امور میں دستگیری فرماتا ہو مسلمان اسے یوں تعبیر کرتے ہوئے  
 پیر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہو اور اسکے بعد معنی حقیقی  
 چھوڑ کر مجازی کی طرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ دیکارہ کہ  
 اس کے خلاف پر قرینہ واضح قائم اور بزرگ زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی  
 زبان زریون کی ذہن دہری کو سل السیوف صلا میں خود عبارت تقویۃ الایمان  
 لکھ کر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ تفسیر فائدہ ہر جگہ ملحوظ ہو کہ اکثر حرکات مذہبی کا  
 جواب شافی ہے قولکم جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصوف میں لکھا ہے **اقوال الایمان**  
 معتمدین کی قضایف معتمد محفوظ متواترہ میں ان لفظوں کی تفسیر دکھائیے کہ گات کلام  
 حقیقی ہمیشہ مایسا کیا اصحاب حال کے شطیات یا ارباب کمال کے خاص مصلک  
 سخنان عالی نظائر تشابہات و استاویز جواز کفریات ہیں کہ جو شخص ہر شخص جو کچھ  
 چاہے بکے اور بزرگوں کے سر دھردے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہیں مثالاً  
 اسمعیل ان باتوں کا قائل ہی نہیں تقویۃ الایمان صلا وغیرہ کی تصریحات پر خاک ڈالے  
 تو خود اسی کتاب میں استقیم کے بیان میں صلا از عمدہ فحان راہ حق محمدان معونی  
 شعار از کہ از مخالفت شرع پاک نمیکند مگر التزام از مراط حق خود میدانند و اشتغال  
 قبیحہ مبتدعہ شرک امیز تعلیم و تعلم بنمایند و کلام الحاد را در مروم افشا میکنند جب  
 افعال و اقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل است و ایک بند و کبر الائق تفریر



اور اغیر کیند و اگر عاجز از امضا سے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت  
 نیز ارشد و دہر گر ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہتہ ایشان را از قبایح انکار و  
 المدافعت و جن سے بچنا جنہیں محل را خب المحدثہ و مشرک لائق قتل و سزائے اہل انجیل  
 میں اوسے اور اوسکے پیر کو بھی داخل کیا جاتے ہیں یہ کیا دوستی ہو مہند اور سی  
 کے ویساچہ میں صاف تصریح کر گیا ہے کہ اوسنے اپنے پیر تباہل محض کے جاہلانہ کلمات  
 عالمانہ روش کے مطابق کر کے لکھا ہے دیکھو ملا تو اوسکے کلام کو صوفیانہ چستیاں  
 ٹھہرا جس تکلم و زبردستی ہو عبارات مذکورہ میں مبتدعین کی صورت دیکھنی اور ان کے  
 بات کر نیکی شامت اوسنے بشدت نیز ار رہنے کی ہریت لکھی ہو یہ مدو کہ مخدوم سے  
 کئی چینی ہو اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہیں تو اوسکے قبیح و بطلان پر اگر شہید  
 پیشوا کی شہادت مبارک را بعداً آپ خود انجین ہلات بلکہ کفر یقینی جانتے ہیں  
 ابھی ارشاد ہو گا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو محکوم انکار نہیں چنانچہ  
 جو مشائخ عوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ میں فرق اعتبار می تباہین  
 خامسا تفسیر عہدہ می و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتوں کا کیا جواب  
 ہو مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علما کرام اسماعیل دہوی پر کفر کے احکام و حکم  
 وغیرہ اہل حیف اللہ کے سوا کسی کو نہ ان سیف ماننا ترجمہ ایمان کا ہوا کرتا تھا  
 کفر کا تو یہ صراحتہ انبیاء کے ساتھ کفر کا حکم ہوا تو حکم اوسکے یہ معنی ہیں کہ بخر حق تعالیٰ کو  
 کیسکو معبود نہ جانو یہ معنی نہیں کہ انبیاء کو مت انو اقول اللہ اللہ حبک لستے  
 بمعہ و یسم جو اوسکے خاص لفظ ہیں یعنی ماننے کا انکار و انکار کیجیے اور اپنی طرف سے  
 نئی گڑبے متانوی یعنی نمان ماننے مانو تو صراحتہ اوسکے کلام میں موجود ہیں انکار انکار

ایسا ہی ہو کہ کہیے اسمعیل دنیا میں پیدا ہی نہوار امان کے معنی جو دنیان اسمکا  
 مطالبہ ہو کہ یہ کہا نکی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کس طبقہ اسفل اسفل کا چنان  
 کے تحت اسمعیل بولا اور آپ سمجھے اردو میں تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی  
 و عرفی موضوع المستعمل فیہ وہ ہیں جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتا دیے گئے یوں منع  
 تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مہذّب ملعون جنہی کہے آپ ہرگز نہ بگڑیں کہ  
 کہہ سکتا ہو میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی غلطی غلطی تارک الولی اور اسمعیل نسبت  
 ان امور کا خود آپ کو اقرار حضرت محیب مظاہر العالی نے ایسی ہی ہوا جس کے رد کو خود  
 اسمعیل کی گواہی و سبکی تقویۃ الایمان ص ۵۷ سے دلا دی تھی گر شدت عصمت کچھ  
 دیکھ کر بھی دے قو لکم بطور لزوم نکال لے اقول اتنا ہی طلب تھا کہ اس پر لزوم  
 کفر ہا سکے آپ دوبارہ مقرر ہوئے۔ قو لکم عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا  
 پورا حاجت روا بنا لیا ہو ایسے محل پر یہ الفاظ کھئے تو کیونکر کافر ہو گیا اقول اولاً یوں کہ  
 اونے انبیاء کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا ثانیاً پورا حاجت روا بمعنی مستقر  
 متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر وہابیہ ظالمین کا محض فترائے بے بنیاد و موعود  
 جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنی یہ ٹھہرائے ان ماننا ضرور تھا اویسی سے منع کیا اویسی کفر  
 ہوا مثال شاہ بابہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے بڑاؤ سے اسمعیل کو بنی کریم بلکہ  
 زائد اور اسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنا لیا ہو ایسے محل پر کوئی آؤ کافر مہذّب  
 بمعنی غلطی غلطی تارک الولی لکھے تو آپ کو کیوں برا لگے حیث بعض دلیا کو بے قو  
 انبیاء حی احکام شریعت و عصمت ملنا اور انکس وجہ احکام شرعیہ میں تقلید انبیاء  
 نے نیاز اور انبیاء کا ہم ہستاد ہونا سیف یہ غیر نبی کو نبی بتایا اور نبی بھی کیا صاحب

اسمعیل

شریعت تو لکم قائل کچھ کہتا ہو اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں پھر ملاحظہ فرمائیے  
 اقول حضور معاف یہاں کچھ نہ بنی نرمی اور ان گھائی پر ٹالی کہ وہ کچھ کہتا ہو آپ کچھ  
 ذرا اس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوئی مگر می آپ کے یہاں تو حمایت اسماعیل میں صریح تحریف  
 و تبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہاں ملاوٹ  
 سامی کیوں ننک رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی ننگلے میں وایت کا  
 و غلط کہنا اور عصمت مراد پنجاب کی سرحد پر ولایتیوں کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے  
 چھٹی ہوئی تو لکم اس کلام کی سند میں سب کتب تصوف متحا لفظ میں اقول اولاً  
 اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیجیے ورنہ آیہ قرآنہ میں علیہ السلام اللہ بنین کے حکم سے  
 خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب حوارف المعارف رسالہ تفسیر  
 تعرف تنویر وغیرہ آپ سب کے مدعی ہیں تو ان کتب معتمدہ مستندہ اولیہ میں ضرور  
 ہونگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے میں محل تنزل میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں مگر ملاوٹ  
 سامی جو اپنی تنگ کی اُتنگ میں بڑا بول بول گئے ہیں اوسے پر مطالبہ کیوں کریں  
 آپ کی تکلیف گھٹانے کو پس میں تنزل کیوں اوتروں ثانیاً اوپر گزارش ہو چکا کہ وہ آپ  
 تصوف کا قائل نہیں ثالثاً آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو بخیر  
 بالمد کافر جانتے ہیں پھر ایسے کیا استناد لے لیا یہاں تو اس عذر کی گنجائش  
 ہی نہیں وہ صراحت اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہے کہ مذانی کا ثناء  
 وحی و عصمت مر غیر انبیاء مخالف سنت است آپ تصوف لے و ڈرے جس کے  
 نزدیک دعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہیں خامساً شاہ جلیل العزیز صاحب  
 شہادہ ولی اللہ صاحب نام قاضی عیاض کی عبارتوں کا کیا جواب ہوا حضرت

مجیب مظلہ العالی کا مدعا تو ثابت رہا حیف شدید لعین لعین نماز میں تصور  
 اقدس حضور عیلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عینہ سیف  
 یہ صرافہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخش گالی دینا ہے اور ان کی شان میں  
 ادنیٰ گستاخی کفر قہر لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیق منظور ہو تو کفر ہے  
 اور تصور میں کافری بتا ہے تو نہیں اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی اسکے  
 سوا کیا عرض کروں کہ عہداری اسلام اوٹھ جانے پر جو شکرا و ایکیے اسماعیل کی قبر پر  
 لکھی کے چراغ جلائیے اللہ اللہ اللہ اللہ اننا للہ اننا للہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسی پاک گالی سننیے اور نیت تحقیق  
 ڈھونڈ پھر یہ دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ توارثا دہو حیات  
 و شنام پڑھی انکو تحقیق نہیں سوچتی تو کب سوچیں گی سوچئے تو جب کہ ولیم محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ عظمت ان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر عہد ہر سخن  
 وقتے دہر نکتہ مگانے دار و ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اس وقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام  
 الطائفہ کا مقابلہ نہ ہوا اور جب عظم معظین نجد بیت حضرت اسماعیل دہوی پر آج آتی ہو  
 تو ان کے مقابل خدا کی تو لگی نہیں رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ میں ہیں ثانیاً اللہ  
 انصاف اللہ انصاف برائے کی بات نہیں مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہوں اگر  
 کوئی بے ہندوب شخص سرباز مثلاً... کو گرہے کا بچہ کتے کا پلا سور کا جنا کہہ کر  
 پکارے تو وہ ان ہی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت میں تحقیق  
 منظور ہو یا نہیں۔ سرکار ذرا ایمان کی آنکھ سے محبت اسماعیل علیہ علیہ کی ٹھیکر مٹی

ملاحظہ کریں کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہاں گنجائش رکھتا ہے جہاں غرض لفظ و دونوں  
 پہلو تحقیر و عدم تحقیر کے رکھتا ہے جو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جس میں دوسرے پہلو کا احتمال  
 ہی نہیں تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہ ہونا یعنی چپخت ملو ہم کہیں خداے  
 قہار کی لعنت ادا نہ ملا عنہ پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
 ایذا دی اور ان شقیہا پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 مقابلہ کے بدگوشتی کی جانب داری کی اور آپ کہیں میں اللعنة اللہ علیہ  
 انظر ایہ الکافورین الذین یؤذون رسول اللہ و علی الفاجرین الغادرین الذین یؤذون  
 جانب من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لمحیہ اجمعین مثالنا فرق  
 تصور میں بتانا تو ظاہر مقصود مگر کیا تو میں و تحقیر بھی ہوتی ہے کہ وہی اہل غرض ہو  
 جسکے لیے سوق کلام ہوا اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان  
 دی و دیگر ادا کیجیے تحقیر نہ ہوگی۔ کلام سمین ہو کہ اس شقی نے فرق کیا اور کس طرح بتایا  
 سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہوں کوئی اسمعیلی اسمعیل پرست ظالمو... پر  
 ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ... علم میں عمل میں فضل میں کمال میں اوسکے پاسک  
 بھی نہیں اور اسے یوں تعبیر کرے کہ وہ بڑا بھڑنتی بل ڈاگ تھا اور... ابھی چند روز  
 کے پلے ہیں تو یہاں ہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیر منظور  
 ہو یا صرف تمیز میں کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت صرف اس قدر ہو کہ اگر کوئی خاصہ دن کی تحقیر کے  
 لیے سوق کلام کرے جس میں کوئی مطلب و اگرنا مقصود نہ ہو اور پھر وہ صراحتاً اور بھی  
 کر دے کہ اسنے یہ کلام بنیت تحقیر کہا کہ جب صراحتاً الفاظ بھی کافی نہیں تو علم نیت قرا

قائل کیونکر متصور) اسوقت اسے تحقیق کہیں گے ورنہ ہزاروں گالیان ابد و سرور  
 کو دی کفر نہیں ہو سکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیق پر علم نہیں  
 اگر اسی کا نام اسلام ہو تو ایسے منترع شیخ قطع اسلام کو مسلمانوں کا سلام انا للہ  
 انا الیہ رجعون۔ راہِ اچھا اسکے بہا جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیثہ سے معطل  
 اسپر توجہ آخر لزوم کفر پر وجہ قیام نہایت فرمایا اور اسکے قول غناد و فساد اور حضرت  
 شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑا لیا یہ سارا کا سارا ملازمان سامی نے ہضم فرمایا  
 اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپ کے اس فرق تصورین کی حقیقت کھلتی اڑیں  
 کہ اس تحریر میں ملازمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو بچھڑا دیکر انجیل کا بول  
 کہ میں احقاق حق اصلا منطوق نظر نہوا حقیف نکلیگا و جال سو بھجیگا اسرے سے کو  
 پھر ایک باؤشام کی طرف سے سونہ رہیگا کوئی کہ اس کے لمبین ذرہ بھرا ایمان ہو  
 پیغمبر کے اور ان کے موافق ہو اسکیف یہ کلمہ کھلا اپنے اوپر تہمید و دج کفر کا اقرار ہوا  
 کہ جب یہ وہی زمانہ ہو تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب کا فیت پرست ہیں  
 جینن یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کو تو قہر کم ہفتہ بین وہی اختلاف ہے  
 جو بعض متفقہ مخرج ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کہا  
 اس میں کفر لازم نہیں آج رہو تو لزوم ہو گا جو کفر نہیں اقول اللہ خدا کچھ ایمان دینا  
 سے بھی کام ہو یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ علوم ہو والا کیا آپ اپنا یا اس سے  
 کہہ سکتے ہیں کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرا نہیں کسی و علم نہیں وہی عقل ہی نے کبھی خلا کیا  
 اور سو گزشتہ بتایا کسی انجمن کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعہ سے  
 گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روزین کے مسلمان یا خود ہی سمجھنا نہوا لا کا فر ٹھہرا اختلاف پڑا

بان میں تاقی السماء خدا کے مہدین میں علما مختلف ہوئے عبد اللہ بن عباسؓ میں عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا یہ وہ لوگ قویہ قیامت آئیں والا ہو عبد اللہ بن مسعود  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زمانہ قحط و قریب قبل واقعہ بدر میں گزر گیا ایمان کہنا  
 کیا اختلاف اسماعیلی کہ سب مان کا فر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہو کہ وہ لوگ  
 آگیا یا آئینہ کیا کسی محض عیلاقہ کا مسئلہ میں ماضی و مستقبل کا اختلاف کہیں ہو  
 اگرچہ اس سے کسی قول پر کچھ فتنہ کسی قائل پر کچھ الزام صلاۃ اسکے دستاویز طلوع ہو  
 کہ اب جہان چاہو ماضی و مستقبل میں اختلاف کر دو کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ اس اختلاف  
 سے صراحتہ کفر لازم آئے اگر ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی و مستقبل کے اختلاف کی  
 کوئی نظیر جوئی چاہیے رکھ کر سلام اس سے کیا بحث انا صد وانا الیہ رجعون۔  
 سرکار کیا اس کا نام ایمان و حیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہو کرتا ہو خدا کو ایک  
 کہنا کیا ایسی حمایت حمایت جاہلیت نہیں کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب  
 رخصت نہیں ع شرم بادت از خدا و از رسول و پیمانیا مثلاً کوئی اسماعیلی کہے  
 ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب طرہ میزان و خوار و عزا  
 یہ سب قانع واقع ہو لیے قرآن و حدیث نے خبر میں دی تھیں سو یہی خبر کے فرمانیکے موافق  
 ہو اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہو گا یہ بھی وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین ہوا  
 ہو کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا امین کفر نہیں بلنبوا  
 توجروا انما لثا سرکار نے نہ سیدنا علیؓ یہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔  
 نہ دجال ملعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین  
 ٹھہرا دیا جب وہ ہو چلگئی تو علیؓ یہ الصلاۃ والسلام کا نزول و س پہلے ہوا اور

خروج اونٹنے پہلے بھلا فرض کیا کہ دجالانی ولایت ابن عبد الوہاب نجدی کہ  
کو ٹھہرایتے یا ثانی نجدیت اسمجس دہلوی علیہ السلام کو مگر عیسٰی مسیح ابن مریم بتایا کہ  
کس غیر نبی کو رسول اللہ و کلمۃ اللہ روح اللہ نہایت گایون بھی لازم کفر سے  
مفر تہین غ قضاے منبتہ بناید ستر و در را بجاستقوتہ الایمان صفیہ مذکور بالا خلیفہ  
ہو اُس نے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص اشغیل سے جمائی ہے کہ دیتا بھر کے سلام  
کا کفر و شرک ثابت کرے سوق کلام ہی سی لیے کیا ہے تو یہاں لزوم کا کیا محل صلا  
الترام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جبکہ سلیم کا التزام حلانہ ہو۔ اب وہ  
احکام مبارک ہوں جو سل السید کے صلا سمعنا لک رشاد ہوئے جناب  
ایمرا اس خط میں صلا نام کو بھی عرض کر سکے گویا آپ نے وہ سا ذکر طویل و دراز  
دیکھا ہی نہیں الزام ضم اپنے اچھے اُٹھائے یعنی سب اوٹھالیے سب سہار گئے۔ ع  
آؤن با رہون بہت مردانہ تو کم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جو کم ورنہ ایسے  
لزوم کفر سے سب پر کفر عام ہو سکتا ہو جو کسی سامان کی شان نہیں اقول کہ کیا  
اور عام ہوگا سب پر یہ کہاں کا حکم ہے ان یسرو کا اعتقاد ہو کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی  
تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقادات کفر لازم ہے دیکھیے سالہ اتفاق  
ورود و اووم۔ گز ارشش جہار ہم الحمد سرکار نے اپنے تفصیلی عذر و کنا خشہ بھی  
دیکھ لیا اب صدر و ختام و مطاوی کلام میں پڑ داریا زاکتین اور باقی ہیں ان کی بھی ناز  
بردار ہی کروں اور لازمان سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھوں وباسلہ التوفیق قوم  
ایمان کا تعلق حبط طرح قلب ہو ہے سیطر ح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر  
انکار فیسی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے۔ اقول ولا کفر کا تعلق حبط طرح قلب ہے



اس طرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا  
 دشوار ہے آپ نے اسمعیل کے ایمان پر کیوں کر شہادت دی شہید کہہ دینے کی جسارت  
 کی کیا آپ کو اس کے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اس نے کلمہ پڑھا اس سے اسلام  
 ثابت ہو تو ہم کہیں گے اس نے کفریات سیکھیں اس سے کفر لازم ہو گیا کلمہ پڑھ کر جتنی جانتی  
 ہے کہ جیسے چاہو کفریات کو کچھ پریشانی ہی نہیں ثابت ایک شخص نے اعتقاد  
 بلکہ براہ نہل و ستہزائے رسول و قرآن پر قبضے اوڑھ لئے اور دشنامیں سنائیں  
 کیا وہ کافر ہو گیا یا نہیں اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے  
 قل ابا لله وایتہ ورسولہ کنتہ متاھرون ۵ لا تعتذروا قد  
 کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے  
 یہاں نہ بناؤ تم کافر ہو گئے مسلمان ہو کر اس کا نفیس بیان لکھو کتبہ الشہادین  
 ملاحظہ ہوا اور اگر قرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیا ثابت ہو گیا ظاہر ہو کہ سہز  
 و استہزائے لیے اعتقاد قلبی درکار نہیں مثلاً کوئی شخص براہ بخیرہ... کو گدھا کہو  
 تو وہ ہرگز... کی آدمیت سے انکار قلبی نہیں رکھتا ثالثاً اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے  
 اپنی آنکھوں سے مسلمان کہے ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے یا اینہہ مندرجہ  
 میں جا کر تہنکو سجدہ کرے حاجت کے وقت تہنکی دعا پاتی دے آمین پکارتا  
 اُسے دے مانگے آپ کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو گا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور کو  
 اسلام ہی ثابت رہے گا یہ تقدیر اول بغیر دل کا حال جاننے آپ نے اس کے کفر پر  
 کیوں کر حکم لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم فرماتے ہیں افلا شققت علی قلب جب وہ کلمہ پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا تو آپ کے طور پر حکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ ﷺ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علی عبادنا واستقبل قبلتنا واکمل ذبیحتنا فمکرم  
 لہ ذمۃ اللہ ذمۃ رسوایہ فلا تخفوا اللہ فی ذمۃ اکبر کہ اپنے اُسے کافر بنایا ایک مسلمان  
 کو کافر بنایا اور یہ حکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما  
 ہیں ایما رجل قال لاشیئہ کافر فقد بارہا احدہما بر تقدیر ثانی جب امور زکوٰۃ کلمہ  
 خوانی وغیرہ کے ساتھ تینوں کو سجدہ اونگی دوہائی اونے استعانت نے ثبوت  
 اسلام میں خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا شیخ محمد القادر کہنے والے کیونکر  
 مشرک ہو سکتے ہیں کیا یہ کلمہ خوان نہیں یا ہمارے قبلہ کو نماز نہیں پڑھنے یا ہمارا  
 ذبیحہ نہیں کھاتے اور جب یہ مسلمان ہیں اور ضرور مسلمان ہیں اور صحیح شیعہ ہیں  
 میں انھیں کافر بنایا انھیں اور ابوہل کو شرک میں برابر ٹھہرایا تو حکم حدیث نہ تو اس  
 کافر ہو غرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر امتحان  
 جو چاہیے پسند فرمائیے۔ نہیں نہیں تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے کفر ہی  
 کو کسی طرح کفر سے منفرد نہیں دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑے گی کہ آخر  
 خطا میں غوث پاک و حضرت علی کے پکار نیوالوں کو کافر فرمایا ہے کہ کہ دونیافت چاد  
 کن را چاہ پیشین را الیٰ لو ہو محل انکار قلبی سے مراد ادسکا وجو نفس الامر ہی یا ظہور  
 عند ان سس شوق اول کا بطلان بھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شوق ثانی پر ثبوت  
 کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول یہی البطلان کہ ثبوت  
 کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہیں نہ اللہ کے لیے کسی امر کو دشوار  
 کہہ سکتے ہیں تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اس شخص کا انکار قلبی ظہور

نہ ہو جائے ہمارے نزدیک اس کا کفر ثابت ہونا دشوار ہو اب اتنی گزارش کریں  
 کہ ہوا میں جس طرح کہ ہمیں اس کے انکار قلبی پر یقین قطعی لازم حاصل ہو جائے خواہ یوں  
 کہ اندر رسول خبر دین یا ہم اس کا دل چیر کر انکار آنکھوں سے دیکھ لیں یا ظہور عام  
 کہ بطور مذکور ہو یا بزعم امارت و علامات اقوال و افعال شیعہ اول صریح المبدأ  
 ورنہ لازم کہ سوا اول چہند معدودین کے جنکے کفر پر خصوص قاطعہ وار دھوپ کے  
 جیسے اہلسن و فرعون و یامان و ابولہب وغیرہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی  
 ہندو مجوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکیں کہ ان کے باب میں نہ وحی آئی نہ عینہ اور نہ دل  
 چیر کر دیکھے نہ ہمیں علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہاں اور نہ اس کے حکم کفر  
 باطل و زیان حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف و قرآن و حدیث کے  
 خصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہو لاجرم شیعہ ہی متعین فی ضرورت ہی  
 بیشک جب تک ہم اس کی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائیں جو  
 علامت انکار ہو حکم کفر نہیں کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تہذیبیں در سید  
 کہ اسمعیل کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہیں وہ بھی انہیں عن سلطات و امارت کی بنا پر  
 دین جسکا ثبوت بہ ثبوت ان صفحات اوہلی کتابوں سے دیکھا اور ملازمان سامی  
 نہ اور انکار فرما سکے نہ اوپر سے علماء کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ نہ کہ  
 بیعیسیٰ و صدائے ہنگام عیسیٰ چہ قول کہ ملا لا شققت قلبا الحدیث اقوال والا  
 شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہیں لکھا ہوا دیکھا یا کسی سے سنا یا جیسے حد  
 سمجھ لیں ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہیں پھر بھی غیبت ہو یہ جرح کی حمایت  
 میں سرکاریوں دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول حل جلالہ

وصلى الله تعالى عليه وسلم کا ترجمہ خلاف فرما رہے ہیں قرآن و حدیث کے معنی میں  
 اپنی جہی سے گڑھ کر خدا و رسول پر فخر کر دیتا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھے  
 اسکی نہی معتقد پارٹی طائفہ مند و بدعتیہ قرآن گیارہ اہل تسلط رکب العینہ  
 کو آیت قرآن بنایا سرکار نے تو نئی حدیث ہی گڑھی مٹا دیا سرکار نے یہ حدیث  
 سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو سرائے ہمارے موافق ہے سینا و ابن سہبنا  
 اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اسنے لا الہ  
 الا اللہ کہا شیر الہی کا اوٹھا ہوا تیرنگ سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جائیو  
 حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اسنے تلوار کے ثوب  
 کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت من قلبہ حتی تعلم اقا لہا ام لا تو نے اسکا دل حیر کر  
 کیوں نہ دیکھا کہ جانتا کہ اسنے دل سے کہا ہوا پڑے معلوم ہوا کہ ہمیں کسی کے  
 ساتھ معاملہ کرنے کے یہ اسکی قلبی حالت جانی ضرور نہیں کہ علم غیب کے پڑنے  
 ہمیں کیا راہ ہم اس پر کارروائی کرینگے جو اسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو ضبط  
 لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانتے اگر چہ ایمان تصدیق دلی ہو ہم  
 مصطلعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کو جاز کہنے  
 پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ اپنا قلبی ہے۔ تو لکم آپ کہتے ہیں صراحتہ لازم کہ اسے  
 بالفضل علم غیب نہیں اس لزوم سے کفر کا فتوہ دیتے ہیں اقول تحقیق جو اب  
 سابقا معروض مگر افسوس کہ ملازمان سامی نے لزوم کا نام بنلایا اور اسے  
 معنی اسلام سمجھتے تحقیقین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہیں دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہیں فرماتے وہاں لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحتہ ثابت و مفاد جلی  
 بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسیکطرف مودی ہو جائے تو متصل مایطری اسلام  
 منظون کہ قائل اپنے لازم کلام پر مشتبہ نہ ہو یا خفا کے لزوم کے باعث اوسکا لزوم  
 ہی نہ مانا اور قتال صحیح مانع تکلیف نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت  
 ہو حسین نہ اصلاً خفا نہ انکار کی گنجائش وہ بھی نہ ہر قائل نہ قرار پائے اور لزوم  
 و التزام کا جھگڑا اڑے آئے یہ جمل واضح و ضلال فاضح ہے شفا شریف فیہ السلام  
 کی عبارتوں سے گزرا یہ قائل منہل السنۃ بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ نکاہم صرحوا  
 عند الکفر ما دی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے کہ فی الحال مفاد مراد نہیں کاہم صرحوا  
 دیکھیے کہ حقیقی صریح میں نزاع نہیں یہیں کیا بین مذکورین میں جو من لم یرا خذہم  
 بال قلوبہم لم یرا کفارہم وقال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس بجہل کم  
 وانتم تنفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لا یقول لی علی اصلنا ہ  
 یہاں آل دیکھیے یقول دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداء قائل کے عدم تنبہا اشار  
 لا نقول دیکھیے تنفی دیکھیے بل نقول لا یقول دیکھیے کہ ہنوز اسے گنجائش انکار  
 نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولیٰ میں ہو دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ  
 جب چاہے کر لیجیے اسے منکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ عاقل ہو قطعاً یہی سمجھیں گے کہ ابھی  
 معلوم نہیں ہاں معلوم کر لینا اختیار میں ہو اس میں کونسی خفا ہو کونسی ترتیب مقدمات  
 کی حاجت ہو قائل گنجائش انکار اسے لزوم یعنی معلوم نہ کہیگا مگر محضون معلوم اسے  
 حضرت حبیب مظلہ نے صراحتہ لازم فرمایا تھا افسوس کہ اپنے آدھا دیکھا یعنی لازم  
 اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحتہ اور اسکے بعد کا جملہ سارا بضم فرما گئے کہ یہاں صراحتہ

اللہ تعالیٰ کی طرف پہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دین لزوم بھی مانع کفر ہو  
 تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی خیر سنائیں شک کوئی شخص یہ کہو خدا کیسے نہ بائعہ  
 کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہو بلکہ یوں کہ جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے  
 اس کے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار استغفار کہ شخص کافر ہوا یا نہیں اگر کہیے  
 نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ ہر مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجیے اور اگر کہیں  
 تو جناب کیسے مان آپ فرما چکے ہیں کہ انکار جابر البیہمی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہو  
 بشرطیکہ نفس قطعی صریح ہو یہاں کو نفسی نفس میں آیا ہو کہ یہ خدا نہیں اور اس منطوق  
 صریح کے علاوہ اوجس طریقے سے کفر نکالے گا وہ لازم کلام پر کلام ہو گا جو لزوم  
 نہ التزام اور آپ فرما چکے ہیں کہ لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام  
 بالکل خلاف ہو بالجملہ اسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت ہو کہیے تو  
 خود آپ کی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف ایک مفرکہ صریح ہے کیا خوب  
 میں مثال فرض کیوں کروں کہ خود ہی جو خاتمہ میں فرمایا اگر قرآن واحد ہو کفر ثابت  
 ہو جائے تو محکوم انکار نہیں چنانچہ جو مشائخ عوام الوہیت کرتے ہیں انہیں  
 کفر ثابت فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپ جو بانیین و مان کفر گناہین انہیں سب سخت  
 یہی ہیں مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپ کے تفرقہ لزوم و التزام پر یہاں کفر نہیں نکلتا تو  
 آپ بلاوجہ جس لزوم سے مسلمانوں کو کافر کہا اور اپنے اقارب سے بالکل مخالف سلام ہے اور  
 احادیث صحیحہ کے حکم سے یا نہا احادیث مستحق ٹھہرے ایک اپنی لیے بھی کہے گا کہ احادیث  
 صحیحہ کفر ثابت ہو جائے تو محکوم انکار نہیں شاید انکار نہ ہو سکی یہی معنی تھے کہ آیا کفر قبول و  
 منقول کہ روئے نیافت۔ بالجملہ کفریہ اولیٰ میں علم قدیم الہی کا انکار کلام اسمعیل پر گزر لڑا

ثابت نہیں بلکہ ایسے فیضان الہی ہے کہ اپنا لکھا یاد فرماتین کہ علم قدیم کی نسبت  
 اختیار کی حاجت ہوتی تو حکم کا چندان مضائقہ نہ تھا را حضرت عجیب مظلوم کا  
 اسپر بھی تکفیر فرماؤ سکا وہ شہید ہے جسکی بنا پچھتین نے طائفہ نماز کو امید کو  
 صرف بزدل بہ گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپکا ۳۳ میل بھی اس قول لیل قرین  
 اسی گمراہ طائفے کا ہے و کہنے بہ ضلالت میں آؤ گم یہ معنی کہ جنت دار و ملکہ و کتب  
 آسمانی و انبیاء علیہم السلام کو مت اتوا اپنے اون الفاظ سے بطور لزوم نکال لے  
 جسے کفر ثابت نہیں ہو سکتا قول سرکار نے درینہ شک کی طرح یہ لزوم لازم  
 سبق خوب یاد کر لیا ہو محل ہو یا ہو اسکی رٹ لگا دیتے ہیں اسکا قول تھا اللہ  
 کے سوا کسی کو نہ مانے۔ اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔ اسکا سوا کسی کو  
 نہ مان یہ سلب کلی ہیں چونکہ لفظ حق اور ذکر ماننا محض خطاب ہو یا یہ سبکی ہو گیا اون  
 تین میں عموم سلب اس خیر میں شمولیجا بال لفظ مطلق صریح منطوق نہیں لازم  
 آجاتا ہو کیا عام کے نیچے اس کے افراد جب صریح لفظ داخل نہیں ہے بطور لزوم  
 سمجھے جاتے ہیں مگر کچھ عقل کے موافق فرمایا کہ میں یا مخالفت میں عقل دونوں  
 لزوم نہیں التزام ہو بیان دقیقہ یہ کہ کوئی کافر سکا فوج سلمان بنکر عوام مسلمین کو  
 گمراہ کرنا چاہے تو اسکا ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پر وہ تاویل میں مبتلا  
 صاف صاف کہہ کر کہ حشر جھوٹ ہو جنت خلط ہونا باطل ہو تو ہر جال سا جال  
 مسلمان اسکا کفر سمجھ جاتے جال میں نہ آتے ہاں اسکا انکار تیسیر کی طرح کر لگتا تو یہ  
 کہ حشر ضرور حق ہو مگر اس سے مراد حشر ارواح ہونہ نشر اجساد جنت و نار ضرور میں  
 مگر کچھ روحی لذت و اطمینان یہ مکانات کہ مکہ قوت باطنی کا نام ہو اسیس قوت باطن

جنگلی آدمی آسمان مطلق بند ہی ذخیر ذلک جب نہ ضرورتاً بین یال مجرب شد اور  
 انکی نفس کا مساعہ قویا طر خصل خواص بینی نفس کی علی سبب کلم استنار کی عباد  
 و غایت کے لحاظ سے متبع لہذا اس معنی کے اراوین شہبہ نے راہ پائی اور کہا عباد  
 عننا طین قویہ من تحقیق کفر میں احتیاط فرمائی منکر لیت یہاں علی شدت اختیار  
 دیکھا اور بدگوئی مفری اپنے فرائض کفر کو طبع کر کے وہ اللہ کو کہم جناب رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ فضل المرسلین محبوب العالمین ہیں اور انکا تصور بوجہ  
 تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو  
 اقوال لا غیبت ہو کہ آپ نے ان الفاظ کا فرشتی میں بہت تبدیل و تخفیف کی مگر  
 مطلب سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز وغیرہ  
 عبادت میں تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کا فزون شرک کو تشبیہ  
 حاصل ہوا اس کفریہ کے رد میں بقیہ کلام اسل سیوف طر خطہ ہو کہ خدا و رسول شہبہ  
 و مشابہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض و واجب کرنا اسے ٹھہرتے ہیں نماز میں حمد  
 عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہو بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام و قویہ  
 کفر ہوئی جاتی ہو مگر یہ کیا کفریہ ہو گیا کہ فی ہندیا بنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کا نماز میں تصور تو اس حرم پر حرام ہوا کہ وہ فضل المرسلین کیون ہے جو محبوب العالمین  
 کیون بنے خدا انکی تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمان کو مسلمان  
 کیون بنایا مگر یہ زیادہ تر مشابہ تو یہ فرمایا ہو کہ شرک سے مشابہت کثیرہ عملاً ہوتی ہے  
 تصور کو حاصل ہو کہ یہ زیادہ تر ہو تو زیادہ مشابہ وہ بھی ہیں لا اقل نفس مشابہت  
 تو منہدین پھر کیا شرک کی مشابہت جمعی حرام ہو کہ خوب کثرت ہے ہوا زیادہ تر ہو مشابہت



فہم منہم میں تو نہ زیادہ کی قید ہو نہ زیادہ ترک کی تو اب سرکار نے نفس کا یہی حرام  
 کر دی اور کچھ نہ بھی تو اپنے انحال کو غ و سحر و قیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہیں  
 ہو سکتی کہ فعل اختیار کرنے سے مقدم تصور بوجہ خاص و نہیں ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق ہے  
 بھی ضرور جسے تصورات ملتے سے ناگزیر تو ہر فعل پر تین تین مشابہت شرک سے مفق  
 سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ دخول تک کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون قولم  
 یہی ہے کہ نفس لائل پر نظر کی جائے اول بھی نظر تو سرکار نے پناہی قبول کے ساتھ جو  
 مذکور تھے ان کے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی قولم صرف ولی و عدم اولی غایت  
 الباقی نہ و عدم جواز کا اختلاف ہے جائیگا اول سرکار زبان کے آگے بارہا چلتے ہیں  
 کفر سے پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے متعدد الزامات سے یوں دامن کشان گزر گئے گویا وہ بھی  
 نہیں اور بعض جگہ صاحب ازوم کفر کا اعتراف کیا اور جہاں کچھ حرکت مذہبی فرمائی وہ  
 محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں دلہنی طرف سے کفریات تازہ بول اور ٹھونکی  
 تفصیل معروض معنی اور پھر حیا کا بھلا آپ سو او و عدم او کا اختلاف بتاتے یہ نفرمایے کہ  
 ازوم کفر و ضلالت ہے دینی اسمعیل تو یقیناً ثابت ان تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف  
 فقہاء و متکلمین ہو قولم جسکی وجہ بھی اتفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اول ائمہ و علمائے  
 سابق زمانہ ہی اقوال سے احکام کفر و ازوم کفر ثابت کی ہیں جبکہ آپ کچھ جواب دیے  
 پھر کسی کفر و ازوم کفر سے اتفاق کیسا سرکاریہ مذہبنا شد کہ سب بیہیون بدینوں کے اتفاق  
 فرض و ادایان یہ نہ تو ایمان نہ دار و نماز و زکوٰۃ کا رت قولم موسیٰ بن ہشام  
 اگر حضور علیہ السلام کی شان قدس پر طعن ہو تو نہ ہی سالہ چھپا ہو اسکا نہ ہو جو  
 ہر اول آخر تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہمارے علمائے اہل حق کا یہ کہ جب تک

معاذ اللہ کہ فرہ رخ خاتمہ ہونا شرع سے یہ عینا ثابت نہ ہو جا کسی شخص سے عین پر لعنت کرنا  
 اگرچہ پہلے پہل ہی کیوں نہ ہو ان کے بعد میں وہ شخص گالی کو ملعون قتل لکھا ہو  
 کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیا اولیائے کرام  
 شوق جرایا اور شوق شہداء کو اگر سب سے پہلے ملعون قتل کہا تو اسے نشان بنایا اسکا جلا اسبق  
 عرض سکتا ہو کہ سید علوی علیہ السلام کا لفظ اللہ تعالیٰ شہوان مجھی کو سہو ہوا اسکا ایک شخص ضرور  
 لعنت بھی ہو وہ کوئی بل عین ہم اہل حق کے نزدیک اس ملعون کا عین نہ تو یقینی قطع ہے جو کہ  
 شاہ طبع نازک کو یہ بھی گوارا ہوا جیسے کہ واقعہ دیکھ سچلا متبورع و دائم ہو نہ لانا  
 حدیث طبرستان میں مروی ہے کہ کرم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہداء کو اذلا ہوا دیکھ کر حضرت جبریل کا  
 رسالہ انہی لاکھ عدد الصلوات و راء عدد التقلید کا میرا کیا مطلقا کسی شخص پر  
 پر لعنت نشان میں پیغمبر جو یا صرف اسحق پر شق اول تو سخت ملعون ہو مگر وہ کہ لعنت  
 میں کہ بشریت کا فضل انبیاء پر لعنت ہو جو وہ خود قرآن عظیم ہی حضور عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 آخر میں ملکہ ستاخی کہو و انکی نسبت فرماتا تو لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرہ و لعنہ  
 عندا باہینا و اوپر اللہ لعنت کی دنیا و آخرت میں اور طیار کر بھی ہوا و کہ یہ ذات  
 کی ازاد شوقانی پر آپ پر یہ ثابت کر لیتے کہ دجال امیرین و قول ملعون شرعاً مستحق لعنت  
 اوستو کہنا کچھ بھلا بھی نہ ہو تو ہم غصہ وقت فیصلہ کر نیسے منع فرمایا اول غصہ  
 نہیں ایچہ و انیکہ غلظۃ کا تاہم تو ہم میں بچہ الفاطمہ جلالت پر جس کو بہن اول  
 جہنمی حق سے جدا پڑی ہیں کہ فیصلہ الہیہ میں ہوا اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت  
 اہست کی کرامت دیکھی بھی آپ نے بہت غضب و تراب انصافی کیا تا کہ غضب  
 کی امید نہیں ہوتی وہ تو آپکا اپنا دعا تھا جسکے بدلان پر دال ساطعہ جسکے پہن پہن اسی

زبان میں امدتِ عالی سے خواہ پہلے قرار دیا کہ سچے الفاظِ محبت میں کچھ نہیں ملتا کہ محبت  
 میں ایسا نصاب کیا ہو کہ کسی خود غرضی کی الجھل سے منہ پھرتا ہو کہ سچے الفاظِ محبت میں کچھ نہیں ملتا کہ محبت  
 متنبہ کر کے تمام ملکات و ستاروں کے گھر نہیں آتے اور واقعی نہایت محبت ہو کہ اگر  
 اپنے فعلِ خفایت میں اجماعیت کی خبر نہیں تو ہر شریف میں کہ ملکات و ستاروں کے آواز اپنے  
 نقل کر جیسے یہ غرض حاصل ہوتی ہے ان ملکات و ستاروں کو خود اپنی ذات و اولیٰ ہو تو اس محبت میں  
 یہ دو کی تکلیف بھی خفیہ اور حقیقی آسانی لکھ جیسے کہ ہرگز نہ دیکھ کا فرق تھا یہ بھی غرض  
 استغناء بھی حاصل ہو جاتی ہے یا یہاں تک کہ غرض خود غرضی اور کسی خلالت پر تمام ملکات و ستاروں  
 ہندی وغیرہ ہندی متنبہ کر کے ارشد تلامذہ شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا رشید الدین صاحب دہلوی وغیرہ  
 اہل بھیل کے قاصد اور آؤ بعد کے دور رساں تخیل نہیں یا اپنی طرزِ ادب پر کہ تمام ملکات و ستاروں  
 بندہ کو کچھ مرید دہلوی عرب نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطورِ ورثہ کے صلہ و بھلائی ہر وہ مجبور  
 معذور ہیں وہ مثل یہ کہ حضورِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر تو ہیں کہ داخل بیان  
 ہیں عجب عجبت و بیانات و تفسیرات دہلوی کے کلمات کفریہ کو صحیح و ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جو  
 کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا تاں شاید یہ مہندستان کی قیدِ احتراز میں  
 ہوں کہ نکالی کہ حریفین کے ملکات و فضل آپ کے امن ہوئی کہ جو کچھ فرما چکے اور فرمائیوں کے  
 قضا و مطبوعہ و منقولہ کا ہر قول لکھ بعض جہلا جنکو بطورِ ورثہ کے صلہ و بھلائی ہر وہ مجبور  
 تفسیر و تفسیر بھی اصل کر دی تفسیر تو دلائل ساطعہ سے ثابت ہو چکی مگر سب جہلا  
 بال ہر ایک بیگانہ ہوا اور تفسیر کی تجویز خود کلامِ ساجی مستحق کہ خدائی آیتاں جو ز و عدم جو نہ کا  
 اختلاف بجا نیگا عدم جواز کا اور ہر صغیر و او صغیر و بعد اعتبار کہ ہر اور کہ ہر مفسر و تفسیر اور  
 اعتقادِ صریح میں کسی گمراہ نہیں کو ضل و فاسق بھی نہ کہنا نہ دیوں کا ایمان

مگر یہ سلف و خلف اہلسنت کے خلاف و تشویش شیطانی ہو تو یہ کام مثل روافض و کفر  
 اسلام سمجھتے ہیں اقول مستحق ہونا آپنا بہت مذکر کے اور مستحق کی تکفیر و تفسیل میں داخل  
 اسلام و سنت ہو و غیر المغضوب علیہم و لا انصا لہیں سو بھی ہاتھ اوٹھاتا ہوتا ہے  
 صاحبوں کی ایمانی حالت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعقیب میں نہ رہیں بلکہ کفر و کفر  
 مثل ٹھہرائے اور اسکے برا کہنے کو تبرک و رافض سے تشبیہ بھی قوم جسکو کوئی عام پرانی  
 نہیں کہتا اول وہاں ہندوؤں کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا یہ سن ہو گیا وہ علماء حرمین  
 طیبین کا وارث چکا ہوئے میں عرض کروں مگر کایہ کلام ظاہر معنی سخت خون انصا و سودا  
 تعصب صغیر اعتساف ہو اگر پسند خاطر عاظر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے جو کہ سنا  
 بغم چیٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر منہی للمفعول ہو یعنی کافر کہا جانا اور سب شتم  
 منہی للفاعل معنی اسمعیل کا انبیاء و اولیاء کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات  
 کفریہ اور بطور و ثبوت اسلئے کہ وہ ایک ایسا اسمعیل نہ ہو حقیقی نہیں بلکہ نمونہ مذہبیہ ہو جسکی  
 بنا پر اُس بابا الخمدیہ ابی الوہاب کہہ گیا تو اب معنی یہ ہو کہ بعض علماء و اہل بیت شعا جبکہ بطور  
 ورثہ کے اسمعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بد مذہب ٹھہر جائیں کی دولت ہو  
 وہ بوجہ پیر خاندگی اتباع اسمعیل و خلف اسمعیل میں مجبور و معذور ہیں وہ ان گمراہوں کے سب  
 شتم کو جو ان خصوصاً حضرت انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی شان میں ہو مثل روافض کے مثل  
 اسلام سمجھتے ہیں عجب عجب تاویلات و تفسیلات سے اسمعیل و اسمعیلیہ کا ہر مقال کفر و الہی چلتی پھرتا  
 کرتے ہیں کچھ ان کے معنی معبود نہ جانا کچھ حرف و قمع کذب میں خدائے متعال کا جواز  
 کذب کہہ لکھنا کچھ کلام حقیقی کو الہام ٹھہرانا کچھ حرم کفر و بدعت میں کا اختلاف  
 بتانا کچھ یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں اور ان گھائی

بتانا وغیرہ وغیرہ جسکو ہندو عرب روم و شام و مصر و یمن و سائر بلاد و دارالاسلام میں  
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بلکہ ہر عاقل و دیندار اسے ضلالت پرستی اور تشنہ  
نقص کی سیاہی جانتا ہے۔ اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق و منہج خدا کریم آپ  
اس قبول کر لین اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کریم اللہ الہا کو ولی الایاد و قوم  
مجاہد و ابدا رسال فرما کی ضرورت نہیں قول تصور معاف رکھنے وہ مثل سنی ہر کھو  
کیون لینے ہو۔ شیر سے روٹنے کے قول کلم ہاں سب جال کو دس دس تیس جز میں مصل عرض  
کر سکتا ہوں قول ہاں سالے کہ نکوست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحہ میں  
اتنے کفریات تازہ دیے ہیں دس بیس جز میں کہا شک یحییٰ کا دو صفحہ پر ہم سے دو جز  
لکھوائے ہیں بس نیل جز پر کتنے مجلد لیجیے گا قلم امید کرتا ہوں کہ آپ کے جواب  
کی فکر نہ کریں گے اقول تقصیر معاف ہے کبر کتب لذیذ الکاح و تہرب من مہولہ  
الکاح و قلم کلم ہاں اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے  
تو مجاہد انکار نہیں اقول ولا سرکار سے بڑی چوک ہوئی دستو قطعیت بھو گئے متواتر  
کیسے اور ہر ربانی خواہ کران سلطان شریعہ کا جواب دیجیے (۱) کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا مہر جانا  
مکن (س) دو خدا مکن بالذات ہیں (م) عالم کے بہت اجزا غیر ارض و قعر و  
انہی ہیں (ع) خدا کی جور و تو نہیں ہاں کثیر ستر پنچین حرم کہتے ہیں بہت سی ہیں  
وہ اسکا شب باش ہو کر عزل کرتا ہو کہ ولد نہ لازم آئے لہذا ان نلتخذ لہوا  
لانتخذنا من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہیں (سی) خدا کوچھ سو مخہ ہیں چار  
پوز پیچم اوتر و کھنجر ایک اوپر اور ایک نیچر ایسا حق لافٹہ وجہ کے یہی معنی ہیں۔  
(د) خدا بڑا مٹا میٹھا لہذا اللہ اکبر کوئی لہنی سی لہنی چیز اس کے ایک ٹکڑے کی مثل نہیں

لیس کھلا شیعہ ساری مخلوقات و سب کے پرے کے ایک مکتوب میں بھیجی ہوئی تھی اللہ  
 جل شئی محیطہ کے پرے یعنی ہر اور کے فضل و کرم سے لکھنے والے اعدا و  
 اور منہا وں کل خدائے الہیہ ان سب لاء کو کافر مانتے ہیں یا سچا مسلمان اگر کافر  
 تو انکا کفر منکرات و احادیث قطعیہ سے ثابت کر دیجیے اور اپنے عرض کو مکرر پر  
 و التزام بھی بتاتے جا رہے ہیں یہاں سوالات و مسائل کے متعلق تشریح و تفسیر  
 ہے (۱) جو کچھ انبیاء و صلوات علیہم السلام کی ماننا محض خطبہ ہوا جسکے کفر پر تصور  
 قاطعہ قرآن مجید و احادیث متواترہ اطلاق اب تک نہیں کیا حکم ہوا اگر صریح  
 لفظ میں کچھ ہند کر دیتے تو اسکا رو بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیں لافتنہ ۲  
 قد کفرتم بعدایمانکم (۲) سابقا معروض ہوا کہ اسمعیل نے وہ آخر زمانے کی حد  
 زمانہ موجودہ پر اسفیض سے جانی کہ سب انکو کافر کہو اور مسلمان کو کافر کہنے والیکافر احادیث  
 نہایت متواترہ و کثرت ہوگا (۳) سلف الشیخہ کو صلا پر احادیث صحیحہ سے غیر قلیلین پر  
 حکم کفر ثابت کیا جس میں کلام کو سرکار بالکل مبہم فرما گئے اسکا ذکر تک زبان پر نہ لا  
 اب اول کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا (۴) اوپر گزرا کہ اسمعیل نے سکین  
 مسلین کافر مشرک بتایا جب احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے  
 جو اپنے خاتمہ میں صد مسلمانوں کی تکفیر کی جبکہ کفر پر نہایت نازل احادیث صحیحہ  
 جکا بیان اول گزرا ہے ہر ایک بھی انہیں احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہوگا انہو انکار فرمایا  
 تو کم چنانچہ جو لوگ شاخیں پر اقول آپز اس چنانچہ سے جانی کہ یہ تمام قوال وصال  
 جو اپنے یہاں گناہ کفر قطعی تھیں انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید و احادیث قطعیہ  
 سے ثابت ان سب میں کفر کا التزام اس معنی پر ہو جائے کہ ہم ان میں ان کا باطلہ

پیش نظر کیے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بھٹی آیات و احادیث  
 قاطعہ ثابت کرتے جلیتے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار و سچ مسلمانوں کو  
 کافر کہنے والے بھٹکتے ہیں تو لکم صرف اعتبار ہی فرق بتاتے ہیں قول اول آپ کے  
 طور پر کہوں فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہوا سیلے اسمین انکار ناجاوا  
 نہیں مٹا نیا کتب تصوف کا نام لیکر کفیر بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہیں لکھ کر استدلال  
 وحد وجود ماننے والوں کو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنا آپ کے ایمان و امانت کی نشانی ہی  
 واقعی وہ دعوے تو ایسے تھے کہ اسماعیل کے سر سے بزور زبان بلا طے مصطفیٰ صلی  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے برگویون کے تصوف و کمال کا وہند اچلے ورنہ صوفیہ کرام پر  
 اعتقاد تو اتنا ہی جو یہاں ظاہر ہوا سرکار آپ کیا جا نین حقیقت و تعین میں فرق  
 کیا ہوا مطلق و متعین میں کیا اور یہاں اطلاق و تعین سے مراد کیا یہ بیہوشی  
 پیش رفتادہ میں کہ محفل دانیہ کی الفبا میں کلمہ کو قدم قدم پر سکندری درشت ہوا  
 عالیہ میں کہ طور عقل سے ورار الوریٰ میں یہ ادعا طالع سکندری چادر زیادہ پاؤں پھیلائے  
 چٹو موٹھ بڑی بات نہ گائیے ایاز قدر خود شناس ۵ تو کار زمین را کو ساختی ۶  
 کہ با آسمان نیز پر دختی ۷ ۵ ماذا اخاصک یا معزور فی الخطیۃ حتی ہکت قلت  
 النعل لم تنظر ۶ لکم اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو  
 پکارتے ہیں قول اول مستقل قادر اور متصرف بالذات بیعتا الہی جانکر باجاء قدرت  
 اکبرہ و ادان فیض ربانی واسطہ و وسیلہ مجھ کا اول ہی کفر ہو مگر مسلمانوں نے اس کا اتہام کیا اور  
 آپ کے اسماعیل کا اقرار اسے قبیح و ظلم نام ان بندگان خدا کہ اسکی تصریح کی بیان و  
 التزام نہ کیا نہ وہ بھی نہیں مگر بزور زبان مسلمانوں کا کافر بنا نا اور بحکم احادیث صحیحہ

آپ تمنائے کفر یا ضرورتاً بینا نام برین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت  
 پکانا تو قطعی کفر اور انھیں غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار ذرا غوث کے معنی  
 تو فرمائیں یہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی فرماتے یہی نہ کہ مصیبت زد اپنی  
 مصیبتوں میں اس کے فریاد کریں اور وہ انکی فریاد کو پہنچیں کچھ حجت الہیہ یوں قائم ہوتی ہے  
 حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے میں آپ نے اپنے اونسکے غلاموں  
 کو کافر بنایا تھا اسی فقرے میں اسی زبان میں عیسائے اوسے وجہ وہی ساختہ افترائی کفر  
 آپ پر خود کردہ قرار ہی ہو کر پلٹا ویدالچے السامیہ اتنا افسوس رہ گیا کہ حبطرح آہو  
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث پاک لکھ دیا یوں ہی جی کر اگر کے  
 حضور سیدنا امیر المومنین مولیٰ المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کونشکلا کھجائے تو  
 آپ کے کفر کی اور بھی شکستہ ہو جاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک کے پیشوا اسمعیل  
 اکابر و پیشوا لکھ گئے ہیں گریبان دہان تو ایک کفر کے چھینٹے ہیں لکھ گئے ہیں چھوٹے ہیں  
 سب کچھ ٹپے ہیں ذرا رسالہ اکمال لطافہ علی شکر سومی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز  
 وغیرہ القاضی حضرت عالم الہدایت مظلہ العالی ملاحظہ ہوں تو کلم نعل جہا قول  
 نعل سے بہت گھبرائے سرکار چل رہی دعوت مہی نے زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہیں ہو سکتا  
 تو کلم مساجد چھوڑ کر قبور آباد قول کیا خوب سرکار اپنے اطلاق کو دیکھتے جائیں گے  
 دابیت کی حد سے بھلی و پچھے جاتے ہیں یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپ کے نزدیک ہر گناہ کفر ہی  
 ہو تو کلم عطاء اسلام سے بالکل واقف نہیں اقول کیا آپ کے ہم عصروں کی طرح کہ خدا کا  
 علم قدیم نہیں ہے افضل جاہل ہے اسکا علم اختیاری ہو اسکا کذب جائز ہے رسولوں کو  
 ماننا محض خطا ہو وغیرہ وغیرہ تو کلم مرید ہونا فرض اقول لا فرض یعنی ہم و موکہ



شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہاں فرض معنی مصطلح شرعی بولے  
 توسیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول مجمل میں لکھ چکے مگر کیونکہ اہل حق علیہ  
 السلام اور فاضلواہل الذکر و التسلک کے کوئی شخص نہ وضاحت کرے تو آپ کس آیت کو آغاز  
 قاطعہ سے یقیناً التوا اما او سکا کفر ثابت کر سکتے ہیں سرکارِ بان کہہ دینا سہل ہے ثبوت  
 وام حکمتہ ہیں تو لکم ایک بار فاتحہ درود کر دینا اقول بہت خاصہ یہ بھی کفر ہے جی ہاں  
 کیونکہ نہ وہ کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل ساکہ مذکور میں بدعت  
 لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان میں کہہ چکا کہ بدعت اصل یا غنیل انا زہی تو آہی  
 کفر ہوتی تو لکم احکام شرع کی تحقیق کرنا اقول کیا اسمعیل سے بڑھ کر وہاں احکام  
 درکنار اصل اصول بیان کا سخت تحقیق ہی اسکا اسمعزل فرماتے کہ ملکہ و انبیاء کو مانو  
 تو سامان مویہ کہے انکو ماننا محض خطہ ہو تو لکم علما کو حقیر جاننا اقول کیا محمد رسول اللہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیر سے بھی بزرگان میں سمجھاؤ میں آپ کا کیا گروہ تھا اور علمائے  
 آپ کے نزدیک اسمعیل اسمعیلیہ در آپ خود بھی داخل تو یہ حقیر و مہترک پیغمبری لیا مہی  
 لگی تو لکم ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا اقول ولا اسمعیل نے کلام  
 الہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام میں جھوٹ جائز خدا بندوں سے چھپا کر اپنا کلام  
 جھوٹا کر دے تو حرج نہیں خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہو (دیکھو او سکا رسالہ مکروری  
 اور حضرت عالم البہشت کا سخن السجود تنزیہ سوم) ثانیاً سرکار اگر اوصاف کی نگاہ  
 سے دیکھیں گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات و اہل اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی  
 نگاہ میں قرآن عظیم سے کہیں زیادہ و سکی عزت و وقعت ہو کوئی نصرانی قرآن پر غیر ضرر  
 کہے او سے سینکے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر غیر ضرر

نام لیا اور بن میں آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور اضاف و خرد سے بیگادو  
 بیخبر و لکم ایسے لوگوں کو بھی ہمائش کیجیے اقول سرکار کو کیا معلوم کہ منصوبہ مبطلیہ کو  
 کیا کچھ ہائستین کی ہیں کیسے فتاوے اون کے رد میں تحریر فرماتے ہیں سرکار  
 علمائے سنت آپ کے سکھانے کے نہیں ان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کا فرمایا  
 اسخین نہیں آتا یہ آپ ہی کو مبارک رب علمائے سنت بحمدہ تعالیٰ ہر افراط و تفریط  
 پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہیں و الحمد للہ الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارش نامہ  
 روز جان افروز و شنبہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون و وار و ہم کو  
 ختم ہوا امد مسطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات و ولادت سر پاسدات  
 سے دارین میں کامل مستفیض فرمائے اور اس عجائے کو باعث ہدایت مخالفین و  
 استقامت المؤمنین بنائے آمین آمین آمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سید  
 المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و اولیاءہ اجمعین  
 و الحمد للہ رب العالمین

دانشجو  
 محمد امجد علی  
 صاحب  
 مدرسہ  
 اسلامیہ  
 کراچی

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کو کتبہ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	کفریہ ۳۱ و ۳۲ قرآن عظیم میں معاذ	۵۲	کفریہ ۵۴ و ۵۵ امام داہیک کے ختم پانچ شکرک بتانا۔ بھاری شرک۔
۴۳	کفریہ ۳۳ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ مشرک ٹھہرا۔	۵۳	کفریہ ۶۲ و ۶۳ امام داہیک کے غلو اور ڈال شرک
۴۴	کفریہ ۳۴ و ۳۵ اللہ تعالیٰ و ملک و انبیا سب کو معاذ اللہ مشرک بتانا۔	۵۵	کفریہ ۶۶ و ۶۷ امام داہیک اپنے امام کے کلمہ کفریہ کو اچھا جاننا۔
۴۷	کفریہ ۳۹ و ۴۰ ہم معاذ اللہ مفسد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہی حکم لگانا	۵۶	کفریہ ۷۰ مقلدین کو مشرک بتا کر کلمہ انکار پھر احوال ائمہ و ابیہ کا مرکب کفر ہونا۔
۴۵	کفریہ ۴۱ امام داہیک کے طور پر شاہ عبدالغفر صاحب کے چھ بھاری شرک۔	۵۹	کفریہ ۷۱ سب کا کفر یہ عاقبت ہم ان کے پیشوائے اول نجد ہی کا حال
۴۶	کفریہ ۴۲ و ۴۳ شاہ صاحب تین تہ شرک کفریہ ۴۴ و ۴۵ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے	۶۰	بانیہ ہم انھیں کفر نہیں کہتے مگر گمراہ ہیں جانتے ہیں۔
۴۷	کفریہ ۴۶ و ۴۷ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے	۶۱	اس تحریر مقصود دو امر محمود۔
۴۸	کفریہ ۴۸ و ۴۹ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے	۶۲	ان کتابوں کا شمار جسے کلمات کا کفریہ ہونا ثابت فرمایا۔
۴۹	کفریہ ۵۰ و ۵۱ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے	۶۳	کفریہ ۵۲ و ۵۳ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے
۵۰	کفریہ ۵۲ و ۵۳ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے	۶۴	کفریہ ۵۴ و ۵۵ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے
۵۱	کفریہ ۵۶ و ۵۷ امام داہیک غیر تقلیدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شہادہ عظیم	۶۵	کفریہ ۵۸ و ۵۹ امام داہیک غیر تقلیدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شہادہ عظیم
۵۲	کفریہ ۵۸ و ۵۹ امام داہیک غیر تقلیدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شہادہ عظیم	۶۶	کفریہ ۶۰ و ۶۱ امام داہیک غیر تقلیدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شہادہ عظیم
۵۳	کفریہ ۶۲ و ۶۳ امام داہیک غیر تقلیدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شہادہ عظیم	۶۷	کفریہ ۶۲ و ۶۳ امام داہیک غیر تقلیدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شہادہ عظیم
۵۴	کفریہ ۶۴ و ۶۵ امام داہیک غیر تقلیدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شہادہ عظیم	۶۸	کفریہ ۶۴ و ۶۵ امام داہیک غیر تقلیدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شہادہ عظیم



